

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ تَزَكَّى أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مَشَاهِدًا مَثَالِي تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ
الَّذِينَ يُحِشُّونَ لَهُمُ الْحَدِيثَ تَتَلَوْنَهُمْ جُلُودُهُمْ وَهَمُّ قُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

(ترجمہ) اللہ نے سب سے بہتر بات یعنی کتاب اتاری جس کی آیتیں (خوبیوں، مضامین اور اثر کی رو سے) بلتی جلتی ہیں، جو بار بار پڑھی جاتی ہیں، جس سے وہ لوگوں کی کھال پر بال کھڑے ہو جاتے ہیں، اپنے رب کے ذکر سے ان کی پھر ان کی کھالیں اٹھنے لگتی ہیں اور پڑ جاتے ہیں اور ان کی یاد کی طرف جھک جاتے ہیں

تكميل الاجر

في القراءات الكثير

مؤلفہ

احقر رحیم بخش عفا اللہ عنہ پانی پتی، مقیم مدرسہ خیر المدارس، ملتان

اردو زبان میں پہلی کتاب ہے جس میں سو قراءات کے اصول، فروش، اختصار، مسموعیت کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں اور ان میں ایک غمیمہ بھی ہے جس میں جمع الجمع کے قواعد اور ایک پارہ میں ان کا اجراء کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس کو نافع اور ذخیرہ آخرت بنائیں، آمین یا رب العالمین

ملنے کا پتہ

ادارۂ نشر و اشاعت اسلامیات درجہ قراءات مسجد اچال

حسین آغا ہی ملتان

قیمت

قیمت

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 library@mohaddis.com

20/2

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ نَزَلَ أَحْسَنَ الْكِتَابِ مَشَاهِدًا فِي تَقْشِيرِهِ مِنْهُ جُلُودُ
الَّذِينَ يَحْتَرُونَ كَيْدَهُمْ ثُمَّ تَلَا فِي جُلُودِهِمْ قُلُوبَهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ

(ترجمہ) اللہ نے عہد ترین بات یعنی کتاب اتاری جس کی آیتیں (خوبیوں، مضامین، اثر کی رو سے) بیتی جلتی ہیں، جو بار بار پڑھی جاتی ہیں، جس کو ان لوگوں کی کھال پر بال کھڑے ہو جاتے ہیں اپنے رب کے ڈرتے ہیں پھر انکی کھالیں انکے دل پر پڑ جاتے ہیں اور انکی یاد کی طرف جھک جاتے ہیں

تَكْوِيلُ الْحَرْفِ

الْقُرْآنِ فِي الْقُرْآنِ

مؤلفہ

احقر حکیم بخش عفا اللہ عنہ پانی پتی مقیم مدرسہ خیر المدارس ملتان

اردو زبان میں پہلی کتاب جس میں سو قرات کے اصول، فروش، اختصار، جامعیت کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں اور آخر میں ایک غنیمت بھی ہے جس میں جمع الجمع کے قواعد اور ایک پارہ میں ان کا اجراء کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس کو نافع اور ذخیرہ آخرت بنائیں۔ آمین یا رب العالمین

ملنے کا پتہ

ادارہ نشر اشاعت اسلامیات درجہ قرات مسجد اچا

حسین آگاہی ملتان



قیمت

www.kitabosunnat.com

مقدمہ الکتاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حَایَاؤُہِ صَلَیَّاتٍ وَ مَسَلَمَاتٍ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ اَحقر کئی سال سے فنِ قرآنہ کے رسائل کی تدوین میں لگا ہوا ہے۔ چنانچہ گزشتہ چند سالوں میں مندرجہ ذیل کتب اس فن میں تالیفات کی گئی ہیں۔ ۱۔ تنویر شرح تیسیر سبعہ میں۔ ۲۔ دسویں قرأتیں الگ الگ رسائل کی صورت میں جو تعداد میں نہیں۔ ۳۔ تکثیر الذفع سبعہ میں اور اس کے آخر میں سبعہ کے اجراء کے قواعد اور ایک پارہ ہیں ان کا استعمال کے وضوح الفجر سات کے بعد والی تین قرأت میں از محبتی و عزیز می قاری محمد طاهر صاحب سلمہ۔ یہ سب بچہ و تعالیٰ و فضلہ و کرمہ شائع ہو چکی ہیں اور شائقین کی طلب پر متعدد شہروں اور ملکوں میں پہنچ بھی چکی ہیں۔ فالحمید شری علی ملک حمد اکثر اطمینان مبارکافیہ۔ جہاں تک احقر کو علم سے قرأت عشرہ میں اب تک کوئی مجموعہ ہماری اردو زبان میں منصہ شہود پر نہیں آیا اسی باعث عام طلبہ کو ان کا یاد کرنا دشوار ہے۔ کیونکہ تنویر یا تکثیر سے سبعہ اور وضوح الفجر سے ثلثہ کو الگ الگ یاد کرنا اور پھر ہر اختلافی کلمہ میں سب ناموں کو جمع کرنا ایک مشکل امر ہے۔ اس لیے جی چاہا کہ

تنویر ہی کے طرز پر اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے عشرہ کو بھی یک جا جمع کر دیا جائے تو ان شاء اللہ بہت سہولت ہو جائے گی۔ چنانچہ توکل علی اللہ زیرِ نظر رسالہ گذشتہ سال شروع کیا تھا جو بحمدِ تعالیٰ چند یوم میں پایہ تکمیل کو پہنچ گیا تھا، فالجھڑ علی ذلک حوالہ کثیراً۔ اس میں سہولت کے پیش نظر ہر کسی قدر اختصار سے بھی کام لیا گیا ہے اور اسی باعث اکثر جگہ حفصؓ کے متفقین حضرات کے اسماء گرامی کی تفصیل نہیں کی گئی ہے بلکہ شروع میں حفصؓ کی روایت کے مطابق اختلافی کلمہ لکھ کر آگے بتا دیا ہے کہ فلاں فلاں کے لیے اس کے خلاف اس طرح ہے۔ اس سے طلبہ خود ہی سمجھ لیں گے کہ جن کے نام یہاں مذکور نہیں ہیں وہ سب حفصؓ کی طرح پڑھتے ہیں جیسے تَمَسُّوْهُنَّ مِّنْ تَیْنُوْنَ جگہ شفا کے لیے تَمَسُّوْهُنَّ ہے پس معلوم ہو گیا کہ حمزہ کُثَّافِی اور امام خلفؓ کے سوا باقی سب کے لیے حفصؓ کی طرح تَمَسُّوْهُنَّ ہے۔ اور بعض جگہ حفصؓ کی قراءۃ کو بھی ذکر کیا ہے کہ اسی میں بیان کی آسانی معلوم ہوتی تھی۔ پس ایسے مواقع میں حفصؓ کے ساتھ صرف وہی امام ہیں جن کا ذکر حفصؓ کے ساتھ اس نمبر میں ہے اور باقی کے لیے اس طرح ہے جس طرح ان کے لیے ذکر کیا گیا ہے۔

جیسے وَکَا نَکَذِّبُ۔ وَنَکُوْنُ مِیْنُ (۱) حفصؓ۔ حمزہ اور یعقوبؓ کے لیے اسی طرح (۲) مِثَامِی کے لیے وَکَا نَکَذِّبُ اور وَنَکُوْنُ۔ (۳)

باقین کے لیے وَلَا تُكْذِبُ اور وَتَكُونُ ہے

۷۔ اکثر جگہ نام وہی استعمال کیے ہیں جو دانی تیسیر میں لائے ہیں اسی لیے جن موقعوں میں موصوف نے حفصؓ اور ان کے متفقین کی قراۃ بیان کی ہے یہ فرمایا ہے کہ باقین کے لیے اس طرح ہے وہاں احقر نے ہی نام ذکر کرنے کے بعد لکھ دیا ہے کہ ان کے ماسوا کے لیے اس طرح ہے جیسے غُرْفَتَہ میں موصوفؓ نے لکھا ہے کہ ابن عامرؓ اور کوفینؓ کے لیے غبن کا ضمیر اور باقین کے لیے فتح ہے۔ اور احقر نے اس طرح لکھا ہے کہ غُرْفَتَہ میں کنز و یعقوبؓ کے ماسوا کے لیے غُرْفَتَہ ہے۔

۸۔ چونکہ نام اکثر موقعوں میں کئی کئی تھے بعض جگہ ۹ اور ۱۰ تک بھی ہو جاتے ہیں جن کا یاد رکھنا اس زمانے میں از حد مشکل ہے اس لیے ان کے بجائے رموز بھی استعمال کی گئی ہیں۔ چنانچہ پہلی مثال میں تین ناموں (حمرہ، کانی، امام خلفؓ) کے بجائے صرف ایک لفظ "شفا" اور دوسری مثال میں پانچ (شامی، عاصم، حمرہ، کانی، امام خلفؓ) کے بجائے صرف "کنز" لایا گیا ہے اور اس سے جہاں اختصار مقصود ہے وہاں اس سے کہیں زیادہ حفظ کی سہولت بھی ملحوظ ہے۔

۹۔ اس کتاب کے مضامین تیسیر شاطبی اور دہرہ سے لیے گئے ہیں احقر نے ان کی نقل میں بحمدہ تعالیٰ پوری احتیاط سے کام لیا ہے لیکن

پھر بھی انسان کو بھول لازم ہے۔ پس اہل فن اگر اس میں کوئی غلطی پائیں تو اس کو درست فرما کر مابجور ہوں اور احقر کو اس کی اطلاع دے کر شکریہ کا موقع بہم پہنچائیں۔

اب اپنے حقیقی مولیٰ کے روبرو نہایت ہی ملتجیانہ عاجزانہ درخواست ہے کہ اوعز اسمہ اس حقیر در حقیر خدمت کو اپنے فضل و کرم سے قبول بھی فرمائیں اور طلبہ کرام کے لیے نافع بھی بنائیں۔ آمین،
یارب العالمین

اس معروض کے بعد ذیل کے نقشہ میں وہ سب اسماء اور رموز درج کی جاتی ہیں جو اس مختصر میں استعمال کی گئی ہیں۔ طلبہ کو چاہیے کہ ان کو خوب ذہن نشین کریں تاکہ مطالب کے سمجھنے میں وقت پیش نہ آئے۔ وبالله التوفیق وبید ازمتہ التحقیق۔

رموز منفرد	اسماء	رموز کلیہ	اسماء
ا	نافع مدنی ۱۶۹ھ	مدنی یا مدنی	نافع - ابو جعفر مزید
ب	قانون ۲۲۰ھ	حبر	مکی - ابو عمر و مازنی
ج	ورشن ۱۹۴ھ	حمی	مازنی - یعقوب حضرتی
د	ابن کثیر مکی ۲۱۲ھ	بصریان یا بصری	بصری
هـ	برزی ۲۵۰ھ	حق	مکی - مازنی - حضرتی
ز	قنبل ۲۸۰ھ	حسری	نافع - مکی - یزید
ح	ابو عمر بصری ۲۵۲ھ	نفسہ	مکی - مازنی - شامی
ط	دوری ۲۲۶ھ	عسم	نافع - شامی - یزید
ی	سوسی ۲۱۶ھ	ابشان	مکی - شامی
ک	ابن مرثا ۱۱۸ھ	انورین یا رشی	ما حمزہ - کسائی
ل	ہشام ۲۲۵ھ یا ۲۲۶ھ	سما	نافع - مکی - مازنی - یزید - حضرتی
م	ابن ذکوان ۲۲۴ھ	کوفی یا کفی	ہشام - حمزہ - کسائی - امام خلف
ن	عالم کوفی ۱۲۴ھ یا ۱۲۵ھ	شفا	حمزہ - کسائی - امام خلف
ص	ابوبکر یا شعبہ ۱۹۳ھ	محب	خلص - حمزہ - کسائی - امام خلف
ع	خلص ۱۸۰ھ	محبہ	ابوبکر - حمزہ - کسائی - امام خلف
ف	حمزہ کوفی ۱۵۶ھ	صفہ	شعبہ - امام خلف
ض	خلف ۲۲۸ھ یا ۲۲۹ھ	فستی	حمزہ - امام خلف

رقبہ حریفہ	منفرد	اسماء	رمز کلیہ	اسماء
و	ق	خلاد ۳۲۰ھ	روے	کسانی۔ امام خلف
ا	ر	کسانی کوئی ۱۸۹ھ	ٹوے	یزید۔ حضرمی
س	س	ابو الحارث ۲۲۴ھ	کنز	شامی اور چاروں کوئی
ت	ت	کسانی کے دوری ۲۲۶ھ	سبعہ	پہلے سات امام جو نافع سے کسانی تک ہیں
ث	ث	ابو جعفر یزید بنی ۱۲۸ھ	ثلاثہ	آخری تین امام یعنی یزید یعقوب خلف
خ	خ	ابن وردان ۱۶۰ھ	امام خلف	دسویں امام
ذ	ذ	ابن جمانہ ۱۷۰ھ		
ظ	ظ	یعقوب حضرمی ۲۰۵ھ		
غ	غ	رویس ۲۳۸ھ		
ش	ش	روح ۲۴۲ھ یا ۲۳۵ھ		
و	و	امام خلف کوئی ۲۲۸ھ یا ۲۲۹ھ		
		اسحاق ۲۸۶ھ		
		ادریس ۲۹۲ھ		
		ان دونوں اولیوں نے رو کے طریق سے کسی جگہ بھی خلافت نہیں کیا اس لیے ان کے لیے رموز بھی نہیں ہیں۔		

مقدمہ للعالم

۱۔ علمِ قرآنۃ، اُس علم کو کہتے ہیں جس سے کلماتِ قرآنیہ میں قرآن مجید کے ناقلین کا وہ اتفاق اور اختلاف معلوم ہو جو اُن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن لینے کی بنا پر ہے اپنی رتے کی بنا پر نہیں۔
۲۔ اس کا موضوع قرآن مجید کے کلمات ہیں۔ کیوں کہ اس علم میں ان کلمات ہی کے تلفظ کے حالات سے بحث ہوتی ہے۔

۳۔ اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ اس سے قرآن مجید تبدیل اور غلطی سے محفوظ رہتا ہے اور ائمہ کی سب قراتیں بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔
۴۔ اس کے واضع قراءت کے ائمہ ہیں۔ کیونکہ اس کو انہی حضرات نے مرتب کیا ہے۔ اور بعض کے قول پر ابو عمر حفص بن عمر دوری ہیں۔
۵۔ اس کا ماخذ اور سہارا ائمہ کی اُن صحیح اور متواتر نقلوں سے ہے جو اُن کو اُن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہونچی ہیں۔ پس یہ کسی کا ایجاد کیا ہوا نہیں ہے۔

۶۔ اس کا سیکھنا اور سکھانا واجب علی الکفایۃ ہے۔ پس اگر ایک بھی نہیں سیکھے گا تو سب کے سب گنہ گار ہوں گے۔
۷۔ اختلاف کی نسبت اگر پوئے امام کی طرف ہو تو قراءت ہے

اور اگر راوی کی طرف ہو تو روایت ہے اور اگر راوی کے شاگرد کی طرف ہو تو طریق۔ پس راوی کے شاگرد کو طریق کہتے ہیں۔ برابر ہے کہ یہ خود راوی کا شاگرد ہو یا اس کے شاگرد کا شاگرد ہو۔ غرض اس کے سلسلے میں داخل ہو۔ جیسے دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھنا ابن کثیر کی قراءت ہے۔ اور قالون کی روایت ہے نافع سے۔ اور ابو عدی کا طریق ہے ابن سیف سے۔ جس کو انہوں نے ازرق کے ذریعہ درش سے نقل کیا ہے۔

۱۔ الف) جو اختلاف اماموں اور راویوں اور شاگردوں سے اس طرح منقول ہو کہ اس میں اختیار نہ دیا ہو کہ اس طرح بھی پڑھ سکتے ہیں اور دوسری طرح بھی، اس کو اختلاف واجب کہتے ہیں۔

ب) اور جس میں ناقلین نے اختیار دیا ہو وہ اختلاف جائز ہے۔ اول کی مثال وہی بسم اللہ بھی ہو سکتی ہے جو ابھی بیان ہوئی۔ کیوں کہ مذکورین نے اس کے پڑھنے میں اختیار نہیں دیا، بلکہ صرف پڑھنے کو ضروری سمجھا ہے۔ جمع الجمع میں اس قسم کے تمام اختلافات کا پڑھنا ضروری ہے۔ اور ثانی کی مثال الرحیم الرحیم وغیرہ کی قفی وجوہ ہیں (شرح)

اس مختصر کے تین حصے ہیں ۱۔ میں اصول ۲۔ میں فروش ۳۔ میں جمع الجمع کے قواعد اور ایک پارہ میں اجراء۔ وبالله التوفیق وببذل اذمت علی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَصْوَال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (۱) قالون۔ منکئی۔ عاصم کثانی اور یزید

کے لیے دو سورتوں کے درمیان بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے (عام ہے کہ درمیان میں سانس لیا جائے یا نہ لیا جائے لیکن یہ ضروری ہے کہ دوسری سورت ترتیب قرآنی کے لحاظ سے پہلی کے بعد والی ہو) لیکن انفال وبراءہ کے درمیان نہ پڑھنی چاہیے (۲) ورش کے لیے سکتہ وصل بسم اللہ (۳) بصریان و شامی کے لیے سکتہ۔ وصل (۴) فٹی کے لیے صرف وصل ہے۔

مفرد کی ضمیر کے سوا ہر ضمیر کی با (۱) حمزہ کے لیے وقف وصل (دونوں حالتوں)

میں صرف علیہم۔ الیہم۔ لہم میں ہا کا ضمہ ہے۔ (۲) حضرمی کے لیے مفرد کی ضمیر کے سوا ہر ایک ضمیر کی با میں ضمہ ہے۔ جب کہ وہ یا ساکنہ کے بعد ہو۔ جیسے علیہما۔ فیہما۔ علیہم۔ لہم۔ الیہم۔ آید۔ مرفیہم۔ صیاصیہم۔ ترمیہم۔ آید۔ فیہن۔ علیہن۔ آید۔ یخن وغیرہ (۳) اگر ہمزہ سے پہلے یا ساکنہ

تو ہو لیکن وہ یا جزم کی بنا پر باقی نہ رہی ہو (جیسے اَقِمُّ - یُخْرِضُ - یَأْتِھِمُ وغیرہ) تو اس میں ہر جگہ صرف روئیس کے لیے ہا کا ضمہ ہے۔ لیکن اس قسم میں سے دَمِنَ یُوَلِّھِمُ (انفال) میں اوروں کی طرح ان کے لیے بھی ہا کا کسر ہے۔ کیونکہ دو کسروں کے بعد ضمہ کا ادانہ شوار ہے۔ کذا قالہ المحقق۔

(الف) ھِمُّ - تَمُّ - کَمُّ کے بعد حرکت والاصرف ہو

میم جمع (۲) قالون کے لیے صلہ (ھِمُّ) اور عدم صلہ (ھِمُّ) (۳) مکی و یزید کے لیے صرف صلہ ہے (۴) اور اس میم کے بعد تکررہ قطعی ہو تو ورش کے لیے بھی صلہ ہے جیسے تھَمُّ اَمِنُوا وغیرہ (ب) اگر ھِمُّ کے بعد سکون یا تشدید والاصرف ہو اور ہا سے پہلے متصل کسرہ یا یا ساکنہ ہو جیسے ھِمُّ الْاَسْبَابُ - عَلَیْھِمُ الذِّلَّةُ وغیرہ تو اس صورت میں وصلاً (۲) ابو عمرو کے لیے ہا اور میم دونوں کا کسرہ (فِھِمُ الْاَسْبَابُ - عَلَیْھِمُ الذِّلَّةُ) (۳) شفا کے لیے دونوں کا ضمہ (یعنی ھِمُّ الْاَسْبَابُ - عَلَیْھِمُ الذِّلَّةُ) (۴) اور حضرمی

کے لیے ہا سے پہلے کسرہ ہو تو ہا اور میم دونوں کا کسرہ اور یا ساکنہ ہو تو دونوں کا ضمہ ہے یعنی ھِمُّ الْاَسْبَابُ اور عَلَیْھِمُ الذِّلَّةُ وغیرہ اور یلِھِمُ الْاَمَلُ (حجر) اور یُغْنِھُمُ اللہُ (نور) اور قُضِھُمُ السَّیِّئَاتِ (مومن) ان تینوں میں چونکہ ہا اس کے بعد ہے جو جزم یا

بنا کے سبب حذف ہو گئی ہے۔ اس لیے ان میں روئیں کے لیے توبہ اور
میتیم دونوں کا ضمہ اور روح کے لیے کسرہ ہے۔

اور حالت وقف میں میتیم کا توسب کے لیے سکون ہی ہے۔ اور ہا
کی حرکت میں چار قرار تیں ہیں (۱) حرئی۔ ابو عمرو۔ شامی۔ عاصم۔ روئی

(آٹھوں) کے لیے ہا کا کسرہ ہے (۲) حمزہ کے لیے عَلَیْہُمُ۔ اِلَیْہُمُ۔ میں
ہا کا ضمہ اور باقی سب کلمات میں کسرہ ہے اور لَدَیْہُمُ کے بعد سکون

و ث ر ی د والاصف قرآن مجید میں نہیں ہے (۳) روئیں کے لیے کسرہ
کے بعد وَیْلَہُمْ۔ یُخْذِہُمْ۔ وَفِیْہُمْ۔ میں ہا کا ضمہ اور باقی سب کلمات

میں کسرہ ہے اور یار ساکنہ کے بعد کسی استثناء کے بغیر سب جگہ ضمہ ہی ہے
(۴) روح کے لیے کسرہ کے بعد ہا کا کسرہ اور یار ساکنہ کے بعد ضمہ ہی ہے۔

سطر ذیل کی تین صورتوں میں وصلاً سب کے لیے ہا اور میتیم دونوں کا ضمہ
ہے (۱) ہا سے پہلے کسرہ نہ ہو جیسے لَہُمُ الرَّسُولُ (۲) ہا سے پہلے کسرہ

تو ہو لیکن یا کے علاوہ کسی اور حرف کے فاصلہ سے ہو جیسے مِنْہُمْ
الْمُؤْمِنُونَ (۳) یہ کسرہ دوسرے کلمہ کا ہو جیسے فی الْآخِرَةِ هُمْ

الْآخِصِرُونَ۔

(۱) دونوں کے دو کے حرف جیسا ایک شہد

ادغام کبیر حرف بنا کر ادا کرنے کو ادغام کہتے ہیں (۲) اگر

پہلے حرف پر حرکت ہو اور اس کو ساکن کر کے ادغام کیا جائے تو اس کو ادغام کبیر کہتے ہیں (۳) جن دو حرفوں کا ادغام ہو رہا ہو ان میں سے پہلے کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں (۴) اگر وہ دونوں ایک ہی ہوں تو مثلین ورنہ متجانسین اور متقاربین کہلاتے ہیں (۵) یہ ادغام ایک کلمہ کے دو حرفوں میں بھی ہوتا ہے اور دو کلموں کے دو حرفوں میں بھی۔

(۶) جن کلمات میں ادغام ہوتا ہے وہ دو طرح کے ہیں یا وہ جواب و عمر کے ساتھ مخصوص ہیں، ان کو پہلی فصل میں بیان کیا جائے گا یا وہ جو ان کے ساتھ خاص نہیں ہیں۔ ان کو دوسری فصل میں ذکر کیا جائیگا۔

فصل اول ان ادغامات میں جو اب و عمر کے ساتھ مخصوص ہیں
 (الف) ایک کلمہ کے مثلین میں سے صرف دو جگہ کاف کا کاف میں ادغام کرتے ہیں یعنی مَنَّا سِکْلُکُمْ (بقرہ ۲۵) اور مَنَّا سِکْلُکُمْ (مذثر ۱) میں (ب) اور ایک کلمہ کے متقاربین میں سے صرف قاف کا کاف میں دو شرطوں سے ادغام کرتے ہیں (۱) قاف سے پہلے حرف پر حرکت ہو (۲) کاف کے بعد میم ہو جیسے خَلَقْکُمْ۔ رَزَقْکُمْ وغیرہ اور طَلَقْکُمْ میں دونوں وجوہ ہیں (ج) دو کلموں کے مثلین اور متقاربین کا ہر جگہ ادغام کرتے ہیں جیسے لَذَّ حَبِّ سَمِیْمٍ۔ الشُّوْکَةُ تَنْکُونُ۔ مَنَّا سِکْلُکُمْ وغیرہ۔ لیکن ان صورتوں میں نہیں کرتے (۱) پہلے حرف

تفصیل (الف) دو کلموں کے مثلین میں ہر جگہ ادغام ہے اور قرآن میں صرف شترہ حروف ایسے ہیں جو اپنے

تفصیل

مثل سے ملے آتے ہیں اور وہ سب بٹ، شمع، سرس،
شمع، قی، کلن۔ و ہی میں جمع ہیں جیسے لذہب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الشُّوْكَ تَكُوْنُ وَغِيْرَه۔ لیکن فَلَا یَحْزُنُكَ کُفْرُهُ میں صرف
 اظہار ہے۔ اور وَالْیَوْمِ یُثْبِتُ (طلاق) میں حَرْز و تیسیر کی رُو سے اظہار
 اور شَر کی رُو سے اظہار و ادغام دونوں ہیں۔ زِف۔ وَالْیَوْمِ یُثْبِتُ
 کے اظہار و ادغام میں ہزنی بھی ان کے ساتھ ہیں۔

(ب) دو کلموں کے متقاربین میں سے صرف سولہ حرفوں کا ادغام
 کرتے ہیں جو بِتْ ثَجَّحَ۔ دَذ۔ سَسَشَ۔ ضَقُّ کَلْبُتْنِ میں جمع
 ہیں۔ ثَا کا یَعْدُ بْ مَن کی میم میں۔ ثَا کا ثَجْر دَزَس۔ شَصْرُ ضَطَّ
 کے دس حرفوں میں جیسے وَالنَّبُوَّةُ تُنْمَد۔ الصَّلَاحُ جَنَّتْ۔
 الْاٰخِرَةُ ذٰلِكَ۔ اِلَى الْجَنَّةِ رُقْرُۃً۔ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا۔ اَرْبَعًا
 شَهْدًا۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صٰٓمًا۔ وَالْعِدٰٓیَّتُ صٰٓبًا۔ الْمَلٰٓئِكَةُ
 طَبَّیْنِ۔ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْ۔ ف تا کا تا میں ۱۳ جاگہ اور قی دس حرفوں میں
 اور الذِّکْرِ تَنْمَد (تقرہ غ) الثَّوَابُ تَنْمَد (جمہر غ) وَاَتَتْ
 ذَا الْقُرْبٰی (اسر غ) اور فَاَتَتْ ذَا الْقُرْبٰی (روم غ) اور حَبِیْتُ شِیْئًا
 (میم غ) اور وَلْتَاتْ طَائِفَةٌ (نساء غ) چھتوں میں ادغام اظہار
 دونوں ہیں۔ ثَا کا تَدْ سَشَصْ کے پانچ حرفوں میں جیسے حَبِیْتُ
 تَوَقَّرُوْنَ (جبر غ) وَالْحَمْدُ ذٰلِكَ (آل عمران غ) حَبِیْتُ شِیْئًا (طلاق
 حَبِیْتُ شِیْئًا۔ حَبِیْتُ صَبِیْتُ جِیْم کاشین اور تا میں صرف
 ف تا کا ان پانچ حرفوں میں ۱۳ جگہ ادغام ہے۔

اَخْرَجُ شَطَاكَ اَفْعَلْ اور المَعَارِجُ تَصْرُوحُ مِیْنِ حَاكَامِیْنِ بِرْمِیْنِ
 زُخْرِجُ عَنِ النَّارِ رَاٰلْ عَمْرَانِ عِیْنِ اِیْنِ ادْعَامِ هِیْ اور اِسْ كِیْ سَوَاسِبِ
 جَكَ حَاكَامِیْنِ سِیْ پِیْلِ اِظْهَارِ هِیْ صِیْ لَاجِنَاخْ عَدِیْكُمْ اور وَفَاذِیْكُمْ
 عَلَی النَّصَبِ دَالْ اِسْ كِیْ مِیْنِ حَالَتِیْنِ مِیْنِ اَوَّلِ یَیْ كِیْ دَالْ سِیْ
 پِیْلِ حَرْفِ پَر حَرْكَتِ هُو اِسْ صَوْرَتِ مِیْنِ دَالْ كَا تَدُ سَشْصَیْ كِیْ
 پَانْجِ حَرْفِ مِیْنِ ادْعَامِ كِرْتِیْ مِیْنِ هِیْ فِی الْمَسْجِدِ تِلْكَ (بِقِرْهْ عِیْنِ) وَ
 الْقَلَامِ ذِیْكَ (مَادْرْ عِیْنِ) عَدَدُ سِتِّیْنِ (مَوْسُونِ عِیْنِ) وَ شَهِدُ
 شَهِدُ یُوسُفُ عِیْنِ وَ حَقَافُ عِیْنِ نَفَقْدُ صَوَاوِ عِیْنِ (یُوسُفُ عِیْنِ) دُومِ یَیْ
 كِیْ دَالْ سِیْ پِیْلِ حَرْفِ سَاكِنِ هُو اور دَالْ كَا كِسْرِ یَا ضَمِّ هُو اِسْ صَوْرَتِ
 مِیْنِ تَتْ جَدُ نَسْ صَضَطْ كِیْ نَوْعِ حَرْفِ مِیْنِ ادْعَامِ كِرْتِیْ مِیْنِ
 هِیْ الْقَبِیْذُ تَنَالُ (مَادْرْ عِیْنِ) یُرِیْدُ ثَوَابَ (نَسَا عِیْنِ)
 دَاوُدُ جَالُوتَ (بِقِرْهْ عِیْنِ) الْمَرْفُودُ ذِیْكَ تُرِیْدُ زَیْنَةَ
 فِی الْأَصْفَادِ شَرَّ ابْنِیْهِ عِیْنِ فِی الْمَهْدِ صَبِیْئًا مِیْنِ بَعْدِ حَرْفِ
 مِیْنِ بَعْدِ ظَلَمِیْهِ سُوْمِ یَیْ دَالْ سِیْ پِیْلِ حَرْفِ سَاكِنِ هُو اور دَالْ
 پَر فَتْحِ هُو اِسْ صَوْرَتِ مِیْنِ حَرْفِ بَعْدِ تَوْكِیْدِ حَا (نَحْلِ عِیْنِ) اور
 كَا ذِیْ تَزِیْعِ تَوْبِیْ عِیْنِ اِیْنِ ادْعَامِ كِرْتِیْ مِیْنِ دَالْ كَا سِیْنِ اور صَا
 مِیْنِ حَرْفِ فَاتِحِ سَبِیْلَیْكَ وَ اتَّخَذُ سَبِیْلَیْكَ مَا اتَّخَذُ صَبَابَیْ

سرا کا لام میں ہر جگہ جب کہ لام سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے سَخَّرَ لَنَا
و غیرہ۔ اور اگر اسے پہلا حرف ساکن ہو تو پھر شرط یہ ہے کہ راہر کسرہ یا ضمہ ہو
جیسے الْفَيْحَاءُ وَالْفَيْحَاءُ الْبَصِيرُ لَاحٍ اور اگر اسے پہلا حرف ساکن ہو اور
راہر فتح ہو تو کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے جیسے وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
یٰسین کا زاء اور شین میں صرف التَّفْصِيْلُ مِنْ رُوحِ جِبْرِائِيلَ (تکویر)۔ اور
التَّاسِيْنَ شَيْبَا امْرِيْعٍ میں۔ اور اس اخیر والے میں اظہار بھی پر شین
کا صرف العَرَشُ شَيْبَا امْرِيْعٍ (اسرار) میں۔ ضَاد کا صرف لِيَقْضِ
يَسْأَلُهُمْ (نوسخ) میں۔ قَاف کا کَاف میں اور کَاف کا قَاف میں
ہر جگہ جب کہ لام سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے خَلَقَ كُلَّ اور لَكَ
قَالَ و غیرہ۔

تثنیہ۔ ادغام کبیر میں قَاف کا اثر بالکل نہیں رہتا اور صفیر میں
جو صرف اَلَمْ يَخْلُقْكُمْ (مرسلات) میں ہے قَاف کی صفت اسے ملا کا
باقی رکھنا اور نہ رکھنا دونوں جائز ہیں اور نہ رکھنا اولیٰ ہے۔

لام کا آہیں ہر جگہ جب کہ لام سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے قَدْ
يَجْعَلُ رَبُّكَ و غیرہ۔ اور اگر لام سے پہلا حرف ساکن ہو تو پھر شرط یہ ہے
کہ لام پر کسرہ یا ضمہ ہو جیسے اِلٰی سَبِيْلٍ رَبِّكَ۔ يَقُوْلُ رَبُّكَ

میں صاحب نے چوراسی مرتبہ بتائے ہیں انہی ۸۵ آئیں میں سے جو یہی
درج ہے ۱۲

وغیرہ۔ پس اگر لام سے پہلا حرف ساکن ہو اور لام پر فتح ہو تو پھر کسی جگہ بھی ادغام نہیں کرتے۔ جیسے فَيَقُولُ رَبِّ وَغَيْرَ۔ البتہ قَالَ کے لام کا رُشْدِ اور سَجُلٌ، سَجُلَيْنِ کی رَایں ہر جگہ ادغام کرتے ہیں جیسے قَالَ رَجُلٌ۔ قَالَ رَجُلَيْنِ، قَالَ رَبِّ وَغَيْرَ۔ اور تلاش سے معلوم ہوا ہے کہ قَالَ کے بعد انہی دو کلمات میں رَ آئی ہے۔

مِثْم سے پہلے حرف پر حرکت ہو اور اس کے بعد بَا ہو تو اس مِثْم کو ہر جگہ ساکن کر کے غنہ اور اخفاء، شفوی سے پڑھتے ہیں، جیسے بِأَعْلَمُ بِالشَّكْرِينَ وغیرہ۔ اور اگر مِثْم سے پہلا حرف ساکن ہو تو پھر کسی جگہ بھی اخفاء نہیں کرتے جیسے اَبْرَاهِمَ رَيْثَهِ وغیرہ۔

نُون کا لام اور رَایں جب کہ نون سے پہلے حرف پر حرکت ہو جیسے زَيْنَ لِلنَّاسِ، تَاَذَنُ بِكَ وغیرہ۔ اور اگر نون سے پہلا حرف ساکن ہو تو اس صورت میں ادغام نہیں کرتے۔ لیکن نَحْنُ کے نون کا لام میں ہر جگہ ادغام کرتے ہیں جیسے دَنَحْنُ لَہ وغیرہ۔

فائدہ۔ جن حروف کا ادغام ہوتا ہے اگر ان پر ضم یا کسر ہو تو ان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے اشمام و روم بھی جائز ہیں۔ چونکہ مدغم کا سکون وقفی سکون کے مشابہ ہے اس لیے وقف کے احکام اس میں بھی جاری ہوں گے۔ اور روم میں اشارہ کامل ہوتا ہے اور اشمام میں

ناقص لیکن اشمام میں ادغامِ کامل باقی رہے گا۔ کیونکہ اشمام ہونٹوں کے ملانے سے ہوتا ہے اور اس کے ساتھ تشدید کا باقی رہنا ظاہر ہے اور روم میں چونکہ کسرہ یا ضمہ کا کچھ کچھ حصہ ادا ہوتا ہے اس لیے ادغام باقی نہیں رہتا۔

تثانیہ (الف) ضمہ میں تو اشمام و روم دونوں ہوتے ہیں۔ پس اس میں تین وجوہ ہو گئیں (۱) اشارہ کے بغیر کامل ادغام (۲) اشمام کے ساتھ ادغام (۳) روم جیسے سَیْخُفْرٌ لَنَا دَغِیْرَہ۔ اور کسرہ میں فقط روم ہوتا ہے۔ پس اس میں دو وجوہ ہو گئیں کامل ادغام و روم جیسے مِّنْ اَبَسَدٌ ظَلَمَہ۔ اور فتح میں دونوں نہیں ہوتے صرف کامل ادغام ہوتا ہے اشما کے بغیر (وَشَہِیْدٌ شَہِیْدٌ)۔ اور اشمام تمام حروف میں ہوتا ہے لیکن با اور میم میں اس وقت نہیں ہوتا جب کہ ان کے بعد بھی با اور میم ہی آ رہی ہوں۔ گوشتِ طبعی نے روم کو بھی ان صورتوں میں منع بتایا ہے۔ لیکن محققین اس کے قائل نہیں ہیں۔ (ب) دانی و شاطبی نے ادغام کبیر چونکہ پورے ابو عمرو کے لیے بیان کیا ہے اس لیے ان کی پیروی میں اس مختصر میں بھی اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔ اور شاطبی کا عمل یہ تھا کہ وہ صرف سوئی کے لیے پڑھتے اور پڑھاتے تھے اور بعد کے لوگوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا۔ اور اب بھی عمل اسی پر ہے۔

۱۲۔ فصل ۲۔ اُن کلمات میں جن میں دوسرے بعض حضرات نے
دوسری لہجہ بھی ادغام کبیر کیا ہے۔ (الف) ایک کلمہ کے مثلین
میں سے۔

۱۔ اَتَحَا جَوْنِ (ادغام) میں۔ (۱) مدنیان اور ابن ذکوان کے
لیے ایک نون کا حذف اَتَحَا جَوْنِ (۲) ہشام کے لیے ادغام اور
نون کا حذف دونوں۔ (۳) حق اور کفی کے لیے صرف ادغام ہے۔
۲۔ لَا تَأْمَنَّا میں صرف یزید کے لیے خالص ادغام ہے۔
۳۔ مَكْنِي میں صرف مکئی کے لیے مَكْنِي ہے۔

۴۔ اَتَمِدُّوْنِ (نمل) میں (۲) حمزہ و یقرب ہی کیلئے اَتَمِدُّوْنِ ہے
ادغام ہے۔

۵۔ تَأْمُرُوْنِ میں (۲) مدنیان کے لیے تَأْمُرُوْنِ (۳) شامی
کے لیے تَأْمُرُوْنِ ہے۔

۶۔ اَتَعِدُّوْنِ (احقاف) میں (۲) صرف ہشام کے لیے
اَتَعِدُّوْنِ ہے ادغام ہے۔

۷۔ تَرَبَّكَ تَتَّارِی (نجم) میں (۲) صرف حضرمی کے لیے
تَرَبَّكَ تَتَّارِی ہے۔

۸۔ تَرَبَّكَ تَتَّارِی (نجم) میں (۲) صرف رویش کے لیے

ثُمَّ تَتَفَكَّرُ وَاسْ (اور بتدایا اعادہ دونوں کلموں میں دوتاؤں کے ساتھ ہوگا)

۹۔ بَرَّئِ انْ اَكْثِسَ مَوَاقِعُ فِي وَصْلِ كِي حَالَتِ فِي اس تَا كُو تَشَدُّدِ
سے پڑھتے ہیں جو مضارع کے صیغوں میں آ رہی ہے۔ (۱) وَلَا
تَجْمَعُوا (بقراءۃ) (۲) وَلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران ع) (۳) اِنَّ الدِّينَ
تَوْفِيقُهُمْ (نساء ع) (۴) وَلَا تَعَاوَنُوا بِالْمَظْلَمِ (۵) فَتَفَرَّقَ وَتَ
(انعام ع) (۶) هِيَ تَلْقَفُ (اعراف ع) و شعراء ع) (۸) يَمِينِكَ
تَلْقَفُ (طہ ع) (۹) وَلَا تَوَلَّوْا (انفال ع) (۱۰) وَلَا تَنَازَعُوا
(۱۱) هَلْ تَرَبَّصُوا (توبہ ع) لَام کے اظہار اور تَمَّال کی تشدید
سے۔ (۱۲) وَاِنْ تَوَلَّوْا (ہود ع) (۱۳) فَاِنْ تَوَلَّوْا (یوسف ع) نون کے اخفا
کو باقی رکھتے ہوئے (۱۴) لَا تَكْلَمُوا (۱۵) مَا تَنْزَلَ (حجر ع) (۱۶)
اِذْ تَلْقَوْنَهُ (نور ع) ذال کے اظہار اور تَمَّال کی تشدید سے (۱۷) فَاِنْ تَوَلَّوْا (۱۸)
(۱۹) مَنْ تَنْزَلَ الشَّيْطَانُ تَنْزِلُ (شعراء ع) (۲۰) وَلَا تَتَّبِعُوا
(۲۱) وَلَا اَنْ تَبْدَلَ (احزاب ع) (۲۲) لَا تَتَّبِعُوا وَتَ -
(صافات ع) (۲۳) وَلَا تَتَّبِعُوا (۲۴) وَلَا تَجَسَّسُوا (۲۵) -
لَتَعَاَسَ فُؤَادُ (حجرات ع) (۲۶) اَنْ تَوَلَّوْهُم (منحذ ع) (۲۷) تَكَادُ
تَمَيِّزُ (طہ ع) (۲۸) لَمَّا تَخْتَارُ وَتَ (قلم ع) (۲۹) عِنْدَ تَلْهِی

(عس) (۳۰) نَارًا تَلْقٰی (یل) (۳۱) تَهْرِتَنَزَلُ (قدر)۔ اور اگر ان
تاآت سے ابتدا یا اعادہ کیا جائے تو سب بلا تشدید پڑھی جائیں گی۔

گو تیسیر میں گُتْمُ تَمْنُونِ (آل عمران) اور قَطْلْتُمْ تَفْكُهْوْنَ (واقم)
یہ دو بھی درج ہیں لیکن حق یہ ہے کہ ان میں تشدید نہ تیسیر کے طُرُق سے صحیح ہے
نہ شر کے طُرُق سے۔ کیونکہ زنجبی ان کے طُرُق میں نہیں ہیں۔ اور لَا تَنَاصَرُونَ
(صفت غ) میں یزید اور نَارًا تَلْقٰی (یل) میں روئیں بھی بزجی کے ساتھ
شریک ہیں۔ تنبیہ ۱۔ جن کلمات میں تاء مشدّدہ سے قبل حرف مد کے
اُن میں لازمی سکون کے سبب تین یا پانچ الفی مد بھی کیا جائے گا۔ کلمۃ جن
کلمات میں تاء سے پہلے ساکن صحیح ہے اس کے بعد تشدید و شوری سے ادا
ہوتی ہے کیونکہ ساکن کو باقی رکھتے ہوئے تشدید کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا مشق
کی از حد ضرورت ہے۔ کلمۃ ان میں سے جن کلمات میں تاء مشدّدہ سے پہلے
نون ساکن یا تنوین ہے ان میں دونوں نونوں کا اختلا بھی ادا کیا جائے گا۔ وَ
اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَاحْكُمَ۔

(ب) دو کلموں کے مثلین ہیں سے۔ ۱۔ یعقوب کے لیے وَالصَّاحِبِ
بِالْجَنِّبِ (نساء) میں۔ ۲۔ روئیں کے لیے ذیل کے چار کلمات میں صرف
ادغام ہے۔ (۳۱) نُسَبِّحُكَ كَثِيرًا ۝ وَنُذَكِّرُكَ كَثِيرًا ۝ اِنَّكَ
كُنْتَ (ظہر) (۳۲) اَلْكَاسِبُ بَيْنَهُمَا (مؤمنون) کلمۃ روئیں ہی کے لیے

ذیل کے سولہ کلمات میں اظہارِ ادغام دونوں ہیں (۱) اَلَّذَہْبُ بِسْمِعِہُمْ
(بقرہ غ) (۲) اَلِکِتَابُ بِاَیْدِیْہُمْ (غ) (۳) اَلِکِتَابُ بِاَلْحَقِّ (غ) (۴ تا ۱۱) جَعَلَ لَکُمُ ذَکَہً وہ تمام کلمات جو شکل غ و غ میں ہیں (۱۲ تا ۱۵)
وَآتَہُ شَہْوَہُ وہ چاروں کلمات جو نجم غ میں ہیں (۱۶) اَلَا قَبْلَ لَہُمْ
(نمل) ف ان میں سے (۲ و ۳) اور نجم کے پہلے دو ان چار میں دونوں
وجہ مساوی اور باقی بارہ میں ادغام رائج ہے۔

(ج) متجانسین و متقاربین میں سے (۱) حمزہ کے لیے ا ت ا و
الصَّفَتْ مَقْنًا ۱۰ فَاَلزُّجَرَاتُ زَجْرًا ۱۱ فَاَلشَّیْطَانُ ذِکْرًا ۱۲ وَ
اَلذِّیْرَیْتُ ذَرَوًا ۱۳ بَیْتُ طَائِفَةٍ (نساء) میں دونوں راویوں کے
لیے صرف ادغام اور ۱۰ فَاَلْمُنْقِیْطُ ذِکْرًا (مرسلت) اور ۱۱ فَاَلْمَغِیْرَتُ
صَبَحًا (عذیت) میں خلف کے لیے صرف اظہار اور خلا کے لیے ادغام
واظہار دونوں ہیں۔ اور ادغام اولیٰ ہے۔ اور ان چھپوں کلمات میں حمزہ اور
ان کے راویوں کے لیے مدغم کے اہلی کسرہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے
بروم بھی نہیں ہے (اور ابو عمرو کے لیے ان تمام کلمات میں بھی ادغام اظہار
دونوں ہیں اور بروم بھی جائز ہے۔ اور چونکہ بَیْتُ میں فتح ہے اس لیے اس میں جائز ہے)
مُفْرَد کی ضمیر کی بنا | واحد ذکر غائب کی ضمیر سے پہلا اور بعد الا دونوں
حرف متحرک ہوں تو سب قراء اور پہلا ساکن

اور بعد والا متحرک ہو تو صرف مکی صلوٰہ کرتے ہیں۔ جیسے وَحْدَاہُ الْاُلا اور
فِيہِ هُدًى و غیرہ۔ لیکن شہرہ ضعیفوں میں جو ۲۶ جگہ آتی ہیں بعض نے
اپنے قاعدہ کے خلاف اہل کافہ یا کسرہ یا سکون یا عدم صلوٰہ پڑھا ہے
اور وہ یہ ہیں:۔

۱۔ (۲۱) بُقْدَاہُ (دونوں) (۳ تا ۵) نُؤْتِیْہِ (تینوں) (۶) نُؤْلِہِ
(۷) وَنُصْلِہِ۔ ان ساتوں میں ۱۔ قَالُوْنَ، ہر شام اور یعقوب کے لیے
عدم صلوٰہ (اور ۲۔ ہر شام کے لیے صلوٰہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے)۔
۳۔ ابوعمر و شعبہ۔ حمزہ۔ یزید کے لیے سکون (اُؤْدَاہُ۔ نُؤْتِیْہِ و غیرہ)
۴۔ باقیں کے لیے صلوٰہ ہے۔

۵۔ (۸) اُقْتَدَاہُ (العام) ۱۔ ابن ذکوان کے لیے صلوٰہ (اُقْتَدَاہُ)
۲۔ ہر شام کے لیے عدم صلوٰہ (اُقْتَدَاہُ) ۳۔ شفاء اور یعقوب کے لیے
اُقْتَدَاہُ قُلْ و صلوٰہ اور اُقْتَدَاہُ و نفا ۴۔ باقیں کے لیے حالین میں اُقْتَدَاہُ
ہے۔

۶۔ (۹ و ۱۰) اُسْرَجَاہُ (دونوں) ۱۔ قَالُوْنَ اور ابن ذکوان کے لیے
اُسْرَجَاہُ ۲۔ ورش۔ رزئی اور ابن جہاز کے لیے اُسْرَجَاہُ ۳۔ عاصم اور
حمزہ کے لیے اُسْرَجَاہُ ۴۔ مکی ہر شام کے لیے اُسْرَجَاہُ ۵۔ بصریان
کے لیے اُسْرَجَاہُ ۶۔ ابن ذکوان کے لیے اُسْرَجَاہُ ہے۔
۷۔ اور شاطبی میں ان کیلئے عدم صلوٰہ بھی ہے جو طریق کے خلاف بلکہ ضعیفہ ہے ۸۔

۳ (۱۱) لَا أَهْلِيَا امْكُثُوا (دونوں) میں (۲) صرف حمزہ کے لیے
لَا أَهْلِيَا امْكُثُوا ہے۔

۴ (۱۳) يَأْتِيهِ (ظہ) میں ۱۔ روئیں کے لیے عدم صلہ ۲۔ سوئی
کے لیے سکون (يَأْتِيهِ) ۳۔ باقیں کے لیے صلہ ہے (اور قالون کے لیے
عدم صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے)

۵ (۱۴) وَيَتَّقِيهِ (نور) ۱۔ قالون ہشام۔ ابن جہاز اور
يعقوب کے لیے عدم صلہ ہے یعنی وَيَتَّقِيهِ اور ۲۔ (ہشام) ابن جہاز
کے لیے صلہ بھی ہے (جو ہشام کے لیے طریق کے خلاف ہے) ۳۔ ابو عمرو
شعبہ۔ خلاد اور ابن وردان کے لیے سکون ہے یعنی وَيَتَّقِيهِ اور ۴۔
خلاد کے لیے صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے) ۵۔ حفص کے لیے
وَيَتَّقِيهِ ۱۔ ورش۔ مکی۔ ابن ذکوان۔ خلف اور روئی کے لیے و
يَتَّقِيهِ ہے۔

۶ (۱۵) فَأَتِيهِ ۱۔ قالون ہشام و يعقوب کے لیے عدم صلہ
ہے (اور ہشام کے لیے صلہ بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے) ۲۔
ابو عمرو۔ عاصم۔ حمزہ اور یزید کے لیے سکون ہے ۳۔ ورش۔ مکی۔ ابن
ذکوان اور روئی کے لیے صلہ (فَأَتِيهِ) ہے۔

۷ (۱۶) يَرْضَاهُ ۱۔ بالغ۔ ہشام۔ عاصم۔ حمزہ اور يعقوب

کے لیے عدم صلوٰۃ (یَرْکُضُهُ) اور ہشام کے لیے سکون (یَرْفُضُهُ) بھی جو طریق کے خلاف ہے) سے سوئی۔ ابن جہاز کے لیے صرف سکون اور سے مکی دوری۔ ابن زکوان۔ روئی۔ اور ابن وردان کے لیے صلوٰۃ ہے (سے اور دوری کے لیے سکون بھی ہے جو طریق کے خلاف ہے)۔

۹ (۲۰ تا ۲۱) پتیدہ میں چاروں جگہ صرف روئی کے لیے۔ اور
۱۰ (۲۱) تَرْکُضُهُ (یوسف) میں صرف ابن وردان کے لیے عدم صلوٰۃ ہے۔

۱۱ (۲۲) اَنْسَلَبَتْ (کف) اور

۱۲ (۲۳) عَلَیْہِ اَللّٰہُ (فتح) میں حفص کے لیے ہا کا ضمہ اور باقیوں کے لیے کسرہ ہے (اور مکی کے لیے ان کے قاعدہ کے مطابق اَنْسَلَبَتْ میں بھی ہے)۔

۱۳ (۲۴) فَبِمَ قُہَانَا (فرقان) میں مکی اور حفص کے لیے عدم صلوٰۃ اور باقیوں کے لیے عدم صلوٰۃ ہے۔

۱۴ (۲۵ و ۲۶) یَرْکُضُ (دو دونوں) زلزال میں صرف ہشام کے لیے حالہ میں سکون اور باقیوں کے لیے صلوٰۃ ہے۔

تنبیہ۔ اگر اس ضمیر کے بعد والا حرف ساکن ہو تو کسی کے لیے بھی صلوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ عَنْہُ تَلَّحٰی میں بڑی کے لیے صلوٰۃ ہے (کیونکہ تا کی تشدید

عارضی ہے)

مد و قصر | مکی۔ سوئی۔ ثوی کے لیے صرف قصر (۲) قالون اور دوی کے لیے قصر و مد دونوں (۳) درش۔ شامی۔ کفی کے لیے صرف مد ہے۔ اور دونوں قسموں (متصل و منفصل) میں (۱) سب سے زیادہ مد و درش و حمزہ کے لیے ہے۔ یعنی پانچ الفی (۲) اور عاصم کے لیے ان سے کم یعنی چار الفی (۳) اور ان سے کم شامی اور رومی کے لیے یعنی تین الفی (۴) اور ان سے کم قالون اور دوی مکی، سوئی اور ثوی کیلئے یعنی قالون اور مدری کیلئے متصل ہیں الفی اور منفصل ہیں دو وجوہ ہیں (الف) قصر (ایک الفی) (ب) مد (دو الفی) — اور مکی۔ سوئی اور ثوی کے لیے متصل ہیں دو الفی (اور منفصل میں صرف قصر ہے

بادل | اگر حمزہ حرف مد سے پہلے آ رہا ہو عام ہے کہ وہ حمزہ تحقیق سے پڑھا جاتا جیسے اَدُر یا اس کی حرکت اس سے پہلے ساکن کو دی گئی ہو اور وہ حذف ہو گیا ہو جیسے وَلَقَدْ اَتَيْنَا یا اس کا بادل ہو گیا ہو جیسے هُوَ لَا رُوحَ لَهٗ یا اس کی تسبیل ہو رہی ہو جیسے اٰلِهٖنَا وغیرہ۔ تو درش کے لیے ازرق کے طریق سے اس حرف مد میں طول۔ توسط اور قصر تین وجوہ ہیں لیکن ذیل کی چھ قسموں میں مد نہ کرنے پر اجماع ہے

(۱) اِسْرَآءِیْل کی یامیں (۲) مَسْئُوْلَہ میں اور الْقُرْآنِ اور قُرْآنِ
 قُرْآنِہ میں ہر جگہ اور مَسْئُوْلُوْنَ، مَدْنُ و مَّا اور الظُّمَانِ میں (۳)
 وہ مدہ جس سے پہلے ہمزہ وصلی ہو جیسے اُوْثْمٰن، رَیْثُوْنِ وغیرہ (۴)
 یُوَاخِذُ لَا تُوَاخِذُ تا جس طرح بھی آئے (۵) تنوین سے بدلا ہوا الف
 جیسے یَذَاغْ وغیرہ (۶) وہ مدہ جو ہمزہ متحرکہ سے بدلا ہوا ہو جیسے اِلْدُ
 جَاءَ اَحَدٌ۔ فِی السَّمَآءِ اِلَہْ وغیرہ اور (۷) اَلِیْ (یونس) میں لام
 کے بعد والا الف اور (۸) عَادَ الْوَلِیْ کا واو۔ یہ دو بعض کے نزدیک
 مستثنیٰ ہیں۔ پس یہ حضرات ان میں صرف تصر اور مستثنیٰ نہ کرنے والے
 تینوں کو بتاتے ہیں۔

لین اگر واو، یا، لین کے بعد اسی کلمہ میں ہمزہ ہو جیسے شَعْبٌ۔ سَوْدٌ
 وغیرہ۔ تو ان میں ورش کے لیے وصل و وقف دونوں حالتوں
 میں طول و توسط ہے۔ لیکن مَوِیْلًا اور اَلْمَوِیْلَةُ دونوں کے واو
 لین میں صرف قصر ہے۔

اور سَوَاتِیْ کی واو میں توسط و قصر ہے طول نہیں۔ اور باقی حضرات
 کے لیے اس قسم میں وصلاً صرف قصر ہے اور وقفاً اس لین میں تینوں جہ
 ہیں جس کے بعد ہمزہ کلمہ کے آخر میں آ رہا ہو جیسے شَعْبٌ۔ سَوْدٌ۔ پس
 سَوَاعِدَ۔ کَیْفَیَّةَ۔ مَوِیْلًا۔ اَلْمَوِیْلَةُ۔ سَوَاتِیْ میں باقی کے

یہے حالین میں صرف قصر ہے کیوں کہ ان میں ہمزہ کلمہ کے درمیان میں ہے
ایک کلمہ کے دو قطعی ہمزہ (الف) اگر ان دونوں پر فتح ہو جیسے
 عَاثُذَرْهُمْ وَغِيْرُهُ تُو (۱) قَالُوْنَ

ابو عمرو اور یزید کے لیے الف کا ادخال اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے
 (۲) ہشام کے لیے ادخال کے ساتھ تحقیق و تسہیل دونوں ہیں (۳) ورثہ
 کے لیے دوسرے ہمزہ کی بلا ادخال تسہیل اور اس ہمزہ کا الف سے ابدال
 دو وجوہ ہیں (پھر ابدال کے بعد الہاء ہود) اور اَمْنُكُمْ (ملک) میں
 قصر اور باقی کلمات میں مد لازم ہے (۴) مکی اور رویش کے لیے
 ادخال کے بغیر دوسرے ہمزہ کی صرف تسہیل ہے (۵) باقیں کے لیے بلا
 ادخال تحقیق ہے۔

تنبیہ۔ چند کلمات میں ایک ہمزہ اور دو ہمزوں کا بھی اختلاف ہے
 وہ یہ ہیں :-

۱۔ عَاثُذَرْهُمْ (ال عمران) اس کو صرف مکی ج دو ہمزوں سے
 اور باقی حضرات ایک ہمزہ سے پڑھتے ہیں۔

۲۔ اَمْنُكُمْ (اعراف) وظہ و شعراخ (۱) مفضل اور رویش
 کے لیے تینوں میں ایک ۲۔ عَمَّ بَدِیْ۔ ابو عمرو۔ صحیحہ اور رویش کے لیے

۳۔ لیکن عَاثُذَرْ میں سب جگہ دفعتاً تسہیل و ابدال قطعاً نہیں ہے ۱۳ منہ

تینوں میں دو دو (۳) قبل کے لیے ظاہر ہیں ایک اور اعراف و شعراء میں دو ہمزہ ہیں۔ پھر ان میں سے (۱) قبل کے لیے اعراف میں وصلاً فی رَعُوْثٍ وَاَمْنَتُمْ ہے پہلے ہمزہ کے واو سے ابدال اور دوسرے کی تسہیل سے اور اعادہ کی صورت میں پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے۔ اور یہی حکم ان کے لیے النُّشُوْرُ وَاَمْنَتُمْ (ملک) کا ہے۔ (۲) عم بڑی۔ ابو عمرو کے لیے حالیٰ میں تینوں جگہ بلا ادخال پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل ہے (۳) صبحہ اور روح کے لیے دونوں کی تحقیق ہے اور عَاَمْنَتُمْ (ملک) میں تمام حضرات اپنے ان قواعد پر ہیں جو ایک کلمہ کے دو ہمزوں میں ان کے لیے ابھی مذکور ہوئے۔

۱۱ عَاَجَجِيْ (فصلت) میں (۱) ہشام کے لیے ایک (۲) اور باقیں کے لیے دو ہمزہ ہیں اور سب اپنے اس قاعدہ پر ہیں جو ابھی دو ہمزوں کے باسے میں گذرا۔ لیکن ابن ذکوان اور حفص اپنے قاعدہ کے خلاف بلا ادخال دوسرے ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔

۱۲ عَاَذُھِبْتُمْ (احقاف) میں ابنان و ثوی کے لیے دو اور باقی قس کے لیے ایک ہمزہ ہے۔

۱۳ عَاَنْ کَانَ (ت) میں (۱) نافع جبر حفص اور روای کے لیے ایک اور (۲) شامی شعبہ۔ حمزہ اور ثوی کے لیے دو ہیں اور شاعر میں اپنے اصول کے مطابق حالیٰ میں پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل کرتے ہیں۔

پھر ان میں سے (۱) شعبۂ حمزہ اور روح کے لیے بلا ادخال تحقیق (۲) ہشام اور یزید کے لیے ادخال و تسہیل (۳) ابن ذکوان اور روئس کے لیے بلا ادخال تسہیل ہے۔

فائدہ - ءَالِہِثْنَا (زخرف) میں کفّی اور روح کے لیے دونوں ہمزوں کی تحقیق اور باقیں کے لیے پہلے کی تحقیق اور ادخال کے بغیر دوسرے کی تسہیل ہے۔

(ب) اور اگر پہلے کافتحہ اور دوسرے کاکسره ہو جیسے آئین وغیرہ تو (۱) قالون، البعز، اور یزید کے لیے ادخال و تسہیل (۲) ورش، مکی اور روئس کے لیے بلا ادخال تسہیل (۳) ہشام کے لیے ءَانِکُمْ (اعراف) غ و فصلت غ، ءَانِ لَنَا (اعراف و شعراء) ءَاذَا (مریم) اِثْنَا (صفت) ان پانچ کلمات میں سات جگہ ادخال و تحقیق ہے اور اِثْنَاکُمْ (فصلت) میں ادخال کے ساتھ تسہیل بھی ہے۔ اور باقی سب کلمات میں جمہور کے مذہب کے موافق ادخال و تحقیق ہے اور بعض کے مذہب پر بلا ادخال تحقیق بھی صحیح ہے (۴) باقیں کے لیے ہر جگہ بلا ادخال تحقیق ہے۔

اور جن کلمات میں ایکٹ حمزہ اور دو ہمزوں کا اختلاف ہے وہ یہ ہیں :-

۱۔ عَرَانُکُمْ (اعراف غ) اس میں (۱) مدنیان اور حصّ کے لیے
ایک اور (۲) باقین کے لیے دو ہمزہ ہیں۔

۲۔ عَرَانُکَ (اعراف غ) اس میں (۱) حرمی اور حصّ کے لیے ایک
اور (۲) باقین کے لیے دو ہیں۔

۳۔ عَرَانُکَ (یوسف) میں (۱) مکی اور یزید کے لیے ایک اور
باقین کے لیے دو ہیں۔

۴۔ اِنَّا لَنَشْرُکُوکَ (واقعہ) میں (۱) صرف شعبہ کے لیے دو
اور (۲) باقین کے لیے ایک ہے۔

تنبیہ۔ اِنَّ ذِکْرُکُمْ (یس غ) میں صرف ابو جعفر کے
لیے اِنَّ ذِکْرُکُمْ ہے اور دوسرے کی الف کی طرح تسہیل بھی ہے۔

۵۔ استفہام مکرر میں (۱) نافع گسانی اور یعقوب کے لیے

موقع میں دو اور دوسرے میں ایک ہمزہ ہے جس کی شکل عَرَاذَ اَکُنَّا

تُرَابًا اِنَّا ہے (۲) شامی اور یزید کے لیے پہلے موقع میں ایک اور

دوسرے میں دو ہمزہ ہیں (۳) باقین کے لیے دونوں موقعوں میں دو

دو ہیں۔

اور چند موقعوں میں ان حضرات نے اپنے قاعدہ کے خلاف بھی کیا

اور وہ یہ ہیں :-

۱۔ نفل میں (۱) نافع (اور یزید) کے لیے پہلے موقع میں ایک اور دوسرے میں دو ہیں۔ (۲) شامی (اور کسائی) کے لیے پہلے میں دو اور دوسرے میں ایک ہمزہ اور دونوں ہیں یعنی عَزَاذًا۔ اِنْشَاءً (۳) جبر عاصم فتی اور یعقوب کے لیے دونوں موقعوں میں دو دو ہمزہ ہیں یعنی عَزَاذًا، اِنْشَاءً۔

موضع میں ہمسایہ کے لیے دو ہیں

۲۔ عنکبوت میں (۱) نافع مکی حصص۔ یعقوب شامی اور یزید کے لیے پہلے موقع میں ایک اور دوسرے میں دو۔ (۲) ابو عمر و شعبہ۔ فتی اور کسائی کے لیے دونوں موقعوں میں دو دو ہیں۔ ف۔ عنکبوت کے لیے ۳۔ صفت کے لیے موقع (غ) میں (۱) شامی کے لیے پہلے میں ایک اور دوسرے میں دو اور (۲) نافع۔ کسائی اور یعقوب اور یزید کے لیے پہلے موقع میں دو اور دوسرے میں ایک ہے (۳) باقی حضرات کے لیے دونوں میں دو دو ہیں۔

۴۔ واقعہ میں (۱) نافع۔ کسائی۔ یعقوب اور یزید کے لیے

۵۔ ان نبرات میں بعض ائمہ کے نام قوسین میں ہیں ان کے لیے تو یہ اختلاف ان کے قاعدہ کے موافق ہے اور ان کا ذکر اس لیے کیا ہے کہ تخصیص کا مشبہ نہ ہو جائے اور بعض قوسین سے باہر ہیں انہی کا ذکر یہاں مقصود ہے اور انہی نے اپنے قاعدہ کے خلاف کیا ہے ۷ منہ

پہلے موقع میں دو اور دوسرے میں ایک (۲) شامی رجب عام اور فتنی کے لیے دونوں موقعوں میں دو دو ہیں (ف) پہلے موقع میں سب کے لیے دو ہیں۔
 ۵۔ نزعت میں (۱) یزید کے لیے پہلے موقع میں ایک اور دوسرے میں دو (۲) نافع کسمانی۔ یعقوب اور شامی کے لیے پہلے موقع میں

دو اور دوسرے میں ایک ہمزہ ہے (۳) باقیں کے لیے دو دو ہیں۔
 فائدہ: کمال استفہام نگار کے ان بائیس موقعوں میں دو ہمزہ پڑھنے والے سب حضرات اپنے انہی قواعد پر ہیں جو ابھی سب کے ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔ گو بعض نے ہشام کے لیے ان (۱) استفہام کے مواقع میں صرف ادخال و تحقیق ہی بتائی ہے۔ لیکن راجح یہی ہے کہ ان کے لیے اپنے اصول کے مطابق دونوں وجوہ ہیں۔

۲۔ آئنتہ میں (۱) ہشام کے لیے ادخال و تحقیق و عدم ادخال و تحقیق دونوں (۲) ابو جعفر کے لیے ادخال و تسہیل (۳) مکی۔ روئیں۔ اور نافع ابو عمر کے لیے ادخال کے بغیر تسہیل (۴) باقیں کے لیے ادخال کے بغیر تحقیق) ہے۔

(ج) اور جب پہلے ہمزہ کا فتح اور دوسرے کا ضم ہو جیسے عا نزل وغیرہ تو (۱) ورش۔ مکی۔ روئیں کے لیے بلا ادخال تسہیل (۲) قالون۔ ابو عمر و اندیز کے لیے ادخال و تسہیل ہے۔ اور ابو عمر و کے لیے و سری

وجہ میں عدم ادخال و تسہیل بھی ہے۔

(۳) ہشام کے لیے آؤ نَبِّشْکُمْ (آل عمران) میں ادخال و تحقیق

اور عدم ادخال و تحقیق دو۔ اور عَاثِرُ (ص) اور عَالِقِ (قمر) میں

دونوں اور ادخال و تسہیل تین وجوہ ہیں۔

(۴) باقیں کے لیے تینوں کلمات میں صرف بلا ادخال و تحقیق ہے۔

اس قسم میں سے صرف عَاثِرُ (ص) اور عَالِقِ (قمر) میں مدنیان کے لیے دو ہمز

ہیں۔ پھر ان میں سے (۱) قالون کے لیے ادخال و تسہیل اور بلا ادخال

تسہیل دونوں (۲) و ش کے لیے بلا ادخال و تسہیل (۳) ابو جعفر کے لیے

ادخال و تسہیل ہے۔

ان کی دو قسمیں ہیں اول یہ کہ دونوں پر ایک
دو کلموں کے دو ہمزہ

طرح کی حرکت ہو اور ان کی تین صورتیں ہیں

دوم یہ کہ دونوں پر دو طرح کی حرکت ہو اور ان کی پانچ صورتیں ہیں۔

پس (۱) اگر دونوں پر فتح ہو جیسے جَاءَ أَجَلُهُمْ وَغَيْرَ تُو (قالون)

و بڑی پہلے ہمزہ کو حذف کر کے جَاءَ أَجَلُهُمْ تَصْرِید سے پڑھتے ہیں۔

(۲) اور اگر دونوں کا کسرہ ہو تو پہلے ہمزہ کی یا کی طرح (۳) اور اگر دونوں

کا ضمہ ہو تو پہلے کی وا کی طرح تسہیل کر کے موقوفہ سے پڑھتے ہیں جیسے

مِنَ النَّسَاءِ إِلَّا زَوْجًا وَوَلَدًا (احقاف)۔

ف، اور بِالشَّوِّ إِلَّا (بوسفغ) میں دونوں کے لیے ہمزہ کا
 وَاو سے ابدال اور وَاو کا وَاو میں ادغام بھی ہے یعنی بِالشَّوِّ إِلَّا پس
 اس میں تین وجوہ ہو گئیں (۲) ابو عمرو تینوں قسموں میں پہلے ہمزہ کو حذف
 کیے کے قصرو مد سے پڑھتے ہیں (۳) ورش و قبل کے لیے تینوں قسموں
 میں دوسرے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں (۱) ہمزہ کی اپنی حرکت کے موافق
 تسبیل (۲) اور ہمزہ کا پہلے حرف کی حرکت کے مطابق خالص الف
 وَاو سے ابدال یعنی جَاءَ اَجْلَهُ - شَاءَ اَنْشَرَكَ - هُوَ لَاءٌ
 اَنْ كُنْتُمْ - فِي السَّمَاءِ اَلَهُ - اَوْلِيَاءُ اَلَيْكَ اَوْ هُوَ لَاءٌ
 اِنْ (بقو غ) اور عَلِ الْبِغَاءِ اِنْ (نور غ) میں ورش کے لیے دوسرے
 ہمزہ کا کسرہ والی یا سے ابدال بھی ہے۔ یعنی هُوَ لَاءٌ اِنْ اور عَلِ
 الْبِغَاءِ اِنْ اَرْدَنْ۔ پس ان دو کلمات کے دوسرے ہمزہ میں ورش
 کے لیے تین تین وجوہ ہیں (۴) ابو جعفر اور روئس کے لیے تینوں قسموں
 میں دوسرے ہمزہ کی تسبیل ہے۔

(۴) اور اگر پہلے کاف فتح اور دوسرے کا کسرہ ہو جیسے شَهْدَاءُ
 اِذْ وَغَيْرَہ۔

(۵) یا پہلے کاف فتح اور دوسرے کا ضمہ ہو جو حرف جَاءَ اُمَّةً
 (مؤمنون غ) میں ہے تو حرئی۔ ابو عمرو اور روئس نمبر ۴ میں دوسرے

ہمزہ کی یا کی طرح اور نمبر ۵ میں واؤ کی طرح تسہیل کرتے ہیں۔
 (۶) پہلے کا کسرہ اور دوسرے کا فتح ہو جیسے مِنَ الْمَاءِ آؤ۔
 (۷) پہلے کا ضمہ اور دوسرے کا فتح ہو تو یہی ساڑھے چار نمبر ۶
 میں دوسرے ہمزہ کا یا سے اور نمبر ۷ میں واؤ سے ابدال کرتے ہیں جس سے
 مِنَ الْمَاءِ آؤ اور نَشَاءُ فَمَصْبُوتٌ ہو جاتا ہے۔

(۸) اور اگر پہلے کا ضمہ اور دوسرے کا کسرہ ہو جیسے يَشَاءُ
 اِلٰی وغیرہ۔ تو انہی کے لیے دوسرے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں (۱) واؤ
 سے ابدال یعنی يَشَاءُ اِلٰی (۲) تسہیل یعنی يَشَاءُ اِلٰی اور کُزُو
 رَجَّحْ کے لیے آٹھوں صورتوں میں دونوں ہمزوں کی تحقیق ہے۔

اکیلا ہمزہ | یہ ہمزہ ساکنہ بھی ہوتا ہے اور متحرکہ بھی۔ اور حرکت
 والے سے پہلا حرف متحرک بھی ہوتا ہے اور ساکن بھی

پس کل تین قسمیں ہو گئیں۔ (۱) ساکنہ (۲) وہ متحرکہ جس سے پہلا
 حرف بھی متحرک ہو۔ (۳) وہ متحرکہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو۔
 پہلی قسم ہمزہ ساکنہ :- اگر ہمزہ ساکنہ ہو اور فاکلمہ میں ہو (جو
 اکثر اَتَيْنَ مَوْفٍ کے ساتھ حرفوں کے بعد آیا کرتا ہے) تو درش۔

سوئی اور یزید اور اگر عین کلمہ یا لام کلمہ میں ہو تو صرف سوئی اور یزید
 اس ہمزہ کو فتح کے بعد الف سے اور کسرہ کے بعد یا سے اور ضمہ کے بعد

وآوے بدل لیتے ہیں جیسے الْمُؤْمِنُونَ، کَذَابٍ۔ اَسَاتِمُ حِیْتُمْ
وغیرہ۔

(۱۷) یٰیٰسَ، یٰیٰسَمَا۔ وِیْثَرِ کے ابدال میں وِشْ اور الذَّیْبُ
میں وِشْ اور رَوِیْ اور لَوْلَا اور اللُّوْلُو میں شَعْبَہ اور یَا جُوْجُ
اور مَا جُوْجُ کے ابدال میں عاصِم کے علاوہ باقی سب سوئی اور یزید
کے ساتھ شریک ہیں۔ اور مَوْصِدَہ میں حَرَمِ شامی شعیبہ کسائی کیلئے ابدال ہے
اور صَبْرِیٰ غزلی کیلئے ہے۔

(۱۸) وِشْ فَأَوَا اور المَاوِی۔ مَاوِیہ۔ مَاوِکُم میں جس
طرح بھی یہ آئیں اور تُوِی۔ تُوِیہ میں ابدال نہیں کرتے۔

(۱۹) سوئی نے نَسَعُهَا، تَسُوْکُم۔ تَسُوْهُمْ۔ یَسَا۔ نَسَا۔
وِیْیَیْ۔ وَهَیْیَیْ۔ اَمْرِجْہ۔ اِقْرَا۔ نَبِیْ۔ نَبِیْنَا۔ نَبِیْہُمْ۔
اَنْبِیْہُمْ۔ اَمْ لَمْ یَنْبِیَا۔ تُوِی۔ تُوِیہ۔ وَرَعِیَا۔ مَوْصِدَہ۔
بَارِئُکُم ان آئیں کلمات کو جو سینتیس جگہ آئے ہیں اور

(۲۰) یزید نے اَنْبِیْہُمْ اور وَنَبِیْہُمْ ان دو کو ابدال سے مستثنیٰ
کیا ہے۔

(۲۱) وَرَعِیَا کو قالون، ابن ذکوان، یزید ابدال ادغام کو وِیَا
پڑھتے ہیں۔

۳۰ اوتیس کی رو سے یہ ابدال پوسے ابو عمرو کے لیے ہے ۱۲۱

(۱) رُئُیَاكَ، رُئُیَاىَ۔ الرُّئُیَا کو رُئُیَا سے
رُئُیَاكَ، رُئُیَاىَ۔ الرُّیَا لِالرُّیَا پڑھتے ہیں (اور تُووِی، تُووِیہ
میں اظہار ہی کرتے ہیں)۔

دوسری قسم۔ وہ ہمزہ جو خود بھی متحرک ہو اور اس سے پہلے حرف پر
بھی حرکت ہو اس کی چھ قسمیں ہیں۔

اول، ضمہ کے بعد فتح والا۔ اس میں وِشْ اور یَزِید کے لیے ہمزہ
کافتہ والے واو سے ابدال ہے جب کہ ہمزہ فاکلہ میں ہو۔ جیسے
مَوْجَلًا۔ یُوَلِّفُ وغیرہ۔ پس فَوَازًا لَكَ۔ الْفُوزَاكَ۔ بِسْوَالٍ میں
ابدال نہیں کرتے کیونکہ ان میں ہمزہ عین کلمہ میں ہے۔

تثانیہ یُوَیِّدُ (آل عمران) میں وِشْ اور ابن جمانہ ہی کے لیے
ابدال ہے۔ ابن وردان ان کے ساتھ شریک نہیں ہیں۔

فائدہ۔ ذیل کی سب قسموں اور کلمات میں صرف ابو جعفر تخفیف
کرتے ہیں اور بعض کلمات میں ان کے ساتھ دوسرے حضرات بھی
شریک ہیں۔ پس جن قسم اور کلمہ میں کسی کا نام نہ ہو اس کو ابو جعفر ہی کے لیے
مخصوص سمجھیں

ثالث، کسر کے بعد فتح والا۔ اس قسم میں سے ذیل کے تیرہ کلمات
میں ہمزہ کا یا سے ابدال ہے۔ (۱) فِیْہِ سَبْجٌ اور فِیْتَکُم اور

فِیْتَيْنِ اور الفِیْتَيْنِ (۲) مِائَةٍ سَبْ جگہ اور مِائَتَيْنِ (۳) وِ
رِیَاءِ النَّاسِ (۴) لِبَطْنِ (۵) اسْتَهْزِی (۶) قُرِی (۷) لَنْبُوْنِمْ
(۸) مَوْطِیًا (۹) خَاسِیًا (۱۰) بِالْخَاطِیَةِ اور خَاطِیَةِ (۱۱) مُلِیَّتِ (۱۲)
كَاشِیَةِ (۱۳) شَانِیْكَ لیکن ان میں سے مَوْطِیًا میں تحقیق وابدال
دونوں ہیں۔

اور یثْلَا میں صرٹ وشر کے لیے ابدال ہے یعنی لِیْلًا اور باتین
کے لیے یثْلَا ہے ہمزہ کی تحقیق سے (اور انہی میں یزید بھی شامل ہیں
سوم، کسرہ کے بعد ضمہ والا۔ اگر اس کے بعد واو ہو تو اس قسم کے
تمام الفاظ میں ہمزہ کو حذف کر کے اس سے پہلے حرف پر کسرہ کے
بجائے ضمہ پڑھتے ہیں۔ جیسے مُسْتَهْزُونَ۔ یَسْتَهْزُونَ۔ اَنْبُوْنِ
نَبُوْنِ۔ اَنْبُوْنِ اللّٰہ۔ وَیَسْتَنْبُوْنَكَ، لَیْطَفُوْا وَغِیْرہ۔ جو
تخفیف سے پہلے مُسْتَهْزِیُونَ۔ اَنْبُوْنِ۔ نَبُوْنِ تھے وغیرہ
لیکن اس قسم میں سے الْمُنْشِئُونَ (واقعہ غ) میں ابن دردان
کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) ابن جمار کی طرح الْمُنْشِئُونَ ہمزہ کے حذف
اور شین کے ضمہ سے (۲) باقیں کی طرح الْمُنْشِئُونَ ہمزہ کے اثبات اور
شین کے کسر سے۔

تَنْبِیْہِ اس قسم میں سے وَالصُّبُوْنِ (مائدہ غ) نافع کے لیے بھی

ہمزہ کا حذف اور با کا ضمہ ہے۔

پہلا قسم۔ کسرہ کے بعد کسرہ والا جس کے بعد یا ہو۔ اس قسم میں سے صرف ان چار الفاظ میں ہمزہ کا حذف ہے (۱) وَالصَّبِیُّنَ (بقرہ غ وجر غ) اس میں نافع بھی ان کے ساتھ شریک ہیں (۲) الْخَطِیُّنَ (۳) الْمُسْتَهْزِیْنَ (جر غ) (۴) مُتَّكِنٌ بِرَجُلٍ تنبیہ۔ خسیثین (بقرہ غ اور اعراف غ) میں صرف تحقیق ہے۔ ابدال و حذف قطعاً نہیں ہے۔

پہلا قسم۔ فتح کے بعد ضمہ والا جس کے بعد واو ہو۔ اس قسم میں سے صرف تین کلموں میں ہمزہ کا حذف ہے اور پہلے حرف پر فتح ہی ہے (۱) وَلَا يَطْوُنَ توبہ غ میں (۲) لَمْ تَطْوُهَا احزاب غ میں (۳) اَنْ تَطْوُكُمْ فتحنا غ میں۔

ششم فتح کے بعد فتح والا اس میں سے فقط مُتَّكِنًا میں ہمزہ کا حذف ہے۔ اور آفَءَیَّتْ، آفَرَءَیَّتْ اور اس کے تمام الفاظ ہیں جن میں آ سے پہلے استفہام کا ہمزہ ہو (۱) دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے اور ان کلمات (آرَءَیَّتْ، آفَرَءَیَّتْ وغیرہ) میں ہمزہ کی تسہیل میں قالون بھی ان (یزید) کے ساتھ شریک ہیں۔ اور (۲) وَرَشَّ کے لیے دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور اس کا الف سے ابدال دونوں جوہ ہیں۔

لیکن آفَرَءَیَّتْ اور آفَرَءَیَّتْ میں سب جگہ وقفاً صرف تسہیل ہی ابدال قطعاً نہیں ہے ۱۲۱

اور (۳) کسائی کے لیے دوسرے ہمزہ کے حذف سے آریت، آفریت ہے وغیرہ۔

تیسری قسم۔ وہ ہمزہ جو ساکن کے بعد حرکت والا ہو۔ اس کی تین صورتیں ہیں:-

اول یہ کہ ہمزہ زاء ساکنہ کے بعد ہو۔ اس میں سے صرف جُزْءٌ ہیں ہمزہ کا زاء سے ابدال کر کے زاکا زاء میں ادغام کرتے ہیں جس سے جُزْءٌ، جُزْءٌ ہو جاتا ہے۔

دوم یہ کہ یاء ساکنہ کے بعد ہو۔ اس قسم میں سے صرف تین کلموں میں ہمزہ کا یاء سے ابدال پھر یا کا یا میں ادغام ہے ۱۔ كَهَيَّةٌ الطَّيْرِ ۲۔ النَّسِيءُ (توبہ) اور اس (۲) میں و ش بھی ان کے ساتھ شریک ہیں ۳۔ النَّبِيُّ، نَبِيًّا، نَبِيٌّ۔ النَّبِيُّونَ۔ النَّبِيَّاتُ وغیرہ۔ لیکن اس قسم میں سے اُنْبِیَاءٌ میں صرف ابدال ہے ادغام نہیں اور الْمُنْبِقَةُ میں ہمزہ کا واو سے ابدال اور واو کا واو میں ادغام ہے۔

اور اس (۳) میں نافع کے سوا باقی آٹھوں حضرات بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ اور صرف نافع کے لیے ہمزہ کی تحقیق ہے۔ یعنی النَّبِيُّ، نَبِيًّا، اُنْبِیَاءٌ۔ النَّبُوءَةُ وغیرہ۔ لیکن لِلنَّبِيِّ اِنْ اِدْرِیْوْتَ النَّبِيَّ اِلَّا اَحْزَابُ (خ و غ) میں قالون کے لیے وصلًا تو یزید اور حفص

وغیرہی کی طرح ہے اور وقفان کے قاعدہ کے موافق (اللتی) اور بیوت
اللتی) ہے۔

تسمیہ یہ کہ ہمزہ الف کے بعد ہو۔ اس میں سے صرف چار کلموں میں ہمزہ
کی تسہیل ہے ۱۔ اِسْرَآءِیْل میں ہر جگہ ۲۔ کَآئِن میں ہر جگہ ۳۔ پس یہ
کَآئِن کو ہر جگہ کَآئِن پڑھتے ہیں۔ کَآف کے بعد الف پھر کسر اور تسہیل
والے ہمزہ سے یا کے بغیر اور تسہیل کی وجہ سے قاعدہ کے موافق الف میں
دو قصر دونوں کرتے ہیں۔

(اور کَآئِن میں ان کے ساتھ مکی بھی شریک ہیں لیکن ان کے لیے
ہمزہ کی تسہیل نہیں ہے اور اسی لیے ہمزہ سے پہلے الف میں ان کے ہاں
قصر بھی نہیں ہے بلکہ صرف دو الفی مد ہے) ۱۔ اَلْحِی (۱) اس میں
چاروں جگہ ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں اور ہمزہ کے بعد یا بھی نہیں پڑھتے
(۲) اَلْوَش بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ (۳) بَزَّی، اَلْوَغْمَرُو
کے لیے دو وجوہ ہیں (۱) انہی کی طرح (۲) ہمزہ کا یا ساکنہ سے ابدال یعنی
اَلْحِ۔ اور وقف بالاسکان کی صورت میں وَش۔ بَزَّی۔ اَلْوَغْمَرُو۔ بَزَّیہ
(چاروں ہی) کے لیے صرف اَلْحِ ہے۔ (۴) قَالُوْنَ۔ قَبْلُ اور یَعْقُوْبُ
کے لیے اَلْحِ ہے یا کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے۔ (۵) اَلْکُز کے لیے
اَلْحِ ہے۔ اور وقف بالروم میں وصل ہی کی طرح ہے اور بَزَّی
اَلْوَغْمَرُو کیلئے یا کے سکون والی وجہ جائز نہیں۔ ۳۔ منہ۔

مکمل ہائنتم ۱۔ اس میں بھی چاروں جگہ ہمزہ کی تسہیل کرتے ہیں۔
 اور قالون اور ابو عمرو بھی ان کے ساتھ شریک ہیں ۲۔ ویش کے لیے
 دو وجوہ ہیں (۱) الف کا حذف اور ہمزہ کی تسہیل یعنی ہائنتم (۳) الف کا
 حذف اور ہمزہ کا الف سے ابدال بد لازم کے ساتھ ہائنتم ۳ قبل
 کے لیے ہائنتم و الف کے حذف اور ہمزہ کی تحقیق سے ۲ برائی کثر
 یعقوب کے لیے ہائنتم ہے اور مد و قصر میں سب اپنے اپنے قاعدہ
 پر ہیں۔

نقل اگر ہمزہ کلمہ کے شروع میں ہو اور اس سے پہلے کلمہ کے آخر
 میں حرف صحیح ساکن ہو یعنی مدہ نہ ہو نیز جمع کی قیم بھی نہ ہو تو
 ویش وقف و وصل دونوں حالتوں میں ہمزہ کی حرکت نقل کر کے اس سے
 پہلے ساکن کو لے کر ہمزہ کو حذف کر دیتے ہیں۔ عام ہے کہ یہ ساکن
 آل کالام ہو یا تنوین ہو یا تانیث کی تا ہو یا مقطعات میں سے کوئی
 حرف ہو یا ان کے علاوہ کوئی اور حرف ہو جیسے الآخر۔ قیۃ
 و آوی۔ الحمد۔ احسب وغیرہ۔

فائدہ ۱۔ اگر ہمزہ کی حرکت تعریف کے لام کی طرف نقل کی
 گئی ہو اور پھر اسی کلمہ سے ابتدایا اعادہ کرنا چاہیں تو دو طرح کر سکتے ہیں
 (۱) ہمزہ سے الآخر ضیٰ اویٰ اولیٰ ہے (۲) الإنسانِ لام سے۔

لیکن یہ درجہ اس صورت میں ہیں کہ تعریف کے لام سے پہلے الہ
کلمہ ایک حرفی نہ ہو جیسے وَالْأَرْضِ - قَالَ - لِلْآخِرَةِ - لِلنَّاسِ
میں ہے۔ کیونکہ اس تقدیر پر تو اعادہ صرف اسی حرف سے ہو گا نہ کہ
لام تعریف یا ہمزہ سے بھی۔

کے (۱) اَلنَّاسِ یُسَلِّیْنَ دُورِیْنَ جگہ نافع، ابن وردان دُورِیْنَ کیلئے
اور (۲) اَلنَّاسِ یُسَلِّیْنَ دُورِیْنَ جگہ ورش و ابن وردان اور (۳) اَلنَّاسِ یُسَلِّیْنَ دُورِیْنَ جگہ ورش
میں صرف ابن وردان کے لیے اور (۴) اَلنَّاسِ یُسَلِّیْنَ دُورِیْنَ جگہ ورش
وروش کے لیے اور (۵) اَلنَّاسِ یُسَلِّیْنَ دُورِیْنَ جگہ ورش، فسَلُّوا، فسَلُّوا میں
جب کہ یہ واو اور فا کے بعد ہو، مکی اور روئی کے لیے اور (۶) عَادًا
الْوُحْدِیْنَ میں مدنیان اور بصریان کے لیے نقل ہے۔ پھر اس (۶) میں
قَالَون کے لیے وصلًا عَادًا الْوُحْدِیْنَ لام کے بعد ہمزہ ساکنہ سے واو
کے بغیر اور اعادہ میں اَلْوُحْدِیْنَ، اَلْوُحْدِیْنَ، اَلْوُحْدِیْنَ ہے۔
ابو جعفر و بصریان کے لیے وصلًا عَادًا الْوُحْدِیْنَ ہے۔ واو ساکنہ سے
ہمزہ کے بغیر لیکن ابو جعفر اور یعقوب کے لیے فتح ہے تقلیل نہیں
اور اعادہ میں ورش کے لیے اَلْوُحْدِیْنَ، اَلْوُحْدِیْنَ اور بصریان و ابو جعفر
کے لیے اَلْوُحْدِیْنَ، اَلْوُحْدِیْنَ اور اَلْوُحْدِیْنَ ہے (۷)، رَدَّ اَیْنَ مدنی کے
لیے نقل ہے پھر (۲) نافع کے لیے وصلًا رَدَّ اَیْنَ اور وفاردا اور (۳)
۷ اور یہی اولیٰ ہے ۱۲ منہ

الوجہ کے لیے حالین میں رہا ہے الی کے وزن پر۔

ہمزہ پر وقف نیکے بارے میں حمزہ اور شام کا منہب | جو حمزہ کلمہ کے بالکل مشابہ

میں ہو یعنی اس سے پہلے کوئی زائد صرف بھی نہ ہو اور اسی طرح وہ آل تشریفی اور ساکن منفصل کے بعد بھی نہ ہو تو اس کو صرف تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ اور شاطبیہ اور تیسیر کے طرق سے اس میں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے اِنَّ وغیرہ۔ اور باقی جو حمزہ حقیقہ کلمہ کے درمیان میں ہو یا کسی زائد صرف کے سبب درمیان والا ہو گیا ہو جیسے یَسْأَلُونَ اور لَا وَلَهُمْ وغیرہ۔ تو اس میں صرف حمزہ اور جو کلمہ کے آخر میں ہو جیسے الْحَبَشَ، سُوءِ وغیرہ۔ تو اس میں ہر جگہ شام اور حمزہ دونوں وقتاً تخفیف کیا کرتے ہیں۔ پس طلبہ کو چاہیے کہ آخر والے ہمزہ کے حکم کو شام و حمزہ دونوں کے لیے اور باقی ہمزوں کے حکم کو صرف حمزہ کے لیے تصور کریں۔

واضح ہو کہ اِنَّ تمام ہمزوں کی اُمُوْلُ طویٰ پر تین قسمیں

ہیں :-
اول ساکنہ (الف) جس کا سکون لازمی ہو اس کا ہر جگہ پہلے حرف کی حرکت کے مطابق حرف مد سے ابدال کرتے ہیں اِقْرَأ، نَبِّئْ

يَا لَيْتُونَ . وَيَتَرُونَ . فَاَوَا . وَاتَمَرُوا . قَالَ اسْتَوْنِي . قَالُوا اسْتَيْتَا .
 فائدہ (۱) تَبَيَّنْهُمْ اور اُنْكِیْهُمْ میں ابدال کے بعد ہا کا ضمہ اور
 کسرہ دونوں جائز ہیں اور صاحبِ نشر کی رائے پر ضمہ اولیٰ اور
 قیاس کے زیادہ موافق ہے (۲) سُرُوتَا اور تُوتَا اور سُرُوتَا .
 سُرُوتَا لٹ وغیرہ۔ ان میں ابدال کے بعد بعض کے قول کی بنا پر اظہار
 (سُرُوتَا، تُوتَا، سُرُوتَا) اور بعض کے قول پر ادغام (رُوتَا، تُوتَا،
 سُرُوتَا) ہے۔ لیکن سُرُوتَا اور تُوتَا میں ابدال و ادغام اور
 سُرُوتَا میں ابدال و اظہار قوی تر ہے۔

(۱) جس ہمزہ کا سکون عارضی (یعنی وقف کے سبب) ہو تو
 یہ بھی اپنے سے پہلے حرف کی حرکت کے مطابق حرف مد سے بدل جاتا
 ہے۔ یہی اکثر کا مذہب ہے۔ اور بعض کی رائے پر اس قسم میں دوسری
 وجوہ بھی ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے:-

- (۱) زیر والے میں صرف ابدال ہو جیسے بَدَا، قُرِی .
- (۲) زیر کے بعد زیر اور پیش والا ہمزہ الف کی صورت میں ہو
 جیسے مَلَاہُ وغیرہ تو اس میں اکثر کے مذہب پر الف سے ابدال اور
 بعض کے مذہب پر روم کے ساتھ تسہیل ہے۔
- (۳) زیر کے بعد زیر والا ہمزہ یا کی صورت میں ہو جو صرف مِنْ

تَبَائِی (انعام غ) میں ہے تو اس میں چار وجوہ ہیں (۱) الف سے ابدال
(۲) روم کے ساتھ تسہیل (۳) یاء ساکنہ سے ابدال تَبَائِی (۴) اس یا

میں روم۔

(۴) زیر کے بعد پیش والا واؤ کی صورت میں ہو جیسے اَتَوَكَّلُوا
وغیرہ تو اس میں پانچ ہیں (۱) الف سے ابدال (اَتَوَكَّلُوا) (۲) روم
کے ساتھ تسہیل (۳) واو سے ابدال اور اس میں سکون (اَتَوَكَّلُوا)
(۴) اس واو میں اشمام (۵) اس واؤ کے پیش میں روم۔

(۵) زیر کے بعد زیر والے میں تین ہیں (۱) جہور کے مذہب پر
یاء ساکنہ سے ابدال یعنی شاطی اس صورت میں روم نہ ہوگا (۲)
ہمزہ میں روم کے ساتھ تسہیل (۳) اخش کے مذہب پر یا کے زیر
میں روم کیونکہ وہ اس کے قائل ہیں کہ ہمزہ کو اولاً زیر والی یا سے بدلا گیا
ہے پھر وہ یا وقف کے سبب ساکن ہو گئی۔

(۶) زیر کے بعد پیش والے میں چار ہیں (۱) جہور کے مذہب پر
یاء ساکنہ سے ابدال (اُبْرِی) (۲) روم کے ساتھ ہمزہ کی تسہیل (۳)
اخش کے مذہب پر اس یا میں اشمام (۴) یا میں روم کیونکہ وہ ہمزہ کو
پیش والی یا سے بدل کر ساکن پڑھتے ہیں۔

(۷) پیش کے بعد زیر والے میں تین ہیں (۱) جہور کے مذہب پر

وآد ساکنہ سے ابدال (وَلَوْلُو) (۲) بعض کی رائے پر دوسرے ہمزہ
میں روم کے ساتھ تسہیل (۱۸) انفش کے مذہب پر اس واو میں روم
(۹) پیش کے بعد پیش والے میں چار ہیں (۱۱) وآد سے ابدال
(مِنْهُمَا اللُّوْلُو) (۱۲) دوسرے ہمزہ کی تسہیل روم کے ساتھ (۳ و ۴)

انفش کے مذہب پر واو میں اشمام پھر روم۔
روم وہ حرکت والا ہمزہ جس سے پہلا حرف ساکن ہو۔
الف ساکن صحیح متصل کے بعد ہو۔ اس کی چھ صورتیں ہیں۔
۱۔ ہمزہ سے صورت ہو اور کلمہ کے درمیان ہو جیسے یَکْفَرُونَ۔
۲۔ اخیر میں ہو اور اس پر ثمرہ ہو جیسے اَلْخَبْرُ اس میں صرف
اس نقل و حرکت ہے۔

۳۔ اخیر والا ہمزہ ہے صورت ہو جس پر ثمرہ ہو جیسے الْمَرْکُؤُ اس میں

انقلاب و حذف کے بعد اسکا نقل و حرکت ہے۔

۴۔ اخیر والا ہے صورت ہو جس پر ثمرہ ہو جیسے دُفُّ الْمَرْکُؤُ اس
میں نقل و حرکت کے بعد اسکا نقل و حرکت ہے۔

۵۔ یہ ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو اور الف کی صورت میں ہو جیسے

النَّشَاةُ اَوْ يَمَالُونَ (صرف احزاب میں) اور شَطَاةُ رَفْعِی (میں)
اس میں نقل و حرکت ہے۔ نقل کے بعد حذف النشاة۔ شَطَاةُ

يَسْأَلُونَ (۲) رسم کی بنا پر الف کا باقی رکھنا (النَّشَاءُ - شَطَاءُ -
بَسَائُون)

۵/۱۰ یہی درمیان والا واؤ کی صورت میں ہو جیسے هُزُوا - كُفُوا
اس میں بھی رُو ہیں (۱) نقل کے بعد حذف (هُزُوا - كُفُوا) (۲) رسم
کی بنا پر نقل سے بغیر واؤ سے ابدال (هُزُوا - كُفُوا)

۶/۱۰ بیکرہ آل کے بعد ہو جیسے الْآخِرَةُ وَغَيْرُهُ - اس میں خلف
کے لیے نقل (الْآخِرَةُ) اور سکتہ و تحقیق ہے - اور خلاؤ کے لیے یہ
تفصیل ہے کہ اگر و خلاؤ آل اور شُعْی میں سکتہ پڑھ لے ہو تو اس
میں وقفاً نقل ہو سکتا ہے اور اگر ان دونوں میں عدم سکتہ پڑھ لے ہو تو
تدبیر اس میں صرف نقل ہے -

(ب) ۱۰ جو ہمزہ ساکن منفصل صحیح یا لین کے بعد ہو جیسے عَذَابُ
الْآخِرَةِ خَلَا إِلَى وَغَيْرِهِ - اس میں تیسرے وراثا طبعی سے خلف کے لیے
سکتہ و نقل و عدم سکتہ اور خلاؤ کے لیے نقل و عدم سکتہ ہے۔ پس
اس قسم میں خلف کے لیے تین اور خلاؤ کے لیے دو وجوہ ہیں

لیکن جمع کی یم میں معتبر قول کی بنا پر نقل نہیں ہے - صرف سکتہ و عدم
سکتہ ہے -

(ج) جو ہمزہ اسی کلمہ کے دَاو یا اَصْلی قرہ یا لین کے بعد ہو۔ اس کی چار صورتیں ہیں:-

۱۔ جو ہمزہ کلمہ کے درمیان ہو جیسے سُوْعَا، سِيْتَتْ، شَيْءًا۔
 یا ۲۔ اخیر میں ہو اور ہمزہ پر فتح ہو جیسے السُّوْعَا۔ سِيْعًا تو ان میں
 دو ہیں (۱) جمہور کے قول پر نقل و حذف یعنی سُوَا۔ سِيَتْ۔ شَيْآ۔
 السُّو۔ سِي (۲) بعض کے قول پر ابدال و ادغام یعنی سُوَا، سِيَتْ،
 شَيْآ، السُّو، سِي۔

لیکن السُّو عِدَّة میں نقل قوی اور ادغام ضعیف ہے اور مَوْنِلَا
 میں نقل و ادغام دونوں ہیں اور شرکی رو سے یا سے ابدال ضعیف ہے،
 پہلے ہمزہ اخیر میں ہو اور اس پر کسرہ ہو جیسے سُوْءٌ، شَيْْءٌ
 اس میں چار ہیں (۱ و ۲) جمہور کے ہاں نقل و حذف کے بعد اسکان دروم
 (۳ و ۴) بعض کے ہاں ابدال و ادغام کے بعد اسکان دروم۔
 ۳۔ یہ ہمزہ اخیر میں ہو اور اس پر ضمہ ہو جیسے سُوَاءٌ، شَيْْءٌ۔
 اس میں چھتے ہیں۔ (۱ تا ۳) جمہور کے یہاں نقل و حذف کے بعد سکون،
 اشمام، روم۔ (۴ تا ۶) بعض کے ہاں ابدال و ادغام کے بعد ہمزہ کو بدلے
 ہوئے حرف میں یہی تینوں
 (۵) جو ہمزہ الف کے بعد ہو اس کی چھ صورتیں ہیں:-

۲۳۔ وہ ہمزہ جو حقیقہ کلمہ کے درمیان ہو جیسے جَاءَ نَا نِسَاءَ نَا وَغیرہ
اس میں دو وجوہ ہیں (۱) مد و تسہیل (۲) قصر و تسہیل۔

۲۴۔ تنبیہ کی تا اور ندا کی تاک کے بعد ہو جیسے کھَانْتُمْ، یَا دَمَّ وَغیرہ
اس میں تین ہیں (۱) مد و تسہیل (۲) قصر و تسہیل (۳) مد و تحقیق۔

۲۵۔ کلمہ کے آخر میں فتح والا ہو جیسے شَاءَ اس میں تین ہیں الف سے
ابدال کے بعد طول، توسط، قصر۔

۲۶۔ اخیر میں زیر و پیش والا ہو اور بے صورت ہو جیسے وَالسَّمَاءِ
یَشَاءُ وَغیرہ۔ اس میں پانچ ہیں (۱ تا ۳) الف سے ابدال کے بعد
کی تینوں (۴ و ۵) بعض کے مذہب پر تسہیل مع الروم مد سے بھی اور قصر
سے بھی۔

۲۷۔ کسرہ والا یا کی صورت میں ہو جیسے تَلْقَائِیْ وَغیرہ۔ اس میں
نوشہیں (۱ تا ۵) جو ابھی ۲۷ میں گزریں (۶ تا ۸) رسم کی بنا پر ہمزہ کو یا سے
بدل کر الف میں مد کی تینوں اور یا میں سکون (تَلْقَائِیْ) (۹) قصر کے
ساتھ اس یا میں روم۔

۲۸۔ الف کے بعد ضمہ والا ہمزہ و او کی صورت میں ہو جیسے
شَرَّکُمْ (انعام ۱۱) وغیرہ اس میں بارہ ہیں (۱ تا ۵) جو ابھی ۲۷ میں
گزریں (۶ تا ۱۱) ہمزہ کا و او سے ابدال اور اس سے پہلے الف میں مد کی

ازیمینوں اسکان سے بھی اشہام سے بھی (۱۲) اس واو میں روم قصر کے ساتھ۔

(۱۸) جو ہمزہ واو یا زائدہ کے بعد ہو اس کی تین صورتیں ہیں۔
۱۔ کلمہ کے درمیان ہو جیسے **خَطِیئَتُهُ** اس میں ابدال وادغام ہے
یعنی **خَطِیئَتُهُ**۔

۲۔ کلمہ کے آخر میں ہو اور کسرہ والا ہو جیسے **قُرُوْءُ** اس میں ابدال وادغام کے بعد واو میں اسکان و روم یعنی **قُرُوْءُ**۔

۳۔ کلمہ کے آخر میں فہمہ والا ہو جیسے **النَّسِیْتُ**، **بَوَّحْتُ** اور **حَمَزَةُ** برقر کی قراءۃ پر **دُتِّحْتُ** بھی اسی قسم میں شامل ہے۔ اس میں تین ہیں۔
ابدال وادغام کے بعد یا میں اسکان۔ اشہام۔ روم یعنی **النَّسِیْتُ**۔

تَسْوَمُ۔ وہ ہمزہ جو خود بھی متحرک ہو اور اس سے پہلا حرف بھی متحرک ہو۔
یہ ہمیشہ کلمہ کے درمیان ہوتا ہے کبھی تو حقیقۃً اور کبھی کسی زائدہ حرف

کا کی وجہ سے۔ پس جو حقیقۃً درمیان ہو اس کو متوسطہ بنفسہ کہتے ہیں
اور اس میں بلا خلاف تخفیف ہوتی ہے۔ اور جو زائدہ حرف کی وجہ سے

درمیان میں ہو اس کو متوسطہ بزائدہ کہتے ہیں۔ اس میں تحقیق اور جو قاعدہ
پایا جائے اس کی رو سے تخفیف دونوں وجہ ہیں۔

اور ان میں سے بنفسہ تو تینوں حرکتوں کے بتا رہا ہے اور خود

اس ہمزہ پر بھی تینوں حرکتیں آتی ہیں اور اس سے پہلے حرف پر بھی۔ اسی لیے متوسطہ بنفسہ کی نو صورتیں ہو جاتی ہیں (۱ تا ۳) فتح کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے سَالَتْ۔ يَكْسِ، رَوَّفُ (۴ تا ۶) کسرہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے سَيِّئًا۔ مُسْتَهْزِئُونَ (۷ تا ۹) ضمہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے مُؤَجَّلًا۔ سَيِّئًا اور رَوَّفُ وَسِيَّكُمُ۔

اور یہاں متوسطہ بڑا اندہ سوچو اور اس پر تو تینوں حرکتیں آتی ہیں لیکن اس سے پہلے حرف پر فتح و کسر ہی آتا ہے۔ اس لیے اس کی چھ صورتیں ہیں (۱ تا ۳) فتح کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے فَاَمَّا، فَاَمَّا۔ فَاَمَّا۔ (۴ تا ۶) کسرہ کے بعد تینوں حرکتوں والا جیسے بِاسْمَا كَيْفُ بِاِحْسَانٍ لَا وَلَهُمْ۔

پس (۱ تا ۳) فتح کے بعد متوسطہ بنفسہ میں صرف تسہیل اور متوسطہ بڑا اندہ میں تحقیق و تسہیل دونوں ہیں۔ لیکن وَلَا يَطْشُونَ، تَطْشُهَا، لے صاحب غیث و اتحاف نے انہی تین کلمات کا ذکر کیا ہے۔ نیز ابو جعفر کے ہاں بھی انہی تین کلمات میں حرف ہے اور صاحب تجرید نے اور ان کی اتباع میں صاحب نشر نے اس قاعدہ کو عام رکھتے ہوئے يَكُونُ سَاوِغِہ میں بھی جاری کیا ہے۔ لیکن چونکہ حضرت استاذنا المحترم مظلہ العالی کے نزدیک اول قول مانج ہے اس لیے ہم اس مختصہ میں انہی تین کو ملائے ہیں ۱۲ منہ

تَطَوُّهُمْ فِي تَسْهِيلٍ وَخَارِفٍ دُونَ هَٰؤُلَاءِ - اور حذف میں یہ
شکل ہوگی وَلَا يَطَوُّنَ - تَطَوُّهَا - تَطَوُّهُمْ -

(۴) کسرہ کے بعد فتح والے میں ابدال، متوسطہ بنفسہ جیسے
سَيَاتِكُمْ وغیرہ۔ متوسطہ بزانہ جیسے بِاسْمَاءِکُمْ وغیرہ اس میں
تحقیق بھی ہے۔

(۵) کسرہ کے بعد کسرہ والے میں تسهیل، بنفسہ جیسے بَارِئِكُمْ
لیکن اگر اس (بنفسہ) کے بعد یاد ساکنہ ہو جیسے خَطِئِينَ تو حذف
بھی ہے یعنی خَطِئِينَ بزانہ جیسے بِأَحْسَانٍ - بِأَيْمَانٍ اس میں تحقیق
بھی ہے اور یاد والے میں خارف قطعاً نہیں ہے۔

(۶) کسرہ کے بعد ضمہ والے میں تسهیل اور یاد سے ابدال بنفسہ
جیسے سُنْقَرِيَّاتٍ۔ لیکن اگر بے صورت ہو اور اس کے بعد واو ہو
تو حذف بھی ہے۔ جیسے مُسْتَهْزِئُونَ پس اس میں تین وجوہ ہیں۔
(۱) تسهیل (از) یاد سے ابدال (مُسْتَهْزِئُونَ) (از) حذف
(مُسْتَهْزِئُونَ) بزانہ جیسے لِأَوْلَٰهْمُ وغیرہ اس میں تحقیق تسهیل یا
سے ابدال ہے اور حذف نہیں ہے۔

(۷) ضمہ کے بعد فتح والے میں واو سے ابدال جیسے يُؤَيِّدُ -
وغیرہ۔

(۱۱) غمہ کے بعد کسر والیے میں تسہیل اور دال سے ابدال ہو جیسے

سَوَّلُوا وغیرہ۔

(۱۲) غمہ کے بعد غمہ والیے میں صرف تسہیل ہے اور بے صوت ہو

تو حذف بھی ہے۔ جیسے پُر و سِکْر۔ (تفصیل میں کل صورتیں ۲۳

ہوتی ہیں)

فائدہ: کلمہ میں جتنے ہمزے آرہے ہوں ان سب میں جو قاعدا پایا

جائے اس کے مطابق تنقیف کی جائے گی۔ ہشام کے لیے صرف

متطرفہ میں اور حمزہ کے لیے متطرفہ اور متوسطہ دونوں میں۔ چنانچہ

لَوْلُوْا میں دو ہمزے ہیں اور دونوں متوسطہ ہیں اور لَوْلُوْا۔ اَلْوَلُوْا

میں دوسرا متطرفہ ہے۔ تفصیل رسالہ قرارة حمزہ و شامی میں دیکھیں

کے اذ کی ذال۔ اس کے

ساکر حروف کا اظہار ادغام | چھ حروف ہیں جو تجمید

نَسْص میں جمع ہیں (۱) حرمی۔ عاصم۔ یعقوب (پانچوں) کے لیے

چھٹوں سے پہلے اظہار (۲) مانی۔ ہشام کے لیے چھٹوں میں (۳)

خلاد۔ کسائی کے لیے تجم کے سوا باقی پانچ میں (۴) خلف اور امام

خلف کے لیے صرف دال و تاء میں (۵) ابن ذکوان کے لیے صرف دال

میں ادغام ہے۔

۱۱ قَد کی وال۔ اس کے آٹھ حروف ہیں جو جَد زَس شَص
 صَظ میں جمع ہیں (۱) قالون، مکی، عاصم، ثوئی کے لیے آٹھوں کے پہلے
 دال کا اظہار (۲) مازنی شفا کیلئے آٹھوں میں ادغام (۳) ہشام کیلئے بھی آٹھوں میں ادغام
 ظَلَمَاتِ دس میں اظہار ہے (۴) ابن ذکوان کے لیے صرف ذُر
 خَط کے چار ہیں ادغام ہے لیکن ان میں سے ز میں اظہار بھی ہے۔۔۔
 اور یہی۔۔۔ طریق کے موافق ہے (۵) دُرش کے لیے صرف ضاد اور ظا
 میں ادغام ہے۔

۱۲ ثانیث کی تام ساکنہ۔ اس کے چھ حروف ہیں جو ثَجْ
 زَس صَظ میں جمع ہیں (۱) قالون، مکی، عاصم اور ثوئی کے لیے چھٹوں
 سے پہلے اظہار (۲) مازنی رضی کے لیے چھٹوں میں ادغام (۳) امام
 خلف کے لیے ثا کے سوا باقی پانچ ہیں (۴) دُرش کے لیے صرف ظا
 میں ادغام ہے۔ اور (۵) ہشام کے لیے ثظ کے دو ہیں ادغام اور
 تَجَز کے تین سے پہلے اظہار ہے اور صاد کے دونوں موقعوں میں سے
 حَصَرَ ث صَد و مَرَهُ (نَسَاخ) میں ادغام اور هَلْ مَت صَوَاعِم
 میں اظہار ہے۔ (۶) ابن ذکوان کے لیے ثَصَظ کے تین ہیں ادغام
 ہے۔ (وَجَبَتْ جُؤِجُؤًا میں ابن ذکوان کے لیے ادغام بھی آیا ہے لیکن ضعیف ہے)
 ۱۳ هَلْ کالام۔ اس کے تین حروف ہیں جو تَثَن میں جمع ہیں

۵۔ بَلَّ كَالْآم۔ اس کے سات حروف ہیں جو سَتَّخُنْ زَصَطَّ

میں جمع ہیں (۱) حرمی، ابن ذکوان، عاصم اور یعقوب اور امام خلف

کے لیے دونوں لاموں کے آٹھوں حرفوں سے پہلے اظہار (۲) کسائی

کے لیے سب میں ادغام (۳) مازنی کے لیے صرف هَلْ تَرَى (ملک)

اور فَوَلَّ تَرَى (حاقہ) میں ادغام (۴) ہشام کے لیے ضَنْ کے دو

حرفوں سے پہلے اظہار اور هَلَّ کے لام کاتث کے دو میں بَلَّ کے

لام کاتثِ سَطَّ کے پانچ حرفوں میں ادغام ہے۔ لیکن آفِ هَلَّ تَسْتَوِی

(رعد) میں اظہار ہے۔ (۵) حمزہ کے لیے هَلَّ کے لام کاتث کے

دو میں اور بَلَّ کے لام کاتث کے دو میں صرف ادغام ہے۔ اور طَا

میں حَزَّ کی رو سے خلف کے لیے اظہار اور خَلَّوْ کے لیے اظہار و ادغام

دونوں ہیں۔ اور نَشَر کی رو سے دونوں راویوں کے لیے دونوں وجوہ ہیں اور

یہی صحیح ہے۔ لیکن اظہار مشہور تر ہے۔

۶۔ جَزَمِ وَالِی بَا (۱) اس کے بعد قَا ہو جیسے یَثْلُبُ فَسَوْفَ

وغیرہ میں ہے اس میں (۱) مازنی کے لیے پانچوں جگہ ادغام

(۲) خَلَّوْ کے لیے یَتَّبِعْ فَاذْلَمِکَ (حجرات) میں اظہار و ادغام دونوں

اور باقی چار میں صرف ادغام ہے۔ (۳) باقین کے لیے پانچوں جگہ

اظہار ہے۔

(۱۲) تیمم ہوا اور یہ دو موقعوں میں ہے (الف) اترکب ممتنعاً

(ہوڈا) میں۔ (۱) حق۔ عاصم اور خلاّد کے لیے ادغام اور (۲) عمّ، خلف اور امام خلف کے لیے اظہار ہے۔

اور گوہر میں قالون، بڑی اور خلاّد کے لیے دونوں وجوہ بتائی ہیں

لیکن طریق کے موافق ہونے کے سبب وہی ادلی ہے جو اوپر درج ہوا

(ب) یَعْنِي بَ مَنْ (بقوہ) میں (۱) ورش، مکی کے لیے اظہار

(۲) قالون، مازنی، شفا کے لیے ادغام ہے۔

رہے شامی، عاصم، ثوی۔ سو یہ چاروں جزم کے بجائے رفع

سے پڑھتے ہیں اس لیے ان کی قراۃ میں یہ موقع ادغام صغیر کے باب ہی

سے نہیں ہے۔

مکے ثار ساکنہ (۱۲) اَوْ رِيْتُمُوْهَا میں (۱) مازنی۔ ہشام،

اخوین کے لیے ادغام (۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

(۱۳) لَيْسَتْ، لَيْسَتْہ میں (۱) مازنی۔ شامی۔ رضی۔ یزید

کے لیے ادغام (۲) باقین کے لیے اظہار ہے۔

(۱۴) يَكْمُتْ ذٰلِكَ (اعراف) میں (۱) ورش۔ مکی۔ ہشام

یزید کے لیے صرف اظہار (۲) حمی۔ ابن ذکوان۔ کفی کے لیے صرف ادغام

(۳) قالون کے لیے اظہار و ادغام دونوں ہیں۔

۷ مکی کیلئے ادغام یہی ہے لیکن طریق کے خلاف سٹے ۱۲

یہ وال ساکنہ (۱) یُرِدُّ ثَوَابَ آلِ عِمْرَانَ میں دونوں جگہ

(۲) صَا ذِکْرُ (مریم) میں (۱) مَارِنِ شَامِی شفا کے لیے ادغام

(۲) باقیں کے لیے اظہار ہے۔

یہ جِزْمِ والی ذال (۱) فَنَبِّئْهُمْ میں (۱) مَارِنِ شفا

کے لیے ادغام (۲) باقیں کے لیے اظہار ہے۔

(۲) عُنْتُتْ میں دونوں جگہ (۱) مَارِنِ شفا۔ نیز کے لیے ادغام

(۲) باقیں کے لیے اظہار ہے۔

(۳) آخِذْتُ کے باب کے جملہ کلمات میں (۱) مَکِی جَفْصِ

رویں کے لیے اظہار (۲) باقیں کے لیے ادغام ہے۔

یہ رَا ساکنہ جس کے بعد لَام ہو جیسے فَاصِدِرٌ لِحْکِی وَغِیْرَہ۔

اس میں (۱) حَرَمِی کُز۔ یعقوب کے لیے صرف اظہار (۲) سِوَسِی کے

لیے صرف ادغام (۳) دُورِی کے لیے دونوں ہیں لیکن کبیر کے ادغام پر

رَا ساکنہ کا لَام میں صرف ادغام اور کبیر کے اظہار پر اس میں دونوں

یہ نون ساکنہ (۱) طَسَّی میں دونوں جگہ (۲) حَمَزَہ

اور نیز کے لیے اظہار ہے (اور نیز کے لیے اپنے قاعدہ کے موافق ...)

تینوں حرفوں پر سکتہ بھی ہے۔

(۲) یَسَّ وَالْقُرْآنِ میں (۲) وِشْ شَامِی شَعْبَہ رَوِی

۷ اور یہی طریق کے موافق ہے ۱۲ منہ

یعقوب کے لیے ادغام۔

(۱۲) ن وَالْقَلَمِ ہیں (۱) شامی۔ شعبہ۔ ردی، یعقوب

کے لیے صرف ادغام (۲) ورش کے لیے اظہار و ادغام دونوں۔ (۳) باقیں کے لیے صرف اظہار ہے۔

۱۲ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي جَهَنَّمَ ابواباً

ادغام ہے۔

۱۳ نَخْشِفُ بِهِمُ الْأَرْضَ سَبَّأً

یہ قافا بآ میں ادغام ہے (يَخْشِفُ بِهِمُ الْأَرْضَ)

۱۴ نون ساکن اور تنوین (۱) نون ساکن و تنوین کا و آو

یا میں صرف خلف کے لیے ادغام بلا غنہ ہے اور باقی ساڑھے نو کے

یہ ادغام باغنے ہے۔ اور انہی میں امام خلف بھی شامل ہیں۔

(۲) صرف ابو جعفر کے لیے غین اور خا سے پہلے دونوں نونوں کا

اخفا ہے (پس یہ سترہ حرفوں سے پہلے اخفا کرتے ہیں) لیکن تین

کلموں میں نہیں کرتے (۱) اِنْ يَكُنْ غَنِيًّا (نساء) (۲) وَالْمُنْخَنِقَةُ

(مائده) (۳) فَسَيُفْضَوْنَ (اسراء) میں۔

فتح اور امالہ اس عنوان کی گیارہ شاخیں ہیں۔

۱۵ شفا اور کسائی کے دوسری کے امالہ کا قاعدہ (الف) ذیل کی

گیارہ قسموں میں شفا کے لیے امالہ ہے :-

۱۔ ان تمام الفات میں جو آئے سے بدلے ہوئے ہوں جیسے سہی
 سرفی۔ فسوٹک وغیرہ۔ ان میں وقف و وصل دونوں حالتوں میں
 اور مسمیٰ۔ الا قصا الذی جیسے کلمات جن میں امالہ والے الف
 کے بعد سکون ہو اور اس کی وجہ سے وہ الف حذف ہو گیا ہو ان
 میں صرف وقفاً۔ ۲۔ فا کی تینوں حرکتوں والے فعلی میں جیسے دعویٰ
 میما۔ الذی نیا ۳۔ فا کے فتح اور ضمہ والے فعالی میں جیسے کسالی۔
 نصاریٰ۔ ۴۔ ان کے علاوہ ان تمام الفات میں جو یا کی شکل میں
 لکھے ہوئے ہیں۔ جیسے یحسرتی۔ آتی۔ فنی۔ مٹی۔ بلی۔ تزی۔
 یدعی۔ موسیٰ۔

تنبیہ۔ اس قسم میں سے علی۔ الی۔ لادی۔ حتیٰ۔ ما ازی
 (اور) یہ پانچوں کلمات مستثنیٰ ہیں۔ پس ان میں عشرہ کے لیے فتح ہے۔
 ۵۔ اس سرائے کے دونوں حرفوں میں جس کے بعد حرکت والا حرف ہو
 یہ سولہ جگہ آئے جیسے سرائ کو کبنا۔ سرائ۔ سرائک وغیرہ۔ ۶۔
 الریوا میں ہر جگہ حالین میں اور رومع والے سرائ میں صرف وقفاً
 ۷۔ کلہما ۸۔ بل سرائ ۹۔ ونا اسرار و فصلت میں۔
 اور اس ۱۰۔ میں خلف اور روی کے لیے نون و ہمزہ دونوں
 ہیں اور ہلا کے لیے صرف ہمزہ میں امالہ ہے۔ ۱۱۔ مقاطعات میں

تحتی ظہر کے پانچ حرفوں میں ہر جگہ۔ لیکن ان میں سے مریم کی آہیں
صرف کسائی کے لیے امانہ ہے لا واو والے و اخیائیں جو بنجم
میں ہے۔

(ب) ذیل کے پانچ کلمات میں ردی کے لیے امانہ ہے نہ کہ
حمزہ کے لیے بھی (۱) الّا بُرّا ابرا۔ (۲) القّرّا ابرا۔ قّرّا ابرا۔
(۳) مین الّا شرّا ابرا (ص) (۴) التّی سرّا ابرا (۵) اس سرّو یا میں
جس پر آل ہو یعنی السرّو یا۔ للسرّو یا۔

(ج) ذیل کے شترہ کلمات میں صرف کسائی کے لیے امانہ ہے
نہ کہ فتنی کے لیے بھی (۱) اخیّا کے وہ سب کلمات جو واو کے بعد نہ ہوں
جیسے فَاخیّا۔ وَمِنْ اخیّا قارا اور وَخیّا۔ یخیّا۔ وَلَا یخیّا میں
حسب قاعدہ امانہ ہے (۲) خطّایا میں ہر پانچ جگہ یا کے بعد واو کے
الف میں۔ عام ہے کہ اس کے ساتھ کُرو یا حُرّ ہو یا قُرا ہو (۳)
سرّو یا (۴) مَرَضَاتٍ اور مَرَضَاتِی (۵) نَقَاتِہ (۶) اَلْ عَمْرَانِ (۷)
وَقَدْ هَدَانِ (۸) اِنْعَامُ (۹) وَمِنْ عَصَانِ (۱۰) ابراہیم (۱۱)۔
اَنْسَنِيہ (کف غ) (۱۲) اُتِنِی (مریم) اور اُتِنِی اذّہ (نمل)
اِذَا وَاتِنِی (ہود) سو اس میں تینوں کے لیے امانہ ہے (۱۳) وَاقْصِنِی
(مریم) (۱۴) قُیّا حُرّ (جاشی) (۱۵) دَحْمَا (زمر) (۱۶) ثَلْہَا (۱۷)

(۵) ذیل کے انیس کلمات اور قسموں میں صرف کسان کے دوری کے لیے امالہ ہے نہ کہ فشی اور ابو الحارث کے لیے بھی۔

مرئيالك (يوسف غ) (٥) اذا همم (٦) اذا نبأ - (٧)

طُغْيَانُهُمْ (٨) بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (بقره) (٩) الْمُبَارِكُ (حشر) (١٠)

وَسَارِعُوا إِلَىٰ عَمْرٍاءَ (١١) يُسَارِعُونَ (١٢) نَسَارِعُ

(مؤمنون) (۱۳) وَالْجُنَّاتِ (۱۴) الْجَنَّةِ (۱۵) الْجَنَّةِ

(۱۶) مَن أَنْصَارِي (۱۷) كَيْشْكُو (۱۸) الْكَفَرِيْنَ اور كَفَرِيْنَ

۲۳ ہر جگہ (۱۹) وہ کلمات جن میں الفت کے بعد لام کلمہ میں زید والی راہوں

جیسے و علی ابنا ہر ہر وغیرہ

(۵) ذیل کے پانچ کلیات میں فتنی کے لیے امانہ ہے نہ کہ کسائی کے

لیے بھی (۱) تَرَآءُ الْجَمْعِیْنِ میں وصلًا اور اس کے بعد والے الف کا

۲۔ سرائے کے ان کلمات میں صرف راء کا جن کے بعد ساکن متفصل ہے

دورہ چلے جاکہ ہیں جیسے رَا الْقَمَرِ وَغَيْرِہ (۳) بجاؤ، جَاؤ، جَاؤ

پیشتر جگہ (۴) شہداء پیر محمد (۵) آنا ایک (۶) کے دونوں

تو معنوں میں یہی نہیں فلاؤ گے بے اس (۵) یہی فتح و مالہ دونوں ہیں۔

(۱) ذیل کے آٹھ کلمات میں صرف حمزہ کے لیے امالہ ہے۔ (۱)
 زَادَ، زَادُوا وغیرہ ہر جگہ (۲) خَافَ، خَافُوا، خَافَتْ ہر جگہ جب کہ
 امر نہ ہو اسی لیے وَخَافُونَ آل عمران (ع) میں امالہ نہیں ہے (۳) طَابَ
 (نساء ع) (۴) حَاقَّ (۵) ضَاقَّ، ضَاكَّتْ (۶) زَاغَ، زَاغُوا میں
 نہ کہ زَاغَتْ میں بھی (۷) خَابَ (۸) ضِعَافًا۔

اور اس (۸) میں خلف کے لیے صرف امالہ اور خلا دیکھ لیں دونوں
 ہیں۔ اور ترتیب اس طرح ہے کہ ضِعَافًا کے فتح کے ساتھ تَوَاتِيكَ
 میں فتح و امالہ دونوں ہیں اور ضِعَافًا کے امالہ کے ساتھ اتیک میں
 صرف امالہ ہے (پس کسائی اور امام خلف کے لیے ان آٹھ کلمات میں
 صرف فتح ہے)۔

(۲) ان چھ کلمات میں حمزہ کے لیے تقلیل ہے:-

(۱) التَّوَاتِيكَ میں ہر جگہ (۲) التَّوَاتِيكَ (ابراہیم ع) (۳) الْقَهَّارِ
 (ابراہیم ع و مؤمن ع) (۴) قَرَّارٍ، الْقَرَّارِ (مومن) (۵) الْقَرَّارِ
 (۶) الْأَشْرَارِ (ص)

الف) ان کے لیے سات قسموں میں صرف
 تقلیل ہے۔ (۱) ذوات السرا، یعنی وہ

کلمات جن میں یا سے بدلے ہوئے الف سے پہلے را ہو جیسے آفتری

وَنَزَّاهُ وَغَيْرُهُ (۲) دس سورتوں (ظہ، نجم، معارج، قیامہ، نزعت
 عبس، اعلیٰ لیل، واسطی، علق) کے وہ رؤس آیات (آیتوں کے
 نظری سر) جن میں یا سے بدلے ہوئے اور یا کی شکل والے الف کے
 بعد ہا اور الف نہ ہو جیسے قنڈی، تسعی وغیرہ (۳) اس را کے دونوں
 طرف جس کے بعد حرکت والا حرف ہو جیسے ترا کو کبنا، تراک
 تراھا، تراہ (۴) النار، القہار، بقنطار، الاثر ابر جیسے
 وہ کلمات جن میں الف کے بعد لام کلمہ میں کسرہ والی را ہو۔ پس
 انصا، ارجی، فلا متای، الجواہر، اکل گئے۔ کیونکہ اول میں تورا کا
 کسرہ اصلی نہیں بلکہ یا کی مناسبت سے ہے اور باقی دو میں را عین
 کلمہ میں ہے۔ اس بنا پر ان میں وش کے لیے صرف فتح ہے۔ اسی طرح
 وہ کلمات جن میں الف کے بعد والی را مشدد ہو جیسے مضار،
 بصائر، غیرہ ان میں بھی صرف فتح ہے۔ (۵) الکفرین اور کفرین
 (۶) ہا میں (۷) حروف مقطعات میں سے را اور مریم کی شروع
 کی را اور یا اور ساتوں حایموں کی حا۔ رہی ظہ کی ہا سو اس میں امالہ
 محضہ ہے اور یس کی یا میں حرز اور تیسیر کی رؤ سے صرف فتح ہے۔

یہ کلمات مضار اور بصائر میں صرف فتح ہے۔

۱۵ اگر ادغام اور وقف کے سبب یہ کسر حذف ہو جائے تو پھر بھی اس الف
 میں امالہ اور تقلیل مشہور اور شائع ہیں ۱۲۱

(ب) ذیل کے پانچ کلمات اور قسموں میں ورش کے لیے فتح و
تقلیل دونوں ہیں۔ (۱) ذوات الرایں سے وَاوَّارَکُمْ (انفال ۷)
(۲) وہ یائی کلمات جو ورش سورتوں کے رؤس آیات نہ ہوں جیسے آبی
فَتَلَقَّی، لَتَجْزِی (۳) نَزَعْتَ وشمس کے وہ رؤس آیات جن کے آخر
میں ہا اور الف ہو جیسے دَحْیٰهَا، اَرْسٰهَا، تَلٰہَا (۴) وَالْجَارِ (۵)
(جَبَّارِیْنِ)۔ نیز میں فتح اولیٰ اور مقدم ہے۔
تنبیہ۔ ورش کے لیے جس جگہ بھی امالہ ہے وہ تقلیل ہی کی شکل میں
ہے لیکن اظہار کی ہا میں امالہ محضہ ہے۔

(الف) ابو عمرو ذیل کے کلمات
ابو عمرو بصری کا قاعدہ | میں امالہ محضہ کرتے ہیں:-

(۱) ذوات الرایں (۲) سَا اور رَاکُ وغیرہ کے ہمزہ اور اس کے بعد والے
الف کا (۳) اسر کا پہلا اَعْمٰی (۴) هَاہِی (۵) الْکَفْرِیْنِ اور کَفْرِیْنِ
(۶) النَّارِ، بِقِطَارِ، الْاَبْرَارِ جیسے تمام کلمات۔
تنبیہ:- مَنْ اَنْصَارِی، وَالْجَارِ، الْجَوَارِ، جَبَّارِیْنِ،
اور مُضَارِی، بِضَارِیْہُمْ، بِضَارِیْنِ اور فَلَامُتَارِ میں فتح ہے۔
(ب) ذیل کی دو صورتوں میں پورے ابو عمرو کے لیے تقلیل ہے:-
(۱) وہ کلمات جو ظہ سے غلو تک کی ورش سورتوں اور دالشمس کی

رؤس آیات میں ہیں اور ان میں را نہیں ہے۔ (۲۱) وہ کلمات جو فُعْلُی

کے وزن پر ہوں اور ان میں را نہ ہو۔

(جز) یَوَیْلَی، یَحْشَرُہَا، اَلْہٰی استغما میہ ان تینوں میں

صرف دوری کے لیے تقلیل ہے اور یا سَفٰی میں انہی کے لیے فِستَح اور

تقلیل دونوں میں اور فِستَح مقدم ہے۔ یہ سوئی سوان کے لیے چاؤں

میں صرف فتح ہے۔

(۲۲) سین کے زیر والے الناس میں ہر جاہ صرف دوری کے لیے امالہ

محضہ ہے۔

(۲۳) نَرٰی اللہ، اَلْقُرٰی الّٰہی جیسے وہ کلمات جن میں ذوات

الرا کے بعد ساکن منفصل ہے ان میں وصلاً سوئی کے لیے امالہ و فِستَح دونوں

ہیں۔ اور اس را کے بعد لفظ الشر ہو تو اس میں امالہ کے ساتھ لام کا تغلیظ

ترقیق دونوں اور فِستَح کے ساتھ صرف تغلیظ ہے۔ پس تین وجوہ

ہو گئیں۔

(۲۴) اَلْبَشَرِیٰ میں پورے ابو عمرو کے لیے فتح و تقلیل اور کلمہ تینوں

میں اور ترتیب بھی یہی ہے

(۲۵) دوری اور سوئی کے لیے مقطعات میں سے را اور یا میں امالہ

اور یا میں تقلیل ہے یا اور یا میں ہر جاہ فتح ہے۔

۴۴ قَالَونَ كَا قَاعِدَه | ان کے لیے التَّوَارِيثِ میں تقبیل و فتح
دونوں اور ہسار میں صرف امالہ ہر

۴۵ مَشَارِئِ كَا قَاعِدَه | ان کے لیے مقطعات میں سے صرف
آہیں سب جگہ اور مریم کی آیات

امالہ ہے۔

۴۶ مَشَارِئِ كَا قَاعِدَه | ان کے لیے اِنْفِ (احزاب) اور وَ
مَشَارِئِ (یس) اور اِنْبِیَہ (غاشیہ)

اور غِبْدُوْنَ (دونوں) اور عَابِدُ (کفرون) چھٹیوں میں امالہ ہے۔

۴۷ ابن ذکوان كَا قَاعِدَه | (الف) (۱) المَحْرَابِ زبر والے
اور (۲) فَرَادَهُمْ (بقرہ) اور (۳)

جَاءَ، جَاءُوْ، جَاءَتْ (۴) شَاءَ اور (۵) حَامِیوں کی حَا اور

(۶) اس سَرَا کے دونوں حرف جس کے بعد اسم ظاہر ہو اور اس کا پہلا

حرف متحرک ہو جیسے سَرَا کُوْکُبًا، سَرَا قِیْصَہ و غیہ اور (۷)

التَّوَارِثِ ان سأت قسموں میں صرف امالہ ہے۔

(ب) (۱) المَحْرَابِ زبر والا (۲) بقرہ غ کے سوا باقی سب جگہ

زَادَ، زَادُوْا، زَادَتْ اور (۳) عَمْرَان (۴) اِکْرَاهِیْنَ (۵) اِلَا کُرَامِ

(۶) اِلْیٰہِمْ (جمعہ) (۷) حِمَارِکَ (بقرہ میں) اور (۸) سَرَا کے دونوں

صرف جس کے بعد ضمیر ہو۔ ان آٹھ قسموں میں فتح و امالہ دونوں ہیں۔ اور امالہ مقدم ہے (۱) ہا (توبہ غ) اور (۲) آڈ (نکۃ) (یوسف غ) اور (۳) آڈ (نکۃ) ہر جگہ۔ ان میں بھی فتح و امالہ دونوں ہیں۔ لیکن چونکہ امالہ انحصار سے ابن اعرام کی روایت ہے اس لیے طریق کے خلاف ہے۔

ان کے لیے ان تمام الفات میں امالہ محض
۸ شعبہ کا قاعدہ ہے جو ذیل کے گیارہ نمبروں میں آئے ہیں

(۱) متحرک سے پہلے را کے دونوں حرفوں کا ہر جگہ (۲) ساری (انفال)
(۳) آڈ (نکۃ)، آڈ (نکۃ) ہر جگہ (۴) اسراء کے دونوں آٹمی (۵)
ہا (توبہ) (۶) رَا الْقَمَر جیسی مثالوں میں صرف را کا (۷) وَا نَارُ
اسراء میں صرف ہمزہ کا (۸) سُورِی (۹) سُدّٰی دونوں میں صرف
وَقَفَا (۱۰) بَلْ تَرَان (تطیف میں) (۱۱) مقطعات میں سے تحیّہ طہر
کے پانچوں حرفوں میں ہر جگہ۔

۹ حفص کا قاعدہ حفص کے لیے صرف جہاں ہا میں امالہ محض

(۱) اسراء کا پہلا آٹمی (۲) کُفِرَیْن اور
۱۰ روین کا قاعدہ الْکُفِرَیْن میں ہر جگہ

(۱) اسراء کا پہلا آٹمی (۲) مِنْ قَوْمٍ کُفِرَیْن
۱۱ روح کا قاعدہ (نمل) (۳) یس کی شروع کی یا ان میں امالہ

تنبیہ۔ جن الفات میں امالہ یا تقلیل ہوتی ہے اگر ان کے بعد کوئی ساکن آجائے تنوین ہو یا کوئی اور حرف اور اس کی وجہ سے وہ الف حذف ہو جائے تو اس میں وصلًا امالہ اور تقلیل ناجائز ہے جیسے مُسْمٰی، اَلْاَقْصَا الَّذِیْ۔ البتہ سوئی کے بے القُرْیَ الَّتِیْ جیسے کلمات میں بھی امالہ فتح دونوں ہیں۔

ثانیث کی تالیف و فتنے کے بارے میں کسائی کا مذہب کی تالیف

واحد کے صیغہ میں ہو عام ہے کہ اس کو سب واحد کے صیغہ پر پڑھتے ہوں یا صرف کسائی۔ اگر اس سے پہلے فَتْحُتْ زَیْنَبَ لَیْذُ وِشْمِیْس کے پندرہ^{۱۵} حرفوں میں سے کوئی حرف ہو یا اَکْهَرُ کے چار حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو۔ عام ہے کہ وہ کسر اس سے متصل ہو یا کسی ساکن حرف کے فاصلہ سے ہو یا اس سے پہلے یا ساکنہ ہو تو کسائی اس تا کرہا سائلہ بدل کر صرف امالہ کے ساتھ وقف کرتے ہیں جیسے حَبَّہُ۔ خَاطِیۃُ۔ کَہِیۃُ وغیرہ۔

(۲) اور اگر اس سے پہلے خَصَّ ضَغُطٍ قِطْحَج کے نو حرفوں میں سے کوئی ہو عام ہے کہ اس سے پہلے کسرہ اور یا ساکنہ ہو خواہ نہ ہو یا اَکْهَرُ کے چار حرفوں میں سے کوئی حرف ہو اور اس سے پہلے کسرہ

اور یا ساکنہ نہ ہو تو وقفاً فتح و امالہ دونوں وجوہ ہیں جیسے اِمْرًاۃٌ،
النَّشَاۃُ، الشُّوْکَةُ، التَّمْلِکَةُ، سَفَاۡحَہُ، غَمْرِۃٌ وغیرہ۔
(۳) اگر اس تاء سے پہلے الف ہو تو پھر بلا خلاف فتح ہے جیسے
الزَّکَاۃُ، الْحَیْوَةُ وغیرہ۔

تنبیہ الثَّوَابِ جیسے کلمات میں امالہ والوں کے لیے وقف
وصل دونوں حالتوں میں امالہ ہے کیونکہ ان میں بدلا ہوا الف پایا جا رہا
ہے پس یہ امالہ تانیث کی بنا کا نہیں ہے تاکہ الف کی وجہ سے منع ہو یا
کسانی کے ساتھ مخصوص ہو۔

تَرْقِیۃ رَاۤءِ جس را پر فتح یا ضمہ ہو اور اس سے پہلے اسی کلمہ
میں کسرہ اصلیت ہو، متصل ہو یا کسی ساکن حرف
کے فاصلہ سے یا آ سے پہلے اسی کلمہ میں یا ساکنہ ہو تو اس را کو وِشْشُ
پر حالت میں ہا یک پڑھتے ہیں جیسے الْاٰخِرَۃُ، الْمُتَّصِلَاتِ، الذِّکْرِ
ذُوۡہِرَۃٌ، غَمْرِۃٌ، طَیْرًا وغیرہ۔

لیکن ذیل کی پانچ صورتوں میں کسرہ کے بعد ہوتے ہوئے بھی را کو
پڑ پڑھتے ہیں۔

۱۔ را کے بعد ضاد و ظا اور قاف میں سے کوئی ہو جیسے اِعْرَاضًا،
اِعْرَاضُهُمْ، صِرَاطًا، الْفِرَاقُ وغیرہ۔ اور الْاِشْرَاقِ میں دونوں

-4-

۳۔ راجھی کلمات میں ہو جو کل چار ہیں (۱) ابراہیمؑ (۲) اسحاقؑ (۳) عمرانؑ (۴) ارم۔

۵۔ مَرَّأَفْعًا کے وزن میں ہوا اور اس رَآ پے ثید نہ ہوا اور یہ صورت
ان چھ کلمات میں ہے (۱) ذِکْرًا (۲) سِیْرًا (۳) وَزْرًا (۴) اِصْرًا -
(۵) حِجْرًا (۶) صِہْرًا - پس سِیْر میں حسب قاعدہ ترقی ہی ہوگی۔

تفسیر۔ اس باب کے ذکر اچھے چھ کلمات میں تفہیم و ترقی
دونوں ہیں اور اول ادلی ہے اور بدل کے توسط کے ساتھ صرف
تفہیم ہے۔

تنبیہ۔ بشریہ کی دونوں راؤں کو حالین میں بار یک پڑھتے ہیں۔
(اور اولی الضریعہ میں باقیں کی طرح پہلی را کو حالین میں پڑا اور دوسری کو

وصلًا باریک اور وقفاً پڑھتے ہیں) اور حیران کی را میں حالین میں
دونوں وجوہ ہیں اور طریق کے موافق تفہیم ہے۔

(۱) اگر لام کافتح ہو اور اس سے
تغلیظ و ترقیق لامات

حرف ہو عام ہے کہ وہ ساکن ہو یا اس پر فتح ہو تو درشن اس لام کو پڑ
پڑھتے ہیں الصَّلَاةُ فَيُصَلِّبُ، الطَّلَاةُ، مَطْلَعُ، ظَلَمَ اور يُظْلِمُونَ
وغیرہ (۲) مگر وَلَا صَلَّی، فَصَلَّی، إِذَا صَلَّی میں تقلیل کی وجہ سے لام کو
باریک پڑھنا ضروری ہے (۳) اگر صَاد، طَا، ظَا کے بعد لام کلمہ کے
آخر میں ہو اور اس پر وقف کر دیا جائے یا ان حرفوں اور لام کے درمیان
الف فاصل آ رہا ہو تو تغلیظ و ترقیق دونوں جائز ہیں جیسے فَصَلَّی،
بَطَّلَ، ظَلَّ وغیرہ۔ اور یَصْلَحَا، فَيَصْلَحَا اور طَال اور تغلیظ اولی
ہے۔

(۴) اسی طرح اگر یہ لام ان یائی کلمات میں ہو جو روس آیات
میں نہیں ہیں جیسے مُصَلَّی، لَا یَصْلَحَا تو اس لام میں بھی دونوں
وجوہ ہیں۔ اور تغلیظ اولی ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ تغلیظ کے
ساتھ تو الف میں فتح پڑھیں، اور ترقیق کے ساتھ تقلیل
کریں۔

مرسوم پر وقف کرنے کا بیان | ہمارے شیوخ کے ہاں تمام

موافق وقف کرنا مختار ہے۔ اور چند مواقع میں ان سے مرسوم کے خلاف وقف کرنا بھی منقول ہے۔ اس لیے ان کو یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ (۱) تائیت کی تاجروا حد کے صیفہ میں ہو اور دراز تا کی شکل میں لکھی ہوئی ہو جیسے رَحْمَت (بقرہ ع) وغیرہ۔ اس کو حق، کسائی، اصل کے موافق وقفاً ہا سے بدلتے ہیں اور یہی قریش کا لغت ہے جو فصیح تر ہے۔

فائدہ۔ اسی دراز تا والے کلمات جن کو بعض راعد کے اور بعض جمع کے صیفہ سے پڑھتے ہیں ان کا قاعدہ یہ ہے کہ جمع سے پڑھنے والے تو سب کے سب تاجروا ہی سے وقف کرتے ہیں۔ رستہ واحد سے پڑھنے والے سو یہ اگر حق، کسائی، ہیں سے ہوں تو ہا سے اور باقیں میں کہ ہوں تو تاجروا سے وقف کرتے ہیں اور اسی میں رسم کی موافقت ہے۔

(۲) مَرْضَات میں ہر جگہ اور حَدَّ آئِقِ ذَات (نمل ع) اور

۱۔ ایسے کلمات سات ہیں جو بارہ جگہ آئے ہیں (۱) کَلِمَتُ چار جگہ انعام ع و یونس ع و غ و مومن ع (۲) آیت دُوجک یوسف ع و عنکبوت ع (۳) غَلَبَتِ دُوجک یوسف ع (۴) الْغُرَفِ سبائیں (۵) بَیِّنَاتِ فاطر میں (۶) تَمَرَاتِ فصلت میں (۷) جَمَلَتِ مرسلت میں ۲۔ حَدَّ آئِقِ کو تھم لگانے سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ ذاتِ قرار اور ذاتِ لہب وغیرہ میں تاجروا سے وقف کرتے ہیں ۱۲ منہ

اللَّتْ (نجم غ) اور لَات (ص غ) ان چاروں میں صرف کسائی اور
 ھیمھات ھیمھات میں بڑی اور کسائی ہا سے وقف کرتے ہیں۔
 (۳) یَابِت میں ہر جگہ ابناں اور ثوی ہا سے وقف کرتے ہیں۔
 (۴) کَآئِن میں ساٹوں جگہ بصریان یا پر (کَآئِن) اور باقی حضرات
 نوں پر وقف کرتے ہیں۔

(۵) وَیْكَانَ اور وَیْكَانَتہ میں کسائی یا پر اور ابو عمرو کاف پر
 اور باقی حضرات پورے کلمہ پر وقف کرتے ہیں۔ اور شرکی رو سے ابو عمرو
 اور کسائی کے لیے بھی یہی اولیٰ ہے۔

(۶) فَمَالٍ هُوَ لَاءٍ اور مَالٍ هَذَا میں دونوں جگہ اور فَمَالٍ
 الدِّینِ ان چاروں میں ابو عمرو مآ پر اور کسائی مآ اور لام دونوں پر
 اور باقی سب حضرات لام پر وقف کرتے ہیں۔ اور شرکی رو سے
 مآ پر تو سب کے لیے درست ہے اور لام پر دونوں احتمال ہیں۔
 (۷) آئِیْہ میں تینوں جگہ (نور غ) و زخر غ و رحن غ میں (بصریان
 اور کسائی الف پر وقف کرتے ہیں یعنی آئِیْہا اور باقی الف کے بغیر وقف
 کرتے ہیں یعنی آئِیْہ۔

(۸) وَادِ النَّحْلِ (نمل غ) اور بھدِ الْعُمِّی (روم غ) میں کسائی
 (اور یعقوب) یا پر وقف کرتے ہیں۔ یعنی وادِیْ اور بھدِیْ۔ اور حمزہ کیلئے
 بھدِیْ الْعُمِّی کی بجائے بھدِ الْعُمِّی ہے اور وفغان کیلئے بھی ی کا اثبات
 ہے۔ یعنی بھدِیْ۔

(۹) آیات میں انہیں اور رکویں آیتا پر اور باقی حضرات مابہ وقف

کرتے ہیں۔

(۱۰) جس کلمہ میں سے یا تنوین کے سوا کسی اور ساکن کے سبب

ہزف ہو جائے اس پر حرف یعقوبت یکے ساتھ وقف کرتے ہیں۔

اور اس قسم کے گیارہ کلمات ہیں جو شترہ جگہ آئے ہیں (۱) یُؤْتِ

دُوْجَہ وَ مَن یُّؤْتِ الْحِکْمَۃَ (بقرہ ۲) اور ان کی قرارۃ میں

اس کی تاکادوںوں حالتوں میں کسرہ ہے۔ اور دقتاً تاکے بعد یا بھی

پڑھتے ہیں۔ یعنی وَ مَن یُّؤْتِ مَے۔ اور وَ سَوَفَ یُؤْتِ اللّٰہُ

(نساء ۲) (۲) وَ اَحْشَوْنَ الْیَوْمَ (مائیدہ ۳) یَقْضِ الْحَقَّ

(العام ۴) نَزِی الْمُؤْمِنِیْنَ (یونس ۵) وَ اِیْہِ چار جگہ...

بِالْوَاِیِ الْمُقَدَّسِیْنَ طہ و نزعت (۶) وَ اِیْہِ النَّمْلِ نمل (۷)...

الْوَاِیِ الْاَیْمَنِ قصص (۸) هَاِیْ دُوْجَہ هَاِیْ الدِّیْنِ حج (۹)

بِہِی الْعُیِ روم (۱۰)

(۱۱) اور بِہِی الْعُیِ نمل (۱۲) میں سب کے لیے تاکے ساتھ وقف

ہے کیونکہ اس میں یا لکھی ہوئی ہے پس یہ اس قاعدہ میں داخل نہیں

(۱۳) یُرِیْہِ الرَّحْمٰنُ یَسَّرُ (۱۴) میں (۱۵) مَالِ الْجَحِیْدِ صِفَت

(۱۶) (۱۷) یُنَادِیْ ق کے آخر میں (۱۸) تَغْنِ النُّذُرُ قمر (۱۹) (۲۰)

الْجَوَارِ الْمُنْشَطُ رَحْنُ (ع) الْجَوَارِ الْكُنْسِ،
 تکریر میں (پس ان سب میں وقفاً یا پڑھتے ہیں یعنی یُؤْتِی نِے،
 وَالْحَشَوْنَ نِے، یَقْضِی نِے وغیرہ اور باقی کو بھی اسی طرح سمجھ لو)۔
 اور تنوین کے سوا کہنے سے باغ، عَادِ جیسے کلمات نکل کر کیوں نہ
 ان میں اوروں کی طرح یعقوب کے لیے بھی یا کے بغیر وقف ہے۔
 (۱۱) ان تین قسموں میں یعقوب سکتے کی باز یادہ کر کے وقف
 کرتے ہیں (۱) لِمَنَ۔ فِیْمَا۔ مِمَّنْ۔ عَمَّا۔ بِمَنَ (جو اصل میں لِمَ
 فِیْمَا، مِمَّنْ، عَمَّا، بِمَنَ تھے)

اور گویا ایک وجہ کی رو سے بڑی بھی اس قسم میں ان کے ساتھ
 شریک ہیں لیکن یہ رہا کا زیادہ کرنا ان (بڑی) کے لیے طریق کے خلاف
 ہے (۲) هُوَ اور هِيَ جس طرح بھی آئیں (یعنی وَاو، فَا، لَام کے
 بعد ہوں یا کسی اور حرف کے بعد) (۳) ہر تشریب والی یا مشکل جس پر
 فتح ہو (پس یُبْنِی کی یا نکل گئی) اور جمع مونث غائب کا نون جو اسم
 میں ہو (پس یُؤْمِنُ، رَاوْدُتُنَّ وغیرہ نکل گئے) جیسے عَلَیْہِ، اِلَیْہِ
 لَدَیْہِ، عَلَیْہِنَّ، اِلَیْہِنَّ وغیرہ۔

مع واضح ہو کہ ان تنوین والے کلمات میں سو والی، وَاوِی، بَاقِی، عَادِ چاروں کلمات میں
 صرف مکی کے لیے یا سے وقف ہے۔ یعنی وَاوِی نِے وغیرہ ۲۱ منہ بخدا اور ان میں سے یُنَادِی نِے
 (ق) میں قبل کیلئے بھی صرف اثبات ہے اور بڑی کیلئے حذف و اثبات دونوں ہیں۔ اور
 حرز کی رو سے قبل کیلئے بھی دونوں دہرہ ہیں لیکن حذف غریب ہے۔

اور گواہی کی رو سے عام اہل ادا کے قول پر مبنی کی گئی ہے۔
 اسی قسم میں شامل ہے۔ لیکن صحیح وہی ہے جو ابھی اوپر درج ہوا۔ کیونکہ
 شر میں ہے کہ معتبر لوگوں نے جمع مونسٹ کے نوں کی وہی مثالیں
 دی ہیں جن میں نوں ہا کے بعد ہے جیسے عَلَیْہُمْ، اِلَیْہُمْ اس سے
 معلوم ہو گیا کہ مبنی کی گئی جیسی مثالوں میں ہا کی زیادتی نہیں ہے اور
 عمل بھی اسی پر ہے۔

(۱۲) اسی طرح صرف روئے یو یلکٹہ، یحکمہ شہ، یاسفہ
 اور ثلکے فتح والے ثلکے طرفیہ ان چاروں میں سکتے کی ہا زیادہ کر کے
 وقف کرتے ہیں۔

(۱۳) یعقوب ان سات کلمات میں نو جگہ صلا ہا سکتے کو حذف
 کرتے ہیں مائیکشی و دونوں جگہ مائی مائی سُلطَنی مائیکشی
 و وجہ (چاروں حاقہ میں) مائیکشی (بقرہ غ) مائیکشی
 (انعام غ) مائی مائی (قارہ) جو حذف سے پہلے سُلطَنیہ
 مائیہ وغیرہ تھے۔ اور وقفا ان سب میں ہا کو ثابت رکھتے ہیں۔
 اور ان میں سے مائی، سُلطَنی، مائی کی ہا کے حذف میں حمزہ
 اور لمریتس، اثتد میں شفا بھی ان کے ساتھ شریک

ہیں

ہمزہ پہلے ساکن ہو سکتی ہے یا نہیں؟ ہمزہ کا قاعداً **مَنْ أَمِنَ**

خَلَّوْا إِلَى، عَيْنِ انْبِيَاءٍ جیسے ساکن منفصل میں خلف کے لیے سکتے اور عدم سکتے اور خَلَّادُ کے لیے صرف عدم سکتے ہے۔ اور آل اور شَيْءٌ میں خلف راوی کے لیے صرف سکتے اور خَلَّادُ کے لیے دونوں وجوہ ہیں۔

فائدہ۔ ساکن منفصل میں خلف کے لیے اور آل اور شَيْءٌ میں خَلَّادُ کے لیے عدم سکتے طریق کے موافق ہے۔

۱۔ اضافت کی جو آیات فتح والے قطعی ہمزہ کے پہلے ہیں ان میں سے (۱) اَسْرَانِي اَنْظُرْ (۲)

عُ، (۳) وَلَا تَقْنِيْ اِلَّا (توبہ ع) (۴) وَتَرَكْنِيْ اَكْبَ (ہود ع) (۵) فَاتَّبَعْنِيْ اَهْدِلْكَ (مریم ع) ان چاروں میں دسوں کے لیے سکون ہے اور ان کے علاوہ باقی ۹۹ میں فتح و سکون کا اختلاف ہے اور اس کی تفصیل

یہ ہے (۱) فَادْكُرُوْنِيْ (بقرہ) (۲) ذَرُوْنِيْ (۳) ادْعُوْنِيْ (مومن) میں صرف مکی کے لیے فتح ہے (۴) اجْعَلْ لِّيْ (عمران و مریم) (۵) ضَيِّفِيْ (ہود) (۶) اِنِّيْ اَرِنِّيْ دونوں میں اِنِّيْ کی یا (۷) يٰ اَذَنَ لِيْ (يوسف) (۸)

مِنْ دُونِي أَوْلِيَائِهِ (کف) (۱۱) وَكَتَبْتُ لِي (طه) ان آٹھ میں مدنی و
 ابوعمر و علیٰ معنی آبد (توبہ) (۱۳) مَعْنِي أَوْ دَمْلَك (میں علم، جبر اور حصص
 ۱۴ اور ۱۵) وَلَيْكُنِّي أَرْكَمُ (ہود و احقاف) (۱۶) إِنْ أَرْكَمُ (ہود) (۱۷)
 میں تختی (زخرف) ان چار میں مدنی، بڑی و ابوعمر و علیٰ فطری (ہود)
 میں مدنی و بڑی علیٰ آرکھٹی (ہود) (۲۱ تا ۲۵) لَعَلِّي يَرْجُو ان شا
 میں علم، جبر علیٰ لِيَحْزُنُنِي (یوسف) (۲۷) حَشْرَتُنِي (طه) — (۳۸)
 تَامُرُ وَاِنِّي (زمر) (۲۹) أَتَعِدُنِي (احقاف) ان چار میں صرف صرمی
 ۳۰ سَبِيلِي (یوسف) (۳۱) لِيَبْكُونِي (نمل) میں صرف مدنی علیٰ
 ۳۲ أَوْ زَعْنَىٰ أَنْ (نمل و احقاف) میں درش و بڑی علیٰ مَالِي
 آذَعُوكُمْ (مومن) میں صرف صرمی، ابوعمر و ہشام کے لیے فتنہ ہے۔
 اور ۳۳ عُنْدِي أَوْلَىٰ (قصص) میں مدنی و ابوعمر و کے لیے صرف
 فتح اور مکی کے لیے فتنہ و سکون دونوں میں لیکن بڑی کے لیے سکون اور
 قبل کے لیے فتنہ طریق کے موافق ہے۔

اور ان کے علاوہ باقی ۶۴ یا آت میں صرف صرمی و ابوعمر و کے لیے فتنہ

۱۵ گو حرز و سیر میں آرکھٹی میں ہشام کے لیے صرف سکون بیان کیا گیا ہے
 لیکن تحقیق یہ ہے کہ اس میں ہشام کے لیے فتنہ اور سکون دونوں ہیں اور دونوں
 صحیح ہیں اور فتنہ مشہور اور طریق کے موافق ہے ۱۲ (عنایات)

اور یاقین کے لیے سکون ہے اور وہ یہ ہیں :-

(۱ تا ۳) اِنِّیْ اَشْكُرُ (بقرة و یوسف) (۴) اِنِّیْ اَخْلُقُ (عمران) (۵ تا ۲۲) اِنِّیْ اَخْذِفُ (مائده و انعام و اعراف و انفال و یونس و هود و مریم و شعراء و قصص و زمر و مؤمن و احقاف و حشر) (۲۳ و ۲۴) اِنِّیْ اَنْ (مائده و یونس) (۲۵) اِنِّیْ اَرْسَلْتُ (انعام) (۲۶) یَعْدِیْ (اعراف) (۲۷ تا ۲۹) اِنِّیْ اَرِیْ (انفال و یوسف و صافات) (۳۰) اِنِّیْ اَعْطٰکَ (هود) (۳۱ و ۳۲) اِنِّیْ اَعُوْذُ (مریم) (۳۳) شِیْقَاتِیْ (هود) (۳۴) رَبِّیْ اَحْسِنْ (۳۵ و ۳۶) اَرِیْ (یوسف) (۳۷ تا ۳۹) اِنِّیْ اَنَا (یوسف و حجر و قصص) (۴۰) اِنِّیْ اَوْدِیْتُ (یوسف) (۴۱) اِنِّیْ اَسْكَنْتُ (ابراہیم) (۴۲ و ۴۳) عِبَادِیْ اِنِّیْ اَنَا (حجر) (۴۴ تا ۴۷) رَبِّیْ اَعْلَمُ (کہف و شعراء و قصص) (۴۸ و ۴۹) رَبِّیْ اَحَدًا (کہف) (۵۰) رَبِّیْ اَنْ (راء) (۵۱ تا ۵۳) اِنِّیْ اَنْتُ (ظہر و نمل و قصص) (۵۴) اِنِّیْ اَنَا (طہ) (۵۵) اِنِّیْ اَنَا (طہ) (۵۶) رَبِّیْ اَنْ (قصص) (۵۷) اِنِّیْ اَمَنْتُ (یس) (۵۸) اِنِّیْ اَذْبَحُکَ (صافات) (۵۹) اِنِّیْ اَحْبَبْتُ (ص) (۶۰) اِنِّیْ اَتِیْکُمْ (دخان) (۶۱) اِنِّیْ اَعْلَنْتُ (نوح) (۶۲) رَبِّیْ اَمَدًا (جن) (۶۳) رَبِّیْ اَکْرَمٰنِ (۶۴) رَبِّیْ اَکْهَانِنِ (نجر)

۲ اور جو یا آت کسر والے ہمزہ قطعی سے پہلے ہیں ان میں سے

(۱۱) اَنْظِرْنِي (اعراف) (۲) يٰدُّعُوْنِيْ (يوسف) (۳ و ۴) فَاَنْظِرْنِيْ
(مجرم) (۵) اِيَصْدِقْنِيْ (قصص) (۶ و ۷) تَدُّعُوْنِيْ (دولوں میں
میں) (۸) اِنِّيْ ذُرِّيَّتِيْ (احقاف) (۹) اَخْرَجْنِيْ (منفقون) ان لوگوں
سب کے لیے سکون ہے اور ان کے علاوہ باقی ۲۵ میں فتح و سکون کا
اختلاف ہے اور تفصیل یہ ہے :-

اولاً اَنْصَارِيْ (عمران و صفت) (۳) بَنِيّٰ (مجرم) (۴ تا ۷) سَجُوْدِيْ
(کھف و قصص و صفت) (۸) اِيَعْبَادِيْ (شعراء) (۹) اَعْلِيْ (الی) (۱۰)
ان آٹھ میں صرف اعلیٰ یٰدُّعُوْنِيْ (ماہرہ) میں مدنی، ابو عمر و اور حفص
علی و اُحییٰ (ماہرہ) اور (۱۱ تا ۱۹) اَجْرِيْ (اکابر ہر جگہ ان و دش میں علم،
ابو عمر و اور حفص علی توفیقی (ہود) (۲۱) و حُرِّيْ (یوسف) میں علم
و ابو عمر و علی اَبَا عِيْ (یوسف) اور (۲۳) دُعَا عِيْ (البرج) میں علم
حجر علی اِنْحُوْنِيْ (یوسف) میں صرف دش و بریدہ اور علی و اُحییٰ
(مجادلہ) میں علم کے لیے فتح ہے۔ اور ۱۶ سُرِّيْ اِنِّ (صفت) میں
دش، ابو عمر و اور بریدہ کے لیے صرف فتح اور قالون کے لیے فتح و سکون
دولوں اور یاقین کے لیے صرف سکون ہے۔
ان کے علاوہ باقی ۲۶ یا آیت میں مدنی و ابو عمر و کے لیے فتح اور باقی
کے لیے سکون اور وہ یہ ہیں :-

(۱) مِّنِّي اِلَّا (بقراءه) (۲) مِّنِّي اِنَّكَ (عمران) (۳) رَبِّيْ اِلٰى (انعام)
 (۴ و ۵) نَفْسِيْ اِنَّ (يونس و يوسف) (۶ تا ۱۰) رَبِّيْ اِنَّكَ (يونس و يوسف)
 و مریم و عنکبوت و سبأ) (۱۱) عَنِّيْ اِنَّكَ (ہود) (۱۲) نَصِيْحِيْ اِنْ (۴)
 (۱۳ و ۱۴) اِلٰى اِذَا اَدَّوْيسَ (۱۵ تا ۱۷) رَبِّيْ اِلٰى رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ
 اِذَا (يوسف) (۱۸) رَبِّيْ اِذَا (اسراء) (۱۹ تا ۲۱) لِيُنْكِرِيْ اِنَّ
 عَنِّيْ اِذَا بِرَأْسِيْ اِلٰى (ظہر) (۲۲) اِلٰى اِلٰهٍ (انبیاء) (۲۳ و ۲۴)
 لِيْ اِلَّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اِنَّكَ (اشعراء) (۲۵) بَعْدِيْ اِنَّكَ (ص) (۲۶)۔
 اَمْرِيْ اِلٰى (مومن)

۳۔ جو یا آت ضمہ والے قطعی ہمزہ سے پہلے ہیں ان میں سے (۱)
 بِعَمْرِىْ اَوْفٍ (بقراءه) (۲) اَتُوْنِيْ اُفْرِغْ (کف) میں سب کے لیے
 سکون ہے۔ ان کے علاوہ باقی دخل میں صرف مرنے کے لیے فتنہ ہے اور
 وہ یہ ہیں:-

(۱) اِلٰى اُعِيْذُ مَا (عمران) (۲ و ۳) اِلٰى اُرِيْدُ (مائده و ص) (۴)
 فَاِلٰى اُعِذْ بَعْدَ (مائده) (۵ و ۶) اِلٰى اُرْمِثْ (انعام و زمر) (۷) عَن اِلٰى
 اُصِيْبُ (اعراف) (۸) اِلٰى اُشْهِدُ (ہود) (۹) اِلٰى اُوْفِيْ (يوسف)
 (۱۰) اِلٰى اُلْقِيْ (نمل)

۴۔ جو یا آت الف لام سے پہلے ہیں ان میں سے (۱) نَصِيْحَتِيْ

الَّتِي (۲) حَسْبِيَ اللَّهُ (۳) شُرَكَاءِي الَّذِينَ تَيْنُونَ فِي سَبْعَةِ (۴)
 وَقَدْ بَلَغَنِي الْكِبَرُ (عمران) (۵) بِإِيَّاهِ الْأَعْدَاءُ (اعراف) (۶) مَسْنِي
 الشُّكُورُ (۷) (۸) وَلِيَّيَ اللَّهُ (۹) (۱۰) مَسْنِي الْكِبَرُ (جبر) (۱۱)
 آرُونِي الَّذِينَ (سبا) (۱۲) رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ (۱۳) جَاءَنِي الْبَيْتُ
 (مؤمن) (۱۴) نَبَأَنِي الْعَلِيمُ (تحریم) ان بارہ میں سب کے لیے فتح ہے۔
 اور ان کے علاوہ باقی ۱۶ میں اختلاف ہے اور تفصیل یہ ہے:-
 ۱۔ عَمَّكَ الظَّالِمِينَ (بقرة) میں حفص و حمزہ ملا تا ملا رَبِّي
 الَّذِي (بقرة) رَبِّي الْفَوَاحِشُ (اعراف) اُسْنِي الْكِتَابُ (مریم)
 مَسْنِي الْفَرُّ عِبَادِي الصَّالِحُونَ (انبیاء) عِبَادِي الشُّكُورُ
 (سبا) مَسْنِي الشَّيْطَانُ (س) اَسْرَادَنِي اللَّهُ (زمر) اَهْلَكَنِي اللَّهُ
 (ملک) ان نوٹیں صرف حمزہ اور ملا ایتیں الَّتِي الَّذِينَ (اعراف) میں شامی
 و حمزہ۔ اور ۱۲۔ لِعِبَادِي الَّذِينَ (ابراہیم) میں شامی، اخوین اور
 رُوح ۱۳۔ و ۱۴۔ لِعِبَادِي الَّذِينَ (غالبیت زمر) میں بصری اور
 شفا کے لیے سکون ہے ۱۵۔ اَتَدْرِي اللَّهُ (مل میں) (۱۶) قَالَ لَنْ
 ابوعمر و حفص کے لیے وصلاً فتح اور رتفا حذو اثبات دونوں۔

یہ اور تحقیق یہ ہے کہ قالون اور ابوعمر کے لیے رتفا بھی اثبات ہے یا خود پسند اور حفص کے
 لیے وجوہ تودہ نہیں ہیں لیکن اثبات طریق کے خلاف ہے ۱۲ (المفردات للدرانی)
 حواشی

(۳) رکعت کے لیے دو رکعت اور وقفا صرت سکون و اثبات۔ (۳) ورث
 یہ پڑھنے کے لیے دو رکعت اور وقفا صرت (۴) رکعت کے لیے دو رکعت اور
 وقفا سکون و اثبات (۵) باقی کے لیے حالین میں حذف ہے۔ ۱۶
 ذکر شریعت الکریم (۱) سوئی کے لیے دو رکعت اور وقفا صرت
 و اثبات (۲) بقول کے لیے دو رکعت اور وقفا صرت سکون
 و اثبات (۳) باقی کے لیے حالین میں حذف ہے۔

یہ جو یاد رکھنا لازم کے اخیر ہر رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۱) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۲) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۳) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۴) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۵) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۶) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۷) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۸) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۹) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۱۰) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے

یہ جو یاد رکھنا لازم کے اخیر ہر رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۱) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۲) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۳) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۴) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۵) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۶) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۷) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۸) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۹) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے
 اے اے صلی اللہ علیہ وسلم (۱۰) رکعت کی پہلی سے پہلے ہی ان میں سے

(عنکبوت) میں صرف شامی رکعت و قناتی میں مدنی نماز کا صلیبی میں
 ہر رکعت کے ماکان کی علیکم السلام اور نعتہ کے ماکان کی میں
 علیہ میں صرف حفص کے ماکان میں و راعی (مرکب) کے شرکاء کی (نصرت)
 میں صرف مکی کے ماکان کی فیہا (ظہر) اور کے ماکان کی (شعراء) میں
 و شمس و حفص کے ماکان کی آری میں مکی ہشتام، عاتم اور کسائی
 کے ماکان کی (یس) میں غیر فیہا اور یعقوب کے لیے کے بیٹی (نور) میں
 ہشتام اور حفص کے لیے فتح ہے کے و شمس کی میں قالون و یزید کے
 لیے صرف سکون اور و شمس کے لیے فتح و سکون دونوں میں کے یعباد
 (زخرف) میں (۱) شعبہ کے لیے و صلا فتح اور و قفا سکون (۲) عثم ابو عمرو
 روئی کے لیے حالین میں سکون (۳) باقیں کے لیے حالین میں حذف
 ہے نماز کی دین میں نافع، ہشتام و حفص کے لیے بلا خلاف اور
 بڑی کے لیے بخلاف فتح ہے لیکن سکون طرق کے موافق ہے۔

یا آیت و آیہ | (۱) یہ کل ایک سو تیس ہیں (۲) ان میں حذیف
 و اثبات کا اختلاف ہے (۳) بکری اور یعقوب
 کے لیے تو اپنی اپنی سب یا آت میں اور ہشتام کے لیے تحریر کی دوزے
 میں اور حمزہ کے لیے آیت و نیت میں حالین میں اثبات و سکون
 اور یزید کے لیے آیت و نیت کے (ظہر) اور یزید کے الرحمن (یس) میں
 ص یہ (معی) آیت اور (معی) صین کے علاوہ ہیں۔ ۱۲۰ صفحہ

وصلات اثبات وفتح اور وقفا اثبات و سکون ہے۔ اور نافع ابو عمر و اور
کسانی کے لیے اپنی اپنی تمام..... اور ابو جعفر کے لیے مذکورہ دو
یا آیت کے علاوہ باقی اپنی سب یا آیت میں وصلات اثبات و سکون اور
وقفا حذف ہے۔ اور تفصیل یہ ہے:-

۱۲۱ المذاع نے إذا دعائے (بقرہ) ۱۲۱ تَسْلِيَةً (ہوڈ) کو
درشن، بصری اور یزید ۱۲۱ وَالتَّقْوِينَ (بقرہ) ۱۲۱ وَخَافُونَ
(عمران) ۱۲۱ وَالْخَشَوْنَ (مائدہ) ۱۲۱ وَقَدْ هَدَانِ (نساء) ۱۲۱
۱۲۱ وَلَا تَخْزُونَ (ہوڈ) ۱۲۱ أَشْرَكْتُمُونَ (ابراہیم) ۱۲۱
اتَّبِعُونَ (زخرف) کو بصری و یزید ۱۲۱ اتَّبِعْنِ (عمران)
۱۲۱ وَالمُهْتَدِينَ (اسراء و کہف) کو مدنی و بصری ۱۲۱ شَرَّ
کَيْدُونَ (کو بصری و ہشام اور یزید ۱۲۱ يَاتِ (ہوڈ) ۱۲۱ نَبِيٍّ
(کہف) ان دو کو سنا اور کسی ۱۲۱ تَوْتُونَ (یوسف) کو حق و یزید ۱۲۱ يَتَّى
(ر) کو صرف قبل ۱۲۱ الْمُتَعَالِ (رعد) کو مکی اور یعقوب ۱۲۱ تَالِ (مائدہ)

۱۲۱ المذاع نے إذا دعائے اور التَّلَاقِ (نساء) چاروں میں قالون کے لیے

حذف و اثبات دونوں ہیں لیکن حذف مشہور تر ہے ۱۲۱ منہ

۱۲۱ گوریز ہشام کے لیے کَيْدُونَ (اعراف) میں مالین میں دونوں وجوہ

بتائی ہیں لیکن حذف طریق کے خلاف ہے ۱۲۱ منہ

(ابراہیم وحق) ۲۳ تا ۲۶ تکیر نے (حج و سببا و فاطر و ملک) ۲۷ تک یکن بون نے
 (قصص) ۲۸ تک یقین وین نے (یس) ۲۹ لکڑ دین نے (صفت) ۳۰
 ترجیوں نے ۳۱ فاعتر لوں نے (دخان) ۳۲ تا ۳۴ وند رے (قر)
 ۳۵ نذیر نے (ملک) ان نسیل کو دش و یعقوب ۳۶ و تقبل دعا وے۔
 (ابراہیم) کو دش، ہدی، ابو عمر، حمزہ اور ثوی ۳۷ تا ۳۸ لہن آخرت نے
 (اسراء) یحیٰ بن نے، یوت بن نے، تعلیم نے (کف) آلات یقین نے
 (طہ) ابجوار نے (شوری) المتاد نے (ق) الی الداع نے (قر) یسر نے (فبر)
 ان نو کوسا ۳۹ قرین نے (کف) ۴۰ اتیمون نے اھد ک کو قالون، حق
 اور یزید ۴۱ و المتاد نے (حج) کو دش، حق اور یزید ۴۲ آئند وین نے کو
 سما اور حمزہ ۴۳ کاجو ابی (سببا) کو دش و حق ثابت رکھتے ہیں اور
 ۴۴ مرد زک الرحمن میں یزید کے لیے حالین میں اور یعقوب کے لیے
 صرت و ثفا اثبات ہے ۴۵ التلاقیے اور ۴۶ التناد نے کو دش مکی،
 ابن مردان اور یعقوب ۴۷ یبع الداع نے کو دش، ہدی، بصری اور یزید
 ۴۸ بالواد نے کو دش، مکی، یعقوب ۴۹ اگر من نے ۵۰ آھان نے کو

۱۔ دونوں راویوں کے لیے حالین میں اثبات ہی طریق کے موافق ہے ۱۲ منہ
 ۲۔ اگر من نے اور آھان نے دونوں میں ابو عمر کے لیے حذف و اثبات دونوں
 ہیں لیکن حذف درست تر ہے ۱۲ منہ

مدنی، ہزی اور یعقوب ثابت رکھتے ہیں اور بلا یعبادۃ فالتقون ہیں
یعبادۃ کی یا کو صرف روئیں حالین ہیں ثابت رکھتے ہیں اور ساکن
پڑھتے ہیں اور باقی سب کے لیے حالین ہیں حضرت ہے۔

اور ان کے ماسوا جویا استروا اندر دس آیات واقع ہوئی ہیں ان کو
صرف یعقوب ثابت رکھتے ہیں اور وہ یہ ہیں (۱۰۱) فالتقون نے (بقرہ
نحل) (۶ تا ۳) فالتقون نے (بقرہ نحل - مؤمنون، زمر) (۷) وَلَا تَكْفُرُوا
(بقرہ) (۸ تا ۱۸) وَأَطِيعُوا نَصْرًا زُفْرًا (نوح) (۱۹ تا ۲۱)
تَنْظُرُونَ نے (اعراف، یونس، ہود) (۲۲) فَأَرْسَلْنَا نے (۲۳)
وَلَا تَقْرَبُوا نے (۲۴) أَنْ تُفْسِدُوا نے (یوسف) (۲۵) مَتَابِ
(زمر) (۲۶ تا ۲۸) عِقَابِ (زمر و مؤمن) (۲۹) وَإِلَيْهِ مَآبِ
(زمر) (۳۰) فَلَا تَفْضَحُوا نے (حجر) (۳۱) وَلَا تَخْزُوا نے (۳۲)
(۳۲ تا ۳۴) فَأَعْبُدُوا نے (انبیاء و عنکبوت) (۳۵) فَلَا تَسْتَعْجِلُوا
(انبیاء) (۳۶ تا ۳۸) كَذَّبُوا نے (مؤمن و شعراء) (۳۹) يَحْضَرُوا نے
(۴۰) رَبِّ امْرِئِجَعُونَ نے (۴۱) وَلَا تَكْفُرُوا نے (مؤمنون) (۴۲)
أَنْ يُكْذِبُوا نے (شعراء) (۴۳ و ۴۴) أَنْ يُقْسِلُوا نے (یہ و قصص)
(۴۵ تا ۴۷) سَيَهْدِيُنَّ نے (شعراء و صافات و زمر) (۴۸) هُوَ يَهْدِي
(۴۹) وَيَسْقِيُنَّ نے (۵۰) يَشْفِيُنَّ نے (۵۱) يَحْيِيُنَّ نے (شعراء) (۵۲)

فائدہ (۱) قما آئین کے اللہ اور (۲) خبیث شرعیہ الذین
کا ذکر یا آیت اضافت میں آچکا ہے۔ اور (۳) فرقہ ہے (یوسف)
میں گرفتار کیے لیے اثبات و حذف دونوں ہیں لیکن حذف صحیح اور
مشہور ہے۔ پس کل ایک سو تین یا آیت ہو گئیں۔

۳۵۵
فَلَا تَسْأَلْنِي (کشف) میں ابن زکریاؑ کے لیے حالین میں
حدیث و اثبات دونوں ہیں جو انھیں کتب درعیہ ابن زکریاؑ سے منقول
ہیں (لیکن حدیث عبد العزیز فارسی کے بجائے ابوالحسن سے ہے اس لیے
طریقہ کے تحت ہے اور اب معمول ہوا اس میں صرف اثبات ہے)

فہرست الحروف

الفحنا | ۱۔ طَلَبٌ میں عاصم، روی، یعقوب کے ماسوا کے لیے مَلِک ہے۔

۲۔ الصَّراطِ، صِرَاطِ میں (۲) خَلَفَ کے لیے ہر جگہ صَاد کا زَا کے ساتھ اشہام ہے (۳) فَلَاذ کے لیے صرف الصَّراطِ الْمُسْتَقِیْمَ (فاتحہ) میں اشہام اور خالص صَاد دونوں وجوہ ہیں لیکن ترتیب کی رُو سے اشہام کے ساتھ تو شَیْءٌ اور آل میں عدم سکتہ اور خالص صَاد کے ساتھ سکتہ ہے اس کے خلاف کرنے سے طرق میں خلط ہو جائیگا اور باقی سب موقعوں میں صرف خالص صَاد ہے (۴) قَبِلَ اور رُوئے کے لیے سب جگہ ستین ہے۔

پارہ ۱۱

البقرة | ۱۔ الْقَمْرَ میں اور بجا کے باقی حروف پر (جو ۲۹ سورتوں

۱۔ جس کی کیفیت یہ ہے کہ صَاد اور زَا دونوں کا کچھ کچھ حصہ لے کر دونوں سے ایک حرف بنالیتے ہیں جو سننے میں پُر زَا کی طرح معلوم ہوتا ہے اور اس کو "اشہام بالحرف" کہتے ہیں ۱۱

کے شروع میں ہیں، صرف ابو جعفرؑ کے لیے سکتے ہیں ہر حرف کو
دوسرے سے جدا کرتے ہیں اور سانس لیے بغیر تھوڑی دیر ٹھہرتے ہیں۔
اسی بنا پر اللہ میں ان کے لیے نہ تو لام کے میم کا دوسرے میم میں ادغام
ہوگا اور نہ اس پر تشدید آئے گی اور نہ غنہ ہوگا۔ نیز اکل عمر ان کے شروع
میں میم کا اللہ کے ساتھ وصل بھی نہ ہوگا۔ اور طسٹر اور لیس و
القُرآن اور ن والقلم اور کزیمص اور حمر عسق اور
لمس (نمل) میں ان کے لیے فون کا اظہار ہوگا۔ ع
۱۔ وَمَا يَشْدُو عُنُونٌ فِي نَافِعٍ اَوْ رَجَبٍ کے لیے وَمَا يَشْدُو عُنُونٌ

ہے۔

۱۷۔ يَكُنِي بُونٌ فِي سَا اَوْ شَامِي کے لیے يَكُنِي بُونٌ ہے۔
۱۸۔ قِيلَ اَمْ جَزَجٌ غَيْضٌ (ہٹو) چاچی، یسعی، سیکشت
حیل، یسعی ساتوں میں (۲) ہشام، کسائی اور روئیں کے لیے
پہلے حرف کے کسرہ کا ضمہ کے ساتھ اشام ہے (جس کی کیفیت یہ ہے
کہ کسرہ اور ضمہ کا کچھ کچھ حصہ لے کر ایک مرکب حرکت بنا لیتے ہیں جس
میں ضمہ کا جزو پہلے ہوتا ہے پھر کسرہ کا اور اس کو اشام بالحرکہ کہتے ہیں)
اور (۳) حیل اور یسعی کے اشام میں ابن ذکوان اور (۴) یسعی
اور سیکشت کے اشام میں مدنی اور ابن ذکوان بھی ان کے ساتھ

۳۵۱

شریک ہیں۔

۱۔ یَرْجِعُونَ اور اس مضارع کے تمام الفاظ یَرْجِعُونَ میں ہیں

یا اور تنا کا ضمہ اور جیم کا فتح ہو تو (۲) یعقوب کے لیے یَرْجِعُونَ، یَرْجِعُ

ہے۔ یا تاک کے فتح اور جیم کے کسر سے اور کسٹ یَرْجِعُ الّا ماضی میں

چھوٹوں برگشتہ امی اور شفا اور کسٹ یَرْجِعُونَ یَسِيرُ (البقرہ ۳۸)

میں ابو عمرو اور کسٹ یَرْجِعُ الّا تفسر لہذا میں تفسر، صحیحہ اور پیچیدہ

کسٹ اور کسٹ یَرْجِعُونَ (مؤمنین ۸۷) میں شفا کسٹ اور کسٹ یَرْجِعُونَ

(قصص ۸) میں نافع اور شفا بھی یعقوب کے ساتھ شریک ہیں۔

کسٹ اگر ہو اور ہی کی ہا، واو، قاف، لام کے بعد ہو چھوٹے رہی

وہی، ہو، ہی۔ لہو، لی تو قالون، ابو عمرو، کسائی اور پیچیدہ

کے لیے تاک سکون ہے یعنی وھو، وھو، وھو وغیرہ۔

اور یسئل ہو (البقرہ ۲۶) میں صرف ابو جعفر کے لیے سکون

اور کسٹ ہو (قصص) میں قالون، کسائی اور پیچیدہ کے لیے سکون

ہے۔ ابو عمرو ان کے ساتھ شریک نہیں۔

۲۔ لَمْ يَسْأَلْكَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ دَارِهِمْ

تاک کے کسر کے بجائے اس کا ضمہ ہے۔

کسٹ قاز لہما میں صرف حمزہ کے لیے قاز لہما ہے۔

۳۱ اَدَمُ مِنْ تَرَبُّہِ کَلِمَتٍ میں صرف مکی کے لیے اَدَمُ مِنْ تَرَبُّہِ کَلِمَتٍ ہے۔

۳۲ فَلَا خَوْفٌ اور وَلَا خَوْفٌ اور لَا خَوْفٌ میں ہر جگہ صرف یعقوب کے لیے خَوْفٌ ہے۔ اور اس کو اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ خَوْفٌ (دُشمنوں والا) یعقوب کے لیے ہر جگہ خَوْفٌ ہے۔

۳۳ وَلَا يُقْبَلُ میں حق کے لیے وَلَا تُقْبَلُ ہے۔

۳۴ وَعَدْنَا یہاں اور اَعْرَافُ (ع) اور وَعَدْنَا نَكْمُ (طہ ع) میں بَصْرَیَّانُ اور یَیْیُدُ کہے لیے وَعَدْنَا اور وَعَدْنَا نَكْمُ ہے۔

۳۵ تَابَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِ میں دونوں جگہ اور تَابَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِ۔ یا اَرْحَمُ الرَّحِیْمِ کا یُشْعِرُ کُرْ اِنْ جِیئُوْا میں (۲) درستی کے لیے ہمزد کے کسر اور آ کے ضمہ کا احتلاس اور سکون دونوں اور (۳) سوئی کے لیے صرف سکون ہے۔

۳۶ تَغْفِرُ نَكْمُ یہاں (۲) مدنی کے لیے یُغْفِرُ اور (۳) شامی کے لیے تُغْفِرُ ہے۔ ع

(النَّبِیِّیْنَ نَافِعٌ) ع (۱) وَالصَّیِّدِیْنَ مَدِیٌّ (۲) حَفْصٌ کے

هَزُوًّا میں (۲) حمزہ کے لیے وصلًا هَزُوًّا اور وقفاً هَزُوًّا یا هَزُوًّا (۳)

امام خلف کے لیے وصلًا هَزُوًّا اور وقفاً هَزُوًّا (۴) باقیں کے لیے وصلًا هَزُوًّا اور وقفاً هَزُوًّا ہے۔ ع

۱۔ عَمَّا تَعْمَلُونَ اَفْتَلَمْتُمْ فِيْ صِرَافٍ مِّمَّكَ لِيُوْعَلُّوْنَ
 ۲۔ اَمَانِيْ، اَمَانِيْهُمْ، بِاَمَانِيْكُمْ اور اُمْنِيَّتِيْہ میں صرف
 ابو جعفرؑ کے لیے اَمَانِيْ، اَمَانِيْهُمْ، بِاَمَانِيْكُمْ اور اُمْنِيَّتِيْہ ہے یا کہ
 تخفیف سے اور جس جگہ اس کی یا پر ضمہ یا کسرہ ہے وہاں یا کو ساکن پڑھتے
 ہیں۔ اور اگر اس یا ساکنہ کے بعد ہا ہو تو اس ہا کو کسرہ سے پڑھتے ہیں۔
 جیسے تِلْكَ اَمَانِيْهُمْ وغیرہ۔

۳۔ خَطِيْبَتُہ میں مدنیان کے لیے خَطِيْبَتُہ ہے
 ۴۔ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ میں مکی اور اخوین کے لیے لَا يَتَّبِعُوْنَ

ہے۔

۵۔ لِلنَّاسِ حُسْنًا میں شفا اور یعقوب کے لیے حَسَنًا ہے۔
 ۶۔ تَظْهَرُوْنَ میں یہاں اور تَظْهَرَا (تکریم، میں سماء شامی کے لیے
 تَظْهَرُوْنَ اور تَظْهَرَا ہے۔

اور تَظْهَرُوْنَ احزاب (ع) میں (۱) عاصم کے لیے اسی طرح (۲)
 شامی کے لیے تَظْهَرُوْنَ (۳) شفا کے لیے تَظْهَرُوْنَ (۴) سماء کے لیے
 تَظْهَرُوْنَ ہے۔

اور يَظْهَرُوْنَ مجادلہ (ع) میں (۱) عاصم کے لیے اسی طرح (۲)
 شامی، شفا و یزید کے لیے يَظْهَرُوْنَ (۳) نافع، حق کے لیے يَظْهَرُوْنَ ہے۔

۱۳ اُسری میں صرف حمزہ کے لیے اُسری ہے اور انفال غ میں
 صرف ابو جعفر کے لیے اُسری کے بجائے اُسری ہے اور الاُسری
 انفال غ میں ابو عمرو، ابو جعفر کے لیے الاُسری ہے (اور قاعد کے مطابق
 ابو عمرو کے لیے امالہ بھی ہے)

۱۴ تَفْدٌ وَهُمْ فِي مَدَنٍ، عَاهَمٌ، كَسَالِيٌّ اور يعقوب کے غیر کے لیے
 تَفْدٌ وَهُمْ ہے۔

۱۵ عَمَّا تَعْمَلُونَ اُولَئِكَ فِي نَافِعٍ، مَكِيٌّ، صَفَا اور يعقوب کے لیے
 يَعْمَلُونَ ہے۔ غ

۱۶ الْقُدُسِ میں چاروں جگہ صرف مکی کے لیے الْقُدُسِ ہے۔
 ۱۷ يُنْزِلُ، تُنْزِلُ، تُنْزِلُ میں (۲) حق کے لیے يُنْزِلُ،
 تُنْزِلُ، نُزِلُ ہے نون کے سُکون اور زاء کی تخفیف سے لیکن
 ۱۸ عَلٰی اَنْ يُنْزِلَ (انعام) میں بصری کے لیے ۱۷ وَنُزِّلَ حَتّٰی تُنْزِلَ
 (اسراء) میں مکی کے لیے ۱۷ بِمَا يُنْزِلُ (نحل) میں يعقوب کے لیے باقیں
 کی طرح تشدید ہے۔ ۱۹ اور مُنْزِلُ لَهَا (مائدہ) اور يُنْزِلُ الْغَيْثَ
 (لقمن و شوری) ان تین کی تخفیف میں شفا بھی حق کے ساتھ شریک ہیں
 ۲۰ مُنْزِلِينَ (آل عمران) اور مُنْزِلُونَ (عنکبوت) میں صرف شامی
 کے لیے مُنْزِلِينَ اور مُنْزِلُونَ ہے نون کے زبر اور زاء کی تشدید سے

۱۰ مُنْزَلٌ مِّنْ شَامِيٍّ اور حفصؓ کے غیر کے لیے مُنْزَلٌ ہے۔
 ۱۱ تَنْبِيْهِ وَمَا نَزَّلَهُ (حجرات) میں سب کے لیے حفصؓ کی طرح تشبیہ
 ہے۔

۱۲ بَصِيْرٌ لِّمَا يَعْمَلُوْنَ میں یہاں صرف یعقوبؓ کے لیے
 تَعْمَلُوْنَ ہے اور بَصِيْرٌ لِّمَا تَعْمَلُوْنَ (حجرات) میں صرف مکیؓ کے
 لیے يَعْمَلُوْنَ ہے۔

۱۳ جَبْرِئِلُ میں (۲) مکیؓ کے لیے جَبْرِئِلُ (۳) شعبہ کے لیے
 جَبْرِئِلُ (۴) شفا کے لیے جَبْرِئِلُ ہے۔

۱۴ وَمِيْكَئِلَ میں (۲) مدنیؓ کے لیے وَمِيْكَئِلَ (۳) اہلبان و
 صحبہ کے لیے وَمِيْكَئِلَ ہے۔

۱۵ وَلَكِنَّ الشَّيْطٰنِیْنَ یہاں اور وَلَكِنَّ اللّٰهَ دُنُوْا (انفال
 ۲۷) میں شامیؓ، شفا کے لیے وَلَكِنَّ الشَّيْطٰنِیْنَ اور وَلَكِنَّ
 اللّٰهَ ہے اور وَلَكِنَّ الْبِرَّ (دونوں جگہ بقرہ ۲۷) میں نافعؓ اور
 شامیؓ کے لیے وَلَكِنَّ الْبِرَّ ہے اور وَلَكِنَّ النَّاسَ (یونس) میں
 صرف شفا کے لیے وَلَكِنَّ النَّاسَ ہے۔

۱۶ مَا نُنْصِرُ میں صرف شامیؓ کے لیے مَا نُنْصِرُ ہے۔
 ۱۷ اَوْ نُنْصِرُ میں جبر کے لیے نُنْصِرُ ہے۔

۱۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ فِي صُورٍ شَامِيٍّ كَيْسَ قَالُوا هِيَ۔
 ۲۔ كُنْ فَيَكُونُ فِي بِيَانٍ أَوْ آلِ عَمْرَانَ وَنَحْلٍ دَيْسٍ (رغ) اور
 مَرِيَمَ (رغ) وَمَوْسَى (رغ) فِي شَامِيٍّ كَيْسَ قَالُوا هِيَ اور نَحْلٍ دَيْسٍ
 فِي كَسَايَ بِيَانٍ أَوْ آلِ عَمْرَانَ تَنْبِيْهُ آلِ عَمْرَانَ (رغ) اور
 انعام (رغ) فِي سَبْكِ كَيْسَ قَالُوا هِيَ۔

۳۔ وَلَا تَسْأَلُ فِي نَفْعٍ أَوْ يَعْقُوبَ كَيْسَ وَلَا تَسْأَلُ

ہے

۱۔ صرف ہشام کے لیے ذیل کے تینتیس مقامات میں ابراہیم
 کے بجائے ابراہیم ہے ۱ تا ۱۵ بقرہ کے تمام کلمات ۱۶ تا ۱۸
 نسا کے آخری تین جو غ اور غ میں ہیں ۱۹ انعام کا آخری (رغ)
 ۲۰ و ۲۱ توبہ کے آخری دو (رغ) ۲۲ سورہ ابراہیم ۲۳ و ۲۴ نحل میں
 ۲۵ تا ۲۷ مریم کے تین ۲۸ عنکبوت کا آخری (رغ) ۲۹ شوریہ۔
 ۳۰ ذریت ۳۱ نجم ۳۲ حدید میں ۳۳ ممتحنہ کا پہلا۔

اور ایک وجہ کی رو سے صرف بقرہ والوں میں ابن ذکوان بھی
 ان کے ساتھ شریک ہیں لیکن ان کے لیے یہ وجہ طریق کے خلاف ہے۔

۱۔ وَاتَّخَذَ وَآلٍ فِي نَفْعٍ شَامِيٍّ كَيْسَ قَالُوا هِيَ۔
 ۲۔ فَأَمَّتْ فِي صُورٍ شَامِيٍّ كَيْسَ قَالُوا هِيَ۔

۱۳ آبر کا اور آبرائی میں ہر جگہ (۲) مکی، سوسی اور یعقوب کے لیے راکا سکون ہے اور (۳) دوری کے لیے راکا کے کسر کا اختلاف ہے۔

اور آبر کا الدین (فصلت) میں شامی، شعبہ کے لیے بھی سکون ہے۔

۱۴ وَصَّی میں عم کے لیے وَادَّحٰی ہے۔

۱۵ اَمْ تَقُولُونَ میں دنی، جبر، شعبہ اور روح کے لیے

یَقُولُونَ ہے۔

پارہ سیکول

۱۶ لَرَّوْفٌ اور رَرَّوْفٌ میں ہر جگہ صحبہ جمی کے لیے لَرَّوْفٌ اور رَرَّوْفٌ ہے واد کے بغیر۔

۱۷ عَمَّا يَعْمَلُونَ وَلَئِنْ میں شامی، اخوین، ابو جعفر اور روح کے لیے تَعْمَلُونَ ہے۔

۱۸ مَوْلٰیہا میں صرف شامی کے لیے مَوْلٰیہا ہے۔

۱۹ عَمَّا يَعْمَلُونَ ہِ وَ مِنْ حَيْثُ میں صرف ابو عمرو کے لیے

يَعْمَلُونَ ہے۔ (۱۹) لَيْلًا (ج) ہے۔

۱۰۱

۱۰ وَمَنْ تَطَوَّعَ فِي شَفَا أَوْ يَعْقُوبَ كَيْ لِي أَوْ كَيْ فَمَنْ
 تَطَوَّعَ أَبْقَرَهُ (ع) میں صرف شفا کے لیے یَطَوَّعُ ہے۔ (ع)
 ۱۱ الرِّبِّيُّ فِي بِنْدَرِهِ جَكَ تَوْحِيدٍ وَجَمْعٍ كَاخْتِلَافٍ هُوَ تَوْحِيدٌ
 وَاللَّيْطِيُّ فِي بِنْدَرِهِ جَكَ تَوْحِيدٌ وَجَمْعٌ هُوَ تَوْحِيدٌ (۱) (۲)
 كَهْفَ (ع) (۳) جاثیه (ع) ان تین میں صرف شفا کے لیے (۴) اعراف
 (ع) (۵) نمل (ع) (۶) روم (ع) کا دوسرا (۷) فاطر (ع) ان چار میں مکی
 اور شفا کے لیے (۸) حجر (ع) میں صرف فتنی کے لیے (۹) فرقان (ع) میں صرف
 مکی کے لیے توحید ہے۔

اور (۱۰) ابراہیم (ع) (۱۱) شوری (ع) میں صرف مدنی کے لیے جمع
 ہے۔ ۱۲ اسرار (ع) (۱۳) انبیاء (ع) (۱۴) سبأ (ع) (۱۵) ص (ع)
 ان چار میں صرف ابو جعفر کے لیے جمع ہے۔
 ۱۶ وَلَوْ كَرِهَى الَّذِينَ فِي نَافِعٍ شَامِيٍّ يَعْقُوبَ كَيْ لِي تَرَى
 الَّذِينَ هُوَ۔

۱۰۱

۱۷ إِذْ يَرُونَ فِي صَفِّ شَامِيٍّ كَيْ لِي يَأْكَأْشِ هُوَ۔
 ۱۸ إِنَّ الْقُوَّةَ أَوْ وَأَنَّ اللَّهَ فِي ثَوِيٍّ كَيْ لِي مَهْرَه كَأَسْرَرٍ۔ (ع)
 ۱۹ خُطُوتٍ فِي تَنْبَلٍ شَامِيٍّ حَفْصٍ كَسَانِيٍّ، ثَوِيٍّ كَيْ لِي غَيْرِ كَيْ
 لِي خُطُوتٍ هُوَ۔

۱۔ الْمَيْتَةُ چاروں، اور مَيْتَةُ دونوں اور مَيْتَتَا پانچوں،
 ان گیارہ میں ابو جعفر کے لیے اَلْمَيْتَةُ، مَيْتَةُ، مَيْتَتَا ہے۔ اور
 مَيْتَتَا (انعام) میں نافع اور یعقوب اور مَيْتَتَا (حجرات) میں نافع اور
 رؤس اور الْمَيْتَةُ (یس) میں صرف نافع ابو جعفر کے ساتھ شریک ہیں
 اور اُنْحَى مِنَ الْمَيْتَةِ اور الْمَيْتَةِ مِنَ الْحَيِّ میں چاروں جگہ جو کل
 آٹھ ہیں ان میں نفر، شعبہ کے لیے الْمَيْتَةُ ہے اور مَيْتَتَا (اعراف)
 و فاطر میں بصری و ابنان و شعبہ کے لیے مَيْتَةُ ہے۔

۲۔ جب دوساکن اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن ان چھ میں سے
 کوئی ایک ہو اَكْ، مَنَّ، لَكِنْ، كَانُونَ، تَنْوِين، قُلْ، كَالَام، اَوْ كَاوَا۔
 تانیث کی تاقِد کی ذال اور دوسرے ساکن کے بعد ضمہ لازمی ہو تو (۱)
 عاصم اور حمزہ کے لیے چھٹوں میں پہلے ساکن کا کسرہ ہے (۲) صرعی، ہشام
 اور روی کے لیے چھٹوں میں ضمہ ہے (۳) ابن ذکوان کے لیے تنوین میں
 سب جگہ کسرہ ہے لیکن بِرَحْمَةٍ اَدْخُلُوا (اعراف) اور خَبِيثَةٍ
 اِجْتَنِبَتْ (ابراہیم) میں کسرہ اور ضمہ دونوں ہیں اور کسرہ طریق کے موافق
 ہے۔ اور باقی پانچ میں صرف ضمہ ہے (۴) ابو عمرو کے لیے قُلْ کے لام اور
 اَوْ کے واو میں ضمہ اور باقی چار میں کسرہ ہے (۵) یعقوب کے لیے اَوْ کے
 واو میں ضمہ اور باقی پانچ میں کسرہ ہے۔

۱۴۔ فَمِنْ اضْطِرَّ فِي جَارِدٍ جَكَ صِرَ ابُو جَعْفَرٍ كَيْ لِيهِ وَصَلًا
 فَمِنْ اضْطِرَّ اور اعادہ کی صورت میں اضْطِرَّ ہے۔
 ۱۵۔ لَيْسَ الْبِرُّ فِي حَفْصٍ اور حمزہ کے غیر کے لیے لَيْسَ الْبِرُّ ہے
 ۱۶۔ وَلَكِنَّ الْبِرَّ (الک)

۱۷۔ مِنْ مُؤَمِّينَ میں صحبہ اور یعقوب کے لیے مُؤَمِّينَ ہے
 ۱۸۔ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ (۲) مَنِيَّانَ، ابنِ ذَكْوَانَ کے
 لیے فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ (۳) شَام کے لیے فِدْيَةٌ طَعَامُ
 مَسْكِينٍ ہے۔

۱۹۔ الْقُرْآنُ اور قُرْآنًا، قُرْآنًا میں ہر جگہ مکی کے لیے
 الْقُرْآنُ، قُرْآنًا، قُرْآنًا ہے۔

۲۰۔ الْيُسْرَ، الْعُسْرَ اور عُسْرَةٍ میں ہر جگہ صرف یہ یاد رکھ لیں
 الْيُسْرَ، الْعُسْرَ اور عُسْرَةٍ ہے۔ اور یہ الفاظ سترہ جگہ آئے ہیں۔
 (۱) الْيُسْرَ، الْعُسْرَ (بقرہ ۱۸۳) عُسْرَةٍ (۲) عُسْرَةٍ (۳) عُسْرَةٍ (۴) عُسْرَةٍ
 الْعُسْرَةُ (توبہ ۱۲) عُسْرَ (۵) عُسْرَ (کہف ۶) يُسْرًا (کہف ۱۱)
 ذُرِّيَّتٍ وَطَلَقَ (۱۰ و ۹) عُسْرٍ يُسْرًا (طلاق ۱۱) لِلْيُسْرَى
 (۱۲) عَلَيَّ (۱۳) لِلْعُسْرَى (نیل) (۱۴) (۱۵) الْعُسْرَى يُسْرًا دونوں
 (الشرح میں)

۱۲ وَلِتَكْمَلُوا فِي شَعْبَةٍ أَوْ بِعُقُوبٍ كَيْسٍ وَلِتَكْمَلُوا فِي شَعْبَةٍ
 ۱۳ الْبُيُوتِ أَوْ بِبُيُوتٍ، بِبُيُوتِكُمْ فِي هَرَجَةٍ وَشَرِّ بَصَرٍ
 حَفْصٌ أَوْ بِبُيُوتٍ كَيْسٍ الْبُيُوتِ، بِبُيُوتِكُمْ فِي هَرَجَةٍ
 ۱۴ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ، حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ، فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فِي
 شَفَا كَيْسٍ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ، حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ، فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فِي
 ۱۵ فَلَا رَفَتْ وَلَا فُسُوقٍ فِي جَرٍّ أَوْ ثَوِيٍّ كَيْسٍ وَلَا رَفَتْ
 وَلَا فُسُوقٍ فِي هَرَجَةٍ

۱۶ وَلَا جِدَّالَ فِي هَرَجَةٍ أَوْ جِدَّالَ كَيْسٍ وَلَا جِدَّالَ فِي هَرَجَةٍ
 ۱۷ فِي السِّلَاحِ فِي هَرَجَةٍ أَوْ كِسَانٍ كَيْسٍ فِي السِّلَاحِ
 ۱۸ وَالْمَلَكَةِ فِي هَرَجَةٍ أَوْ جِدَّالَ كَيْسٍ وَالْمَلَكَةِ
 (۱۹ تَرْجِعُكَ شَفَا) ۲۰

۲۱ لِيُحْكَمَ فِي جَدِّ هَرَجَةٍ أَوْ جِدَّالَ كَيْسٍ لِيُحْكَمَ فِي هَرَجَةٍ
 ۲۲ حَتَّى يَقُولَ فِي هَرَجَةٍ نَافِعٍ كَيْسٍ حَتَّى يَقُولَ فِي هَرَجَةٍ
 ۲۳ اِثْمُ كَيْسٍ فِي اخْوَيْنِ كَيْسٍ اِثْمُ كَيْسٍ فِي هَرَجَةٍ
 ۲۴ اِثْمُ كَيْسٍ فِي اخْوَيْنِ كَيْسٍ اِثْمُ كَيْسٍ فِي هَرَجَةٍ
 ۲۵ اِثْمُ كَيْسٍ فِي اخْوَيْنِ كَيْسٍ اِثْمُ كَيْسٍ فِي هَرَجَةٍ
 ۲۶ اِثْمُ كَيْسٍ فِي اخْوَيْنِ كَيْسٍ اِثْمُ كَيْسٍ فِي هَرَجَةٍ
 ۲۷ اِثْمُ كَيْسٍ فِي اخْوَيْنِ كَيْسٍ اِثْمُ كَيْسٍ فِي هَرَجَةٍ
 ۲۸ اِثْمُ كَيْسٍ فِي اخْوَيْنِ كَيْسٍ اِثْمُ كَيْسٍ فِي هَرَجَةٍ
 ۲۹ اِثْمُ كَيْسٍ فِي اخْوَيْنِ كَيْسٍ اِثْمُ كَيْسٍ فِي هَرَجَةٍ
 ۳۰ اِثْمُ كَيْسٍ فِي اخْوَيْنِ كَيْسٍ اِثْمُ كَيْسٍ فِي هَرَجَةٍ

۳۱ قُلِ الْعَفْوُ فِي هَرَجَةٍ أَوْ عَمْرٍو كَيْسٍ قُلِ الْعَفْوُ فِي هَرَجَةٍ

۳۱ لَا عُنْتُكُمْ فِي بَزْيٍ كَيْ لِي حَالِيْنَ فِي اَرْحَمَزَهٗ كَيْ لِيْ صَرْفٍ
وَقَفًا تَسْهِيْلٍ وَتَحْقِيْقٍ وَدُنُوْا فِيْ - ع

۳۲ يَطْهَرُنَ فِيْ صَحْبَةٍ كَيْ لِيْ يَطْهَرُنَ - ع
۳۳ اَلَا اَنْ يُّخَافَا فِيْ حَمْرَةٍ اَوْ ثَوْبِيٍّ كَيْ لِيْ اَلَا اَنْ يُّخَافَا - ع
۳۴ لَا تُضَاوِرُ فِيْ (۲) حَقِّ كَيْ لِيْ لَا تُضَاوِرُ اَوْ (۳) يَزِيْدُ كَيْ
لِيْ لَا تُضَاوِرُ - ع

اور وَلَا يُضَاوِرُ بَقْرَهٗ ع میں بھی یزید ہی کے لیے وَلَا يُضَاوِرُ
۳۵ مَا اَتَيْتُمْ فِيْهَا اَوْ رَمَا اَتَيْتُمْ مِّنْ رَّبِّ اَرْوَمٍ فِيْ
صَرْفٍ مَّكِيٍّ كَيْ لِيْ اَتَيْتُمْ - ع اور رَمَا اَتَيْتُمْ مِّنْ زَكْوَةٍ فِيْ كَوْنٍ اَخْتَلَفَ
نہیں ہے - ع

۳۶ تَمَسُّوْهُنَّ فِيْ تَيْنُوْنَ جُكَّ شَفَا كَيْ لِيْ تَمَسُّوْهُنَّ - ع
۳۷ قَدْرُءٌ فِيْ دُنُوْا جُكَّ اِبْنِ ذِكْوَانَ، صَحْبٍ وَبَزْيٍ كَيْ لِيْ
کے لیے قَدْرُءٌ ہے - ع

۳۸ وَصِيَّةٌ فِيْ حَرْمِيٍّ، شَعْبَةٍ، رُوِيٍّ اَوْ يَعْقُوْبٍ كَيْ لِيْ
وَصِيَّةٌ ہے - ع

۳۹ فَيُضْعِفُهُ فِيْهَا اَوْ صَدِيْدِيْنِ شَامِيٍّ، عَاصِمٍ، يَعْقُوْبٍ كَيْ
مَاسُوَا كَيْ لِيْ فَيُضْعِفُهُ ہے - ع

۲۷ فَيُضْعِفُ اور يُضْعِفُ اور مُضْعِفَةٌ اور اس باب کے

باقی کلمات میں ابنان اور ثوی کے لیے الف کا حذف اور عین کی تشدید

ہے۔ پس فَيُضْعِفُ بقرہ و حدید میں چار قراتیں ہو گئیں (۱) نافع

ابو عمرو اور شفا کے لیے فَيُضْعِفُ (۲) عاصم کے لیے فَيُضْعِفُ (۳)

مکی اور یزید کے لیے فَيُضْعِفُ (۴) شامی اور حضرمی کے لیے

فَيُضْعِفُ ہے اور چونکہ يُضْعِفُ (فرقان) میں فاء کے جزم اور پش کا

اختلاف بھی ہے اس لیے وہاں بھی چار قراتیں ہیں (۱) نافع ابو عمرو

صحب کے لیے يُضْعِفُ (تخفیف و جزم سے) (۲) شعبہ کے لیے

يُضْعِفُ (۳) مکی اور ثوی کے لیے يُضْعِفُ (۴) شامی کے لیے

يُضْعِفُ ہے۔ اور احزاب میں تین قراتیں ہیں (۱) ابنان کے

لیے نُضْعِفُ لَهَا الْعَذَابُ (۲) بصری ابو جعفر کے لیے يُضْعِفُ

لَهَا الْعَذَابُ (۳) باقیں کے لیے يُضْعِفُ لَهَا الْعَذَابُ ہے۔

۲۸ يَبْصُطُ میں یہاں اور بَصْطَةٌ (اعراف) میں (۱) قبل

ابو عمرو ہشام، حفص، خلف، روین اور امام خلف کے لیے

دونوں میں سین ہے۔ (۲) خلد کے لیے صَاد اور سین دونوں ہیں (۳)

ابن ذکوان کے لیے یہاں سین اور اعراف میں صَاد ہے۔ اور گورزیں

ان کے لیے بھی دونوں جگہ سین و صَاد دونوں ہیں جو بقرہ میں توضح ہیں

لیکن صَاد طریق کے خلاف ہے اور اعتراف میں سین کی وجہ صحیح نہیں۔
(۱۴) باقیں کے لیے دونوں میں صرف صَاد ہے۔

۱۴

۱۴ عَسَيْتُمْ فِي دُونِ جَكَ صِرْتِ نَافِعٍ كَيْ لِي عَسَيْتُمْ هِيَ ع ۲۲
۱۵ عُرْفَةُ فِي كُنْزٍ اَوْ يَعْقُوبُ كَيْ مَاسُوَا كَيْ لِي عُرْفَةُ هِيَ۔

۱۵

۱۶ دَفَعُ اللّٰهُ فِي دُونِ جَكَ مَدْنِي اَوْ يَعْقُوبُ كَيْ لِي
دَفَعُ هِيَ۔ ع ۲۳

پارہ ۳۳ تِلْكَ الرُّسُلُ

۱۷ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ تَيْنُونَ فِي يَہَا
اور لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ (ابراہیم) میں اور لَا لَغُوفِيہَا وَلَا تَأْتِيْمُ
(طور) میں حق کے لیے لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ اور لَا
بَيْعَ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ اور لَا لَغُوفِيہَا وَلَا تَأْتِيْمُ ہے۔ ع ۲۴

۲۴

۱۸ اَنَا اُحْيٰی اور اَنَا اُنْبِئُكُمْ اور اَنَا اَوَّلٌ وَغیرہ جب کہ
اَنَا کے بعد ضمہ یافتہ والا ضمہ قطعی ہو تو مدنی کے لیے حالین میں الفا کا
اثبات ہے (اور اس کی وجہ سے یہ منفصل کے باب سے ہو جاتا ہے)
اور اَنَا اَوَّلٌ میں تینوں جگہ صرف قالون کے لیے اثبات و عدم اثبات
دونوں ہیں لیکن عدم اثبات اولیٰ اور طریق کے موافق ہے۔

۱۲ (لَمْ يَتَسَنَّ وَصَلًا شَفَاظًا)

۱۳ نُنْشِرُهَا مِیں سَمَا کے لیے نُنْشِرُهَا ہے۔

۱۴ قَالَ اَعْلَمُ مِیں اَخِرِیْن کے لیے قَالَ اَعْلَمُ ہے اور ابتدا۔

اعادہ کی صورت مِیں اَعْلَمُ ہے۔

۱۵ فَصَرُّهُنَّ مِیں فَتًی، ابو جعفرؓ اور روئیس کے لیے فَصَرُّهُنَّ ہے

۱۶ جُزْءًا مِیں تینوں جگہ (۲) شَعْبَہ کے لیے جُزْءًا ہے (اور

مَجْزُوءَاتُ)۔

۱۷ بِرَبُّوۃٍ اور اِلٰی سَرَبُوۃٍ مِیں شامی اور عاصم کے غیر کے لیے

سَرَبُوۃٍ ہے۔

۱۸ اُكْلُهَا، اُكْلُهُ، اَلْاُكْلِ، اُكْلٍ مِیں (۲) نافع،

مکی کے لیے اُكْلُهَا، اُكْلُهُ، اَلْاُكْلِ، اُكْلٍ ہے (۳) اور

صرف اُكْلُهَا مِیں چاروں جگہ ابو عمرو کے لیے بھی کاف کا سکون،

۱۹ (تَمَاتُ بَرَزًی) ۲۰ وَ مَن یُؤْتِ مِیں صرف یعقوب

کے لیے وَصَلًا یُؤْتِ اور وَفَقًا یُؤْتِ ہے۔

۲۱ فَنَعِیْمًا اور نَعِیْمًا مِیں (۲) قَالُوْنَ، ابو عمرو، شَعْبَہ کے لیے

عِیْن کے کسرہ کا اختلاس (۳) اِنہی اختلاس والوں اور ابو جعفر کے

لیے عِیْن کا سکون (۴) شامی اور شفا کے لیے فَنَعِیْمًا اور نَعِیْمًا ہے۔

۴۲ وَ يُكْفِّرُ فِي (۲) حَقِّ اور شعبۂ کے لیے وَ يُكْفِّرُ (۳) مَذِينٌ اور شفا کے لیے وَ يُكْفِّرُ ہے۔

۴۳ يَحْسَبُهُمْ، يَحْسَبُونَ، تَحْسَبُ اور تَحْسَبِينَ میں جب کہ مضارع کا صیغہ ہو شامی، عاصم، حمزہ و یزید کے ماسوا کے لیے سین کا کسرہ ہے۔ ۳۴

۴۴ فَأَذْنُوا فِي شَعْبَةٍ وَ حمزہ کے لیے فَأَذْنُوا ہے۔

۴۵ (عُسْرَةٍ) (ث)

۴۶ مَيْسَرَةٍ میں صرف نافع کے لیے مَيْسَرَةٍ ہے۔

۴۷ تَصَدَّقُوا فِي عاصم کے غیر کے لیے تَصَدَّقُوا ہے

۴۸ (تَرْجِعُونَ) (حَاء) ۳۵

۴۹ أَنْ تَصِلَ میں صرف حمزہ کے لیے أَنْ ہے۔

۵۰ فَتَذَكَّرَ میں (۲) حمزہ کے لیے فَتَذَكَّرَ (۳) حَقِّ کے لیے

فَتَذَكَّرَ ہے۔

۵۱ تَجَارِةٌ حَاضِرَةٌ میں عاصم کے ماسوا کے لیے تَجَارِةٌ حَاضِرَةٌ ہے۔ اور نساء و لے تَجَارِةٌ میں کھئی کے غیر کے لیے تَجَارِةٌ

۵۲ (وَلَا يُضَاكِرُ) (ث)

۵۳ فَرِهْنٌ میں جبر کے لیے فَرِهْنٌ ہے۔ ۳۶

۱۱۔ فَيَغْفِرُ اور وَيَعْدِبُ میں شامی، عاصم، ثویٰ کے ماسوا کے لیے فَيَغْفِرُ اور وَيَعْدِبُ ہے۔

۱۲۔ وَكُتِبَہ میں یہاں شفا کے لیے اور تکریم میں بصری حصّہ کے ماسوا کے لیے وَكُتِبَہ اور لِكُتِبَہ (انبیاء) میں صعب کے غیر کے لیے لِكُتِبَہ ہے۔

۱۳۔ لَا نُفَرِّقُ میں صرف یعقوب کے لیے لَا يُفَرِّقُ ہے
۱۴۔ سَتُخْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ میں شفا کے لیے
ال عمران تاکہ بجائے یا ہے۔

۱۵۔ يَرَوْهُمْ میں دنیاں اور یعقوب کے لیے تَرَوْهُمْ ہے
۱۶۔ وَرِضْوَانٍ اور رِضْوَانُہ میں ہر جگہ صرف شعبہ کے لیے رِکَاضہ ہے لیکن مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانُہ (مائدہ ع) میں ان کے لیے بھی کسری ہے۔

۱۷۔ إِنَّ الدِّينَ میں صرف کسائی کے لیے اَنَّ ہے۔
۱۸۔ وَيَقْتُلُونَ الدِّينَ میں صرف حمزہ کے لیے وَيَقْتُلُونَ ہے
۱۹۔ (الميت) (نفر ص)

۲۰۔ تُقْسِہ میں صرف یعقوب کے لیے تُقْسِہ ہے۔
۲۱۔ بِمَا وَضَعَتْ میں شامی شبہ اور یعقوب کے لیے وَضَعَتْ ہے

۱۲ وَكَفَّلَهَا فِي كَفَىٰ كَيْفٍ مَّاسَاكِي لِي وَكَفَّلَهَا هِيَ

۱۳ زَكْرِيَّا فِي هَرْجَلِ صَحْبٍ كَيْفٍ مَّاسَاكِي لِي وَكَفَّلَهَا هِيَ
یہاں اول کلمہ میں شعبۂ کے لیے تو ہمزہ کا نصب (زبر) اور سہا، شامی،
کے لیے رفع (پیش) ہے اور انعام، انبیاء میں اور مریم کے پہلے موقع میں
ہمزہ پڑھنے والے سب حضرات کے لیے ہمزہ کا نصب (زبر) اور اس
کے دوسرے موقع میں اور اسی طرح عمران کے آخری دو موقعوں میں
رفع ہے۔

۱۴ فَنَادَتْهُ فِي شَفَا كَيْفٍ مَّاسَاكِي لِي وَكَفَّلَهَا هِيَ

۱۵ اَنَّ اَللّٰهَ فِي شَامِي اَدْرَمَزُہ كَيْفٍ مَّاسَاكِي لِي وَكَفَّلَهَا هِيَ

۱۶ يُبَشِّرُكَ دُونِ يٰہَا اَدْرَا سِرَّ وَكُفِّ رَع) چاروں میں اخوین
اور يُبَشِّرُكَ اَللّٰهُ (شوری) میں جبر اور اخوین اور يُبَشِّرُكَ (توبہ)
اور نُبَشِّرُكَ (حجر مریم) اور لُبَشِّرُكَ (مریم) ان چاروں میں صرف حمزہ
کے لیے یَا، نون، تا کا فتح با کا جزم اور شین کا پیش ہے یعنی یُبَشِّرُ
وغیرہ۔

۱۷ اَلَّذِي اَخْلَقَ فِي اَوَّلِ اَيَّامِ اَلْعَالَمِ اَوَّلِ اَيَّامِ اَلْعَالَمِ
عَالَمٌ اور يعقوب کے ماسا کے لیے وَنَعْلَمُہ ہے۔

۱۸ اَلَّذِي اَخْلَقَ فِي اَوَّلِ اَيَّامِ اَلْعَالَمِ اَوَّلِ اَيَّامِ اَلْعَالَمِ

۱۴ کھیتۃ الطیر میں یہاں اور دائرہ میں صرف یزید کے لیے
کھیتۃ الطیر ہے۔

۱۵ فیکون طیرا میں یہاں دائرہ میں مدنیان اور یعقوب
کے لیے طیرا ہے۔

۱۶ فیوفیہم میں حفص اور ریس کے غیر کے لیے فیوفیہم
اور ولیوفیہم احقاف میں حق، شام اور عاصم کے ماسوا کے
لیے ولیوفیہم ہے۔

۱۷ (ہا نتم) (ب ح ث) (ہا نتم) یا (ہا نتم) (ج) (ہا نتم) (ز)
۱۸ (ع ا ن یو ثی) (د) (ک یو د ی) (ب ل ظ) (یو د ی) (ح)
ص ف ث

۱۹ تعلیون میں سما کے لیے تعلیون ہے۔

۲۰ ولا یا مرکم میں شامی، عاصم، فثی اور یعقوب کے غیر
کے لیے ولا یا مرکم ہے۔

۲۱ لہما اتیتکم میں (۱) صرف حمزہ کے لیے لہما اتیتکم (۳)
مہدنی کے لیے لہما اتیتکم ہے۔

۲۲ یبغون اور والیہ یرجعون میں (۱) حفص و یعقوب
کے لیے دونوں میں یا (۲) ابو عمرو کے لیے پہلے میں یا اور دوسرے میں

(۳) باقین کے لیے دونوں میں تا ہے۔ (ف) یعقوبؑ یا کے فتح اور حیم کے کسرہ میں اپنے قاعدہ پر ہیں۔

پارہ لَنْتَسَالُوا

حجرت میں صوبت اور یزید کے ماسوا کے لیے سجدہ ہے۔
۱۔ وَمَا يَفْعَلُوا اور فَلَئِنْ يُكْفَرُوا وَلَا دونوں میں صوبت کے غیر کے لیے تا ہے۔

۲۔ لَا يَضُرُّكُمْ میں کنز اور یزید کے ماسوا کے لیے لَا يَضُرُّكُمْ ہے۔

۳۔ (مُنَزَّلِينَ ك) مُسَوِّمِينَ میں حق اور عاصم کے غیر کے لیے مُسَوِّمِينَ ہے۔

۴۔ وَسَارِعُوا میں عم کے لیے سَارِعُوا ہے۔

۵۔ قَرَحٌ دونوں اور الْقَرَحُ میں صبحہ کے لیے قاف کا ضمہ ہے۔

۶۔ كَاثِبِينَ (ث) كَاثِبِينَ (د) قَتْلَ میں کنز و یزید کے

ماسوا کے لیے قَتْلَ ہے۔

۷۔ الرَّعْبَ اور رُعْبًا میں شامی، کسانوں اور ثوی کے لیے

الرَّعْبَ اور رُعْبًا ہے

۱۲ یَغْشَىٰ فِي شَفَاكَ لِي تَغْشَىٰ هِيَ ۱۳ كَلَّ اللَّهُ فِي
بَصْرِيَّ كَلَّ لِي كَلَّ هِيَ - ۱۴

۱۵ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ میں مکی اور شفا کے لیے یَعْمَلُونَ ہے
۱۶ مَتَّعَ - مَتَّعَ - مَتَّعَ میں ہر جگہ (۱) نَفَرَ - شَعْبَهُ - ثَوَائِي کے
لیے تمیم کا ضمہ اور (۲) نافع اور شفا کے لیے ہر جگہ تمیم کا کسرہ ہے (۳)
حَفْص کے لیے یہاں دونوں میں تمیم کا ضمہ اور باقی سب موثعوں میں تمیم کا
کسرہ ہے۔

۱۷ يَحْمِلُونَ فِيهَا حَفْصٌ كَمَا سَوَاكَ لِي اور یونس
ع میں شامی، یزید اور یونس کے لیے تاسہ۔

۱۸ يَغْلَىٰ فِي حَبْرٍ اور عاصم کے ماسوا کے لیے یَغْلَىٰ ہے۔
۱۹ لَوْ أَطَاعُوا مَا قُتِلُوا میں شام کے لیے قَاتِلُوا ہے۔
۲۰ وَلَا تَحْسَبَنَّ فِي صَفِّ شَامٍ کے لیے یا اور تا دونوں ہیں
۲۱ الَّذِينَ قُتِلُوا میں یہاں اور تَوَقُّتِلُوا (رج) میں صرف
شامی کے لیے قُتِلُوا ہے۔

۲۲ وَأَنَّ اللَّهَ فِي صَفِّ كَسَانِيَّ کے لیے وَأَنَّ اللَّهَ ہے۔ ۲۳
۲۴ وَلَا يَحْزُنُكَ اور اس کے باقی الفاظ جن میں زاکا پیش ہے
صرف نافع کے لیے یا کا ضمہ اور زاکا کسرہ ہے۔

اور لَا یَحْزُہُمْ (انبیاء) میں نافع کے لیے حفص کی طرح اور صرف
یزید کے لیے لَا یَحْزُہُمْ ہے۔

۲۔ وَلَا یَحْسَبَنَّ رُح کے دونوں کلمات میں صرف حمزہ کے
لیے تا ہے۔

۳۔ یَمِیزَ میں یہاں اور لَیَمِیزَ (انفال) میں شفا اور یعقوب
کے لیے یَمِیزَ اور لَیَمِیزَ ہے۔

۴۔ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ میں حَق کے لیے یَعْمَلُونَ ہے۔ ع
۵۔ سَنَكْتُبُ۔ وَقْتَلَهُمْ۔ وَنَقُولُ میں صرف حمزہ کے لیے
سَيَكْتُبُ۔ وَقْتَلَهُمْ۔ وَیَقُولُ ہے۔

۶۔ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ میں (۲) ہِثَام کے لیے وَالزُّبُرِ
بِالْكِتَابِ (۳) ابن ذکوان کے لیے وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ ہے۔
۷۔ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكُ مُمَوَّنَةً دونوں میں حبر اور
شعبہ کے لیے یا ہے۔

۸۔ لَا تَحْسَبَنَّ میں کوئی اور یعقوب کے ماسوا کے لیے یا ہے۔

۹۔ فَلَا تَحْسَبَنَّہُمْ میں حبر کے لیے فَلَا یَحْسَبَنَّہُمْ ہے۔ ع

۱۰۔ وَقْتَلُوا میں یہاں اور قَتَلُوا (انعام ع) میں اِثْنَان کے

لیے تا کی تشدید ہے۔

۲۔ وَقْتُلُوا وَقْتُلُوا میں یہاں اور فِیَقْتُلُونَ وَفِیَقْتُلُونَ (توہ) میں شفا کے لیے ترتیب بدل کر وَقْتُلُوا وَقْتُلُوا اور فِیَقْتُلُونَ وَفِیَقْتُلُونَ ہے۔

۳۔ صرف روئیں کے لیے ذیل کے پانچ کلمات میں تشدید اور فتح کے بجائے نوں کا سکون اور تخفیف ہے (۱) لَا یَضُرُّكَ (۲) لَا یُحِطُّ بِكُمْ (نمل) (۳) وَلَا یَسْتَحِقُّكَ (روم) (۴) نَذُّ هَبَابِكَ (۵) أَوْ نُزِينُكَ (دونوں زخرف میں) فَ نَذُّ هَبَابٍ میں وقف آلف سے کرتے ہیں یعنی نَذُّ هَبَا۔

۴۔ صرف ابو جعفر کے لیے لَکِنَ الَّذِینَ میں یہاں اور زمر میں نوں پر تشدید اور فتح ہے یعنی لَکِنَ الَّذِینَ۔

۵۔ تَسَاءَلُونَ میں کفّی کے ماسوا کے لیے تَسَاءَلُونَ ہے النساء ۲۔ وَالْآخِرُ حَامٍ میں صرف حمزہ کے لیے وَالْآخِرُ حَامٍ ہے ۳۔ فَوَاحِشَةً میں صرف ابو جعفر کے لیے فَوَاحِشَةً ہے۔

۶۔ قِیَمًا میں یہاں ترفع، شامی اور قِیَمًا مادہ میں صرف شامی کے لیے قِیَمًا ہے۔

۷۔ وَسَیُصَلُّونَ میں شامی، شعبہ کے لیے وَسَیُصَلُّونَ ہے۔ ۸۔ وَاحِدَةً میں مزیان کے لیے وَاحِدَةً ہے۔

۲۲۔ فَلَا مُقَدِّمَ فِيهِ مِنْ دُونِ جُكَّهٍ يَهِلُّ فِيهِ حَالِيْنَ فِي اَوَّلِ اَمِّهَا (قصص)
اور فی اَمِّ (زخرف) میں صرف وصلًا اَخِرِیْنَ کے لیے ہمزہ کا زیر ہے۔
پس ان آخری دونوں میں ابتدا یا اعادہ کی حالت میں باقیین کی طرح
ان کے لیے بھی ہمزہ کا ضمہ ہی ہے)

اور بَطُوْنِ اُمَّهَاتِكُمْ (نحل و زمر و نجم میں) اور بَيُّوْتِ اُمَّهَاتِكُمْ
(نور) میں صرف وصلًا حمزہ کے لیے ہمزہ اور میم دونوں کا زیر اور کسائی
کے لیے ہمزہ کا زیر اور میم کا زیر ہے۔ (اور ابتدا یا اعادہ کی صورت میں
دونوں کے لیے حفص ہی کی طرح ہے)۔

۲۳۔ يُوْحٰىیْ رَهْمًا فِي دُوْنِ جُكَّهٍ (۱) اِبْنَانٍ وَ شَعْبَةٍ كَيْ يُوْحٰىیْ
(۲) حفص کے لیے اول میں یُوْحٰىیْ اور ثانی میں یُوْحٰىیْ (۳) باقی سب
کے لیے دونوں جگہ یُوْحٰىیْ ہے۔

۲۴۔ يَدْخُلُهُ دُوْنِ يَهِلُّ وَ فُتْحًا وَ تَعَابِنَ وَ طَلَاقِ اِنْ يَاجُحُوْنَ
میں اور يُعَذِّبُهُ (فُتْحًا) اور يُكْفِّرُنَّ (تَعَابِنَ) میں عَمَّ کے لیے شاتوں میں
یا کے بجائے نون ہے۔ ع

۲۵۔ وَالَّذِيْنَ فِيْ يَهِلُّ اَوْ رَهْمًا (ظہ و حج) اور هَتَّيْنِ اَوْ
الَّذِيْنَ اِنْ يَاجُحُوْنَ فِيْ يَهِلُّ جُكَّهٍ صرف مکی کے لیے اور قَدْ نِكَاحِ
جبر اور روئیں کے لیے نون پر تشدید ہے (اور اس سے پہلے الف

اور یا میں طول ہے اور یا میں توسط اور قصر بھی جائز ہے (یعنی وَالَّذِينَ هَذَا مِنْهُمْ، هَتَّائِینَ وَغِیْرہ۔

۱۔ کُرْہَا میں یہاں اور توبہ میں شفا کے لیے کُرْہَا ہے۔
اور کُرْہَا احقاف میں ابن ذکوان، کُفًیٰ اور یعقوب کے اسوا کے لیے کُرْہَا ہے۔

۲۔ بِفَالِحِشَہٗ مُبَیِّنَہٗ میں تینوں جگہ مکیٰ اور شعبہ کے لیے مُبَیِّنَہٗ ہے۔

۳۔ اور مُبَیِّنَاتٍ میں تینوں جگہ شامیٰ اور صحب کے اسوا کے لیے مُبَیِّنَاتٍ ہے۔

پارہ ۱۵ وَالْمُحَصَّنَاتُ

۱۔ الْمُحَصَّنَاتُ اور مُحَصَّنَاتٍ میں اس سورہ کے پہلے موقع کے سوا جو پانچویں پارہ کے بالکل شروع میں ہے باقی تمام قرآن میں صرف کسائی کے لیے صاد کا کسرہ ہے یعنی الْمُحَصَّنَاتُ وَغِیْرہ۔

۲۔ وَأُحِلَّ لَكُمْ میں صحب اور ابو جعفر کے اسوا کے لیے وَأُحِلَّ ہے
۳۔ أُحْصِنَ میں صبحہ کے لیے أَحْصَنَ ہے۔

۴۔ (تِجَارَہٗ غِیْرُفً) ۱۔ مُدَّ خَلَا میں یہاں جج غ میں مذنیان

کے لیے مَدَّ خَلَّی ہے (۱) وَ سَلُّوا (دروی) (۲) عَقَدَتْ میں کفنی کے غیر
کے لیے عَقَدَتْ ہے۔ (۳)

۱۔ حَفِظَ اللہ میں صرف ابو جعفر کے لیے حَفِظَ اللہ ہے۔

۲۔ بِالْبُخْلِ میں دونوں جگہ شفا کے لیے بِالْبُخْلِ ہے۔

۳۔ حَسَنَةً میں عری کے لیے حَسَنَةً ہے۔

۴۔ تَسْوٰی میں (۲) عم کے لیے تَسْوٰی (۳) شفا کے لیے

تَسْوٰی ہے۔ (۴)

لَمَسْتُمْ میں دونوں جگہ شفا کے لیے لَمَسْتُمْ ہے۔ (۵)

اِلَّا قَلِيلٌ میں صرف شامی کے لیے قَلِيلًا ہے۔ (۶)

كَانَ لَمْ تَكُنْ میں مکی، حصّ اور روئیں کے غیر کے لیے گات

لَمْ تَكُنْ ہے۔ (۷)

۱۔ وَلَا تُظْمَوْنَ فِتِيلًا میں مکی، شفا، ابو جعفر اور روح کے لیے یا ہو

۲۔ بَيْتٌ طَائِفَةٌ (ح ف) ۳۔ اَصْدَاقُ، اَصْدِاقُوتُ،

اَصْدُؤُا، اَصْدِیَّةٌ وغیرہ جن کلمات میں صَاد ساکن کے بعد دال ہو

ان میں شفا اور روئیں کے لیے صَاد کا زاء کے ساتھ اشمام ہے۔ (۸)

حَصِرَتْ میں صرف یعقوب کے لیے حَصِرَةً ہے (اور وقف

ہاں ساکنہ سے ہے) (۹)

۱۔ فَتَبَيَّنُوا میں تینوں جگہ شفا کے لیے فَتَبَيَّنُوا ہے۔

۲۔ إِلَيْكُمْ السَّلَام میں عم اور فٹی کے لیے السَّلَام ہے۔

۳۔ لَسْتَ مُؤْمِنًا میں صرف ابن وردان کے لیے مُؤْمِنًا ہے۔

۴۔ غَيْرُ أُولَى میں عم اور رزی کے لیے غَيْرُ أُولَى ہے۔

۵۔ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ میں ابو عمر و اور فٹی کے لیے نُؤْتِيهِ ہے۔

اور سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ اسی سورۃ (ع) میں حصّ کے غیر کے لیے

نُؤْتِيهِمْ ہے۔ اور سَنُؤْتِيهِمْ (ع) میں فٹی کے لیے سَيُؤْتِيهِمْ

ہے۔ اور قَسِيئُوْتِيْهِ فتحنا میں صری، شامی اور روح کے لیے۔

قَسِيئُوْتِيْهِ ہے۔

يَدْ خُلُونَ الْجَنَّةِ میں یہاں و مریم و مومن اور سَيِّدُ خُلُونَ

(مومن) چاروں ہیں (۱) مکی، شبہ اور ابو جعفر کے لیے يَدْ خُلُونَ اور

سَيِّدُ خُلُونَ ہے (۲) ابو عمر و اور روح کے لیے يَدْ خُلُونَ اور سَيِّدُ خُلُونَ

ہے (۳) روئیں کے لیے یہاں يَدْ خُلُونَ اور باقی تین میں يَدْ خُلُونَ اور سَيِّدُ خُلُونَ

اور يَدْ خُلُونَ فاطمہ میں صرف ابو عمر و کے لیے يَدْ خُلُونَ ہے۔

أَنْ يُصْلِحَ میں کفی کے ماسوا کے لیے أَنْ يُصْلِحَ ہے۔

۱۔ تَلُوا میں شامی اور حمزہ کے لیے تَلُوا ہے۔

۲۔ الَّذِي نَزَلَ اور الَّذِي أَنْزَلَ میں نمر کے لیے الَّذِي نَزَلَ

۱۳ وَقَدْ نَزَّلَ فِي مِصْرَ اور یعقوبؑ کے ماسوا کے لیے وَقَدْ نَزَّلَ ہے
 (پس) (۱) عاصمؑ اور یعقوبؑ کے لیے تینوں میں نَزَّلَ، اَنْزَلَ (۲)
 اور نیاں و شفا کے لیے نَزَّلَ۔ اَنْزَلَ۔ نَزَّلَ ہے (۳) اور نضر کے لیے
 تینوں میں نَزَّلَ۔ اَنْزَلَ ہے (۴)
 ۱۴ فِي الدَّارِ فِي مِصْرَ کے ماسوا کے لیے فِي الدَّارِ ہے

پارہ لایحیٰ اللہ

۱۵ (سَوْفَ نُؤْتِيهِمْ) (غیر ع) (۱)
 ۱۶ لَا تَعْدُوا میں (۱) و شس کے لیے لَا تَعْدُوا عین کے پورے
 فتحہ اور دال کی تشدید سے (۲) قالون کے لیے عین کے فتح کے اختلاس
 اور دال کی تشدید سے (۳) قالون اور ابو جعفر کے لیے لَا تَعْدُوا عین
 کے سکون اور دال کی تشدید سے۔ ۱۷ (سَيُؤْتِيهِمْ) (فی) (۲)
 ۱۸ زُبُورًا میں دونوں جگہ اور فِي الزُّبُورِ میں فِی کے لیے زُبُورًا اور
 فِي الزُّبُورِ ہے۔ (۳)
 ۱۹ شَنَاةٌ میں دونوں جگہ شامی، شعبہ اور نہیر
 المائدة کے لیے شَنَاةٌ ہے۔

۲۰ اَنْ صَدَّوْكُمْ میں جبر کے لیے اِنْ ہے ۲۱ (وَالْحَصِصَةُ) (۱) (۲)

۱۔ وَارْجِلُکُمْ مِیْنِ نَافِعٍ، شَامِیٍّ، حَفِصٍّ، کَسَائِیٍّ اور یَعْقُوْبَیْنِ کے
 مَاسُو کے لیے وَارْجِلُکُمْ ہے ۲۔ (لَمَسْتُمْ شَفَا) ۳
 قِیْسِیَّةً مِیْنِ اَنْوِیْنِ کے لیے قِیْسِیَّةً ہے۔ ۴
 ۱۔ مِیْنِ اَجَلٍ مِیْنِ صِرْفِ ابُو جَعْفَرِ کے لُیْزِ مَلاَمِیْنِ اَجَلٍ.... اور
 اعادہ مِیْنِ اَجَلٍ ہے۔

۲۔ رُسُلُنَا، رُسُلُکُمْ، رُسُلُهُمْ..... مِیْنِ سَبِّ جِگہ
 جب کہ لَام کے بعد دُور صِرْف لکھے ہوئے ہوں صِرْف ابُو عَمْرُو کے لُیْزِ سَبِّ کا
 سکون ہے۔

اور سُبُلُنَا مِیْنِ بَیْ دُونُوں جِگہ انہی کے لُیْزِ بَا کا سکون ہے ۵
 لِلسُّحُتِ اور السُّحُتِ مِیْنِ تینوں جِگہ حَقِّ۔ کَسَائِیٍّ اور یَزِیدِ
 کے لیے حَا کا ضمہ ہے۔ ۶

۱۔ وَالْعَبِیْنِ۔ وَالْاَنْفِ۔ وَالْاُذُنِ۔ وَالْجُحْرُوحِ
 پانچوں مِیْنِ کَسَائِیٍّ کے لیے آخری صِرْف (نُونِ۔ نَا۔ حَا) کا رفع (پیش) ہے۔
 اور وَالْجُحْرُوحِ مِیْنِ نَفَرٍ اور یَزِیدِ بھی ان کے ساتھ
 شریک ہیں۔

۲۔ وَالْاُذُنِ بِالْاُذُنِ، اُذُنٌ، اُذُنِیْہِ مِیْنِ ہر جِگہ
 صِرْف نافع کے لیے ذال کا سکون ہے۔

۳ وَلِيَحْكُمَ أَهْلُ مِثْلِهِمْ فِي حَزْرَةِ كَيْ لِيَحْكُمَ هُوَ۔
 ۴ يَتَّبِعُونَ فِي حَزْرَةِ شَامِي كَيْ لِيَتَّبِعُونَ هُوَ۔
 ۵ وَيَقُولُ الَّذِينَ فِي (۲) حَرَمِي، شَامِي كَيْ لِيَقُولُوا
 الَّذِينَ (۳) بَصْرِي كَيْ لِيَقُولُوا الَّذِينَ هُوَ۔

۶ مَنْ يَرْتَدَّ فِي عَمِّ كَيْ لِيَمَنْ يَرْتَدَّ هُوَ۔
 ۷ وَأَنْكَفَارًا فِي بَصْرِي أَوْ كَسَائِي كَيْ لِيَأْخُذَ الْكُفَّارِ هُوَ
 أَوْ أَبُو عَمْرٍو أَوْ كَسَائِي كَيْ دَوْرِي كَيْ لِيَأْخُذَ الْقَاعِدِ كَيْ لِيَأْخُذَ الْإِمَامِ هُوَ
 ۸ وَعَبْدَ الطَّاغُوتِ فِي حَزْرَةِ كَيْ لِيَعْبُدَ
 الطَّاغُوتَ هُوَ۔

۹ رِسَالَتُهُ فِي يَهَا عَمِّ، شَعْبُهُ أَوْ رِجَالُهُ كَيْ لِيُرْسِلْتَهُ هُوَ
 أَوْ رِجَالُهُ فِي يَهَا عَمِّ أَوْ خَفَصُ كَيْ لِيَأْخُذَ رِجَالُهُ هُوَ
 ۱۰ (وَالصُّبُوتُ مَدْيَانُ)

۱۱ أَلَّا تَكُونَ فِي بَصْرِي أَوْ شَفَا كَيْ لِيَأْخُذَ تَكُونَ هُوَ۔

پارہ ۱۰ وَإِذَا سَمِعُوا

عَقْدُ ثَمَرٍ (۲) ابْنُ ذَكْوَانَ كَيْ لِيَعْقُدَ ثَمَرُ (۳) صَحْبَةُ كَيْ
 لِيَعْقُدَ ثَمَرُ هُوَ۔

۱۔ فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مِثْلٍ فِي كَفَىٰ أَوْ يَعْقُوبُ كَيْ مَسَاكِينِ لِيَعْلَمَ فَجَزَاءٌ
مِثْلٍ ہے۔

۲۔ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامٍ فِي عَمٍّ كَيْ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامٍ
(قِيَمًا دَك) ۳

۳۔ الَّذِينَ اسْتَحَقُّ فِي حَفْصٍ كَيْ مَسَاكِينِ لِيَعْلَمَ اسْتَحَقُّ
ہے (اور اعادہ کی صورت میں اسْتَحَقُّ ہے)

۴۔ عَلَيْهِمُ الْآوَالِينَ فِي شَعْبَةٍ فُتَّىٰ أَوْ يَعْقُوبُ كَيْ لِيَعْلَمَ
الْآوَالِينَ ہے۔ ۴

۵۔ الْغُيُوبِ فِي چاروں جگہ شَعْبَةٍ حَمَزَةٍ كَيْ لِيَعْلَمَ الْغُيُوبِ
۶۔ الْقُدْسِ (د) ۷۔ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ (ث) ۸۔ طَيْرًا (مَدِي) ۹۔
۱۰۔ إِلَّا سِحْرًا فِي يَٰهَا أَوْ يَهُودٍ وَصَفَتْ فِي تَيْنٍ فِي شَفَا
کے لیے سِحْرًا ہے۔

۱۱۔ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ فِي مَرَفٍ كَسَانِي كَيْ لِيَعْلَمَ تَسْتَطِيعُ
رَبُّكَ ہے۔

۱۲۔ مُنْزِلَهَا سِحْرًا، شَفَا، ۱۵

۱۳۔ هَذَا يَوْمٌ فِي مَرَفٍ نَافِعٍ كَيْ لِيَعْلَمَ يَوْمٌ ہے۔ ۱۶

۱۴۔ الْأَنْعَامُ | مَنْ يُصْرَفُ فِي صَحْبَةٍ أَوْ يَعْقُوبُ كَيْ لِيَعْلَمَ يُصْرَفُ ہے ۱۸

۱۔ وَیَوْمَ نَحْشُرْهُمْ اور ثُمَّ نَقُولُ میں یہاں صرف یعقوب کے لیے آیا ہے یَحْشُرْهُمْ اور یَقُولُ ہے۔ اور انعام (ع) میں حصّ اور روح اور یونس (ع) میں صرف حصّ اور فرقان (ع) میں مکی حصّ اور ثویٰ اور سببا میں حصّ اور یعقوب کے لیے یا اور باقیں کے لیے سب موقعوں میں نوں ہے۔

۲۔ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِیْ سُنَّتِهِمْ (۲) مدنیان۔ ابو عمر و صفا کے لیے لَمْ تَكُنْ فِیْ سُنَّتِهِمْ (۳) اخوین اور یعقوب کے لیے لَمْ یَكُنْ فِیْ سُنَّتِهِمْ ہے۔ اور ابنان و حصّ کے لیے لَمْ تَكُنْ فِیْ سُنَّتِهِمْ ۳۔ وَاللّٰہِ رَبِّیْنَا میں صفا کے لیے رَبِّیْنَا ہے۔

۴۔ وَلَا تُكْذِبْ اور وَنُكُونُ میں (۱) حصّ۔ حمزہ اور یعقوب کے لیے اسی طرح (۲) شامی کے لیے وَلَا تُكْذِبْ وَنُكُونُ (۳) باقیں کے لیے وَلَا تُكْذِبْ اور وَنُكُونُ ہے۔

۵۔ وَلَدَارِ الْآخِرَةِ میں صرف شامی کے لیے وَلَدَارِ الْآخِرَةِ ۶۔ أَفَلَا تَحْقِقُونَ میں یہاں اور اعراف (ع) میں عم۔ حصّ و یعقوب کے غیر کے لیے اور یوسف میں عم۔ عاصم و یعقوب کے غیر کے لیے اور قصص میں صرف ابو عمر و کے لیے آیا ہے۔ اور یس میں مدنی ابن زکوان اور یعقوب کے لیے آیا ہے۔

۳۲ لَا يَكُنْ بُونَكَ فِي نَافِعٍ أَوْ كَسَانِي كَلِيٍّ لَا يَكُنْ بُونَكَ

۳۳ (أَرَأَيْتُمْ كُفْرَ بَدِيٍّ أَرَأَيْتُمْ كُفْرَ أَرِيْثِكُمْ رَا) ع

فَتَحْنًا فِي هِيَا وَاعْرَافٍ فِي شَامِيٍّ يَزِيدُ أَوْ رُوَيْسِيٍّ كَلِيٍّ
أَوْ فَتَحْتِ (أَنْبِيَاءُ) أَوْ فَتَحْتِ (قُرَى) فِي شَامِيٍّ، ثَوِيٍّ كَلِيٍّ أَوْ
فُتِحَتْ - وَفُتِحَتْ (زَمْرُونِي) فِي كَفِيٍّ كَلِيٍّ غَيْرِ كَلِيٍّ لِيٍّ تَاكِ تَشْدِيدِ
يَعْنِي فَتَحْنًا - فَتَحْتِ - ع

۳۴ بِالْغَدَاوَةِ فِي دُونِ جَلَدٍ شَامِيٍّ كَلِيٍّ بِالْغَدَاوَةِ

۳۵ أَتَى. فَأَتَى فِي (أَشَامِيٍّ) عَاصِمٍ أَوْ يَتَقَوَّبُ كَلِيٍّ

دُونِ فِي هَمْزَةٍ كَافٍ (۲) مَدْنِيٍّ كَلِيٍّ يَلِيٍّ كَافٍ أَوْ دُونِ
كَسْرٍ (۳) جَبْرٍ شَفَا كَلِيٍّ دُونِ كَاسِرٍ -

۳۶ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ فِي (۲) مَدْنِيٍّ كَلِيٍّ

لِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ (۳) صَحْبَةٍ كَلِيٍّ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ كَلِيٍّ

يَقْضُ فِي عَمِيٍّ أَوْ عَاصِمٍ كَلِيٍّ يَقْضُ - ع

۳۷ تَوَفَّاهُ أَوْ اسْتَهْوَاهُ فِي هَمْزَةٍ كَلِيٍّ تَوَفَّاهُ

أَوْ اسْتَهْوَاهُ

۳۸ يَنْجِي. اس کے مضارع کے تیرہ کلمات آئے ہیں ان میں

سے (۱) مَن يَنْجِيكَ فِي هِيَا پِلِي جَلَدٍ (۲) مَدْنِيٍّ يَنْجِيكَ يَنْجِي (۳)

(۳) نُنَجِّیْ رُسُلَنَا یُوش (غ) ان تین میں صرف یعقوب کے لیے اور
 (۴) قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْکُمْ ہاں دوسری جگہ نافع - حق - ابن ذکوان
 کے لیے اور (۵) لَمَنْجُوْهُمْ (حجر غ) (۶) لَنُنَجِّیَنَّہٗ (عنکبوت
 غ) میں شفا اور یعقوب کے لیے اور (۷) مِّنْجُوْلَکَ (عنکبوت غ)
 میں مکی، صحبہ اور یعقوب کے لیے اور (۸) نُنَجِّیْ الَّذِیْنَ (مریم)
 میں کسائی اور یعقوب کے لیے اور (۹) وَیُنَجِّیْ اللّٰہُ (زمر)
 میں صرف روح کے لیے تخفیف ہے۔ یعنی نون کا سکون اور جیم بلا
 تشدید ہے۔ اور اس نون میں اخفا بھی ہے اور (۱۰) نَجْمُ الْمُؤْمِنِیْنَ
 (یوسف غ) میں حصّ و کسائی اور یعقوب کے ماسوا کے لیے اور (۱۱)
 تُنَجِّیْکُمْ (صف غ) میں صرف شامی کے لیے نون کا فتح اور جیم کی
 تشدید ہے اور (۱۲) فَتُنَجِّیْ (یوسف) میں شامی، عاصم اور
 یعقوب کے ماسوا کے لیے فَتُنَجِّیْ ہے اور (۱۳) تُنَجِّیْ
 الْمُؤْمِنِیْنَ (انبیاء) میں شامی، شعبہ کے لیے یُجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ ہے
 یُجِّی وَخَفِیۃ ہیں دونوں جگہ صرف شعبہ کے لیے وَخَفِیۃ ہے۔
 کَلَّا اُنْجَدْنَا میں کوئی کے ماسوا کے لیے اُنْجَدْنَا ہے۔

۱۴ یُنْسِیَنَّکَ میں صرف شامی کے لیے یُنْسِیَنَّکَ ہے۔ غ
 ۱۵ (اسْتَهْوٰیہ ف) کَلَّا اَزْرٰ میں صرف یعقوب کے لیے اَزْرٰ

ع ۱۵

۱۲ (اَحْجَاؤُنِي مَادَامُ اور ل خضہ)۔ ع

۱۳ دَرَجَتِ مَنْ میں یہاں کھئی اور یعقوبؑ کے ماسوا کیلئے دَرَجَتِ مَنْ میں
اور یوسفؑ میں صرف کھئی کے ماسوا کے لیے دَرَجَتِ مَنْ ہے۔

۱۴ وَالْيَسَعَ میں یہاں اور میں شفا کے لیے وَالْيَسَعَ ہے۔

۱۵ اُقْتَدِۃُ حَرْمِ حَالِینَ — اُقْتَدِۃُ ل — اُقْتَدِۃُ م

اُقْتَدِۃُ قُلُ و صلاً شفاظ — اُقْتَدِۃُ وَقْطَاعِ شَرْه — ع

۱۶ جَعَلُوْنَهُ قَرَاهِيْسَ يَبْدُوْنَهَا وَخَفُوْنَتَيْنُوْنِ میں حبر

کے لیے آیا ہے۔

۱۷ وَلِتُنْذِرَ میں یہاں اور لِتُنْذِرَ رِیْسَ وَاَحْقَافَ میں (۱)

شعبہ کے لیے تینوں میں یا (۲) عَمَّ اور یعقوبؑ کے لیے تینوں میں تا

(۳) بَرَزِی کے لیے رِیْسَ میں یا، باقی دو میں تا (۴) قَنِیْن، ابو عَیْسُو

صحبؑ کے لیے انعام میں تا باقی دو میں آیا ہے۔

۱۸ بَيْنَكُمْ میں مَنِيَان، حَفْصٌ اور کائی کے ماسوا کے لیے

بَيْنَكُمْ ہے۔ ع

ع ۱۶

سے بَرَزِی کے لیے اَحْقَاف میں یا بھی ہے لیکن طبری کے

خلاف ہے ۱۱ منہ

۱۱۔ المیتِ نفرس، ۱۲۔ وَجَعَلَ اللَّيْلَ فِي كَفًى کے ماسوا کے لیے
وَجَعَلَ اللَّيْلَ ہے

۱۳۔ فَمُسْتَقَرٌّ میں جر اور روح کے لیے فَمُسْتَقَرٌّ ہے۔

۱۴۔ اِلَى ثَمَرَةٍ میں یہاں اور مِنْ ثَمَرَةٍ اس سورت کے (غ) اور
یَس (غ) میں شفا کے لیے ثَمَرَةٍ ہے۔

۱۵۔

۱۵۔ وَخَرَقُوا فِي بَنِيانٍ کے لیے وَخَرَقُوا ہے۔ ۱۶۔

۱۷۔ دَرَسَتْ میں (۱۸) جر کے لیے دَرَسَتْ (۱۹) رشامی اور
يعقوب کے لیے دَرَسَتْ ہے۔

۱۸۔ عَدُوًّا میں صرف يعقوب کے لیے عَدُوًّا ہے۔ ۱۹۔
(يُشْحِرُ كُورُح - اختلاس ضمہ را - ط)

۲۰۔ اَهَّاءِ میں حق اور امام خلف کے لیے ہمزہ کا صرف کسر اور
شعبہ کے لیے فتح اور کسر دونوں ہیں

۲۱۔

۲۱۔ لَا يُؤْمِنُونَ میں شامی اور حمزہ کے لیے تاء ہے۔ ۲۲۔

پارہ وَلَوْ أَنَّا

۱۔ قُبُلًا میں یہاں عَم کے لیے قُبُلًا ہے۔ اور کف (غ)
میں کفی اور ابو جعفر کے ماسوا کے لیے قُبُلًا ہے امثال غیر غک

۱۱ گِلِیْت میں یہاں کُفٰی اور یَعْقُوْب کے ماسوا کے لیے گِلِیْت ہے
 اور یونسؑ دُغ و مومن دُغ میں عُم کے لیے گِلِیْت ہے۔
 ۱۲ فَضِّلَ لَکُم مَّا حَرَّمَ میں (۱) دُنْیَا، حَفْصٌ اور یَعْقُوْب
 کے لیے اسی طرح (۲) صَحْبہ کے لیے فَضِّلَ لَکُم مَّا حَرَّمَ (۳) نَفَر کے
 لیے فَضِّلَ لَکُم مَّا حَرَّمَ ہے۔

۱۳ لَیْضِلُوْنَ میں یہاں اور لَیْضِلُوْا یونسؑ میں کُفٰی کے ماسوا
 کے لیے یا کافحہ ہے۔ ۱۴ (مَیِّتًا دَاظًا) ۱۵ (مَیِّتًا دَاظًا) غیر دُغ
 ۱۶ ضَبَقًا میں دونوں جگہ صرف مکی کے لیے ضَبَقًا ہے۔

۱۷ حَرَجًا میں دُنْیَا، شَعْبہ کے لیے حَرَجًا ہے۔
 ۱۸ یَصْعَدُ میں (۲) مکی کے لیے یَصْعَدُ (۳) شَعْبہ کے لیے
 یَصْعَدُ ہے ۱۹ (نَحْشَرُھُمْ غَیْرَ عَش) — ۲۰

۲۱ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ میں صرف شامی کے لیے آ ہے۔
 ۲۲ مَکَانِکُکُمْ اور مَکَانِکُہُمْ میں صرف شَعْبہ کے لیے نون کا
 کھڑا زہر ہے۔

۲۳ مَنْ تَكُوْنُ لَہٗ میں دونوں جگہ شفا کے لیے مَنْ تَكُوْنُ لَہٗ
 ۲۴ یَزِیْرُہُمْ میں دونوں جگہ صرف کسائی کے لیے یَزِیْرُہُمْ ہے
 ۲۵ قَتْلَ آوَلَادِہُمْ شَرِکًا وَہُمْ میں صرف شامی

کے لیے زین، قتلِ اولاد، ہمارا شر کا گھر ہے۔

۶۔ وَإِنْ يَكُنْ مَيِّتَةً فِي (۲) شامی کے لیے وَإِنْ يَكُنْ مَيِّتَةً (۳) یزید کے لیے وَإِنْ يَكُنْ مَيِّتَةً (۴) شعبہ کے لیے يَكُنْ مَيِّتَةً (۵) مکی کے لیے وَإِنْ يَكُنْ مَيِّتَةً ہے۔ یک (قَتَلُوا ذَكَ) ع
۷۔ حَصَادِہ میں بصری، شامی، عاصم کے ماسوا کے لیے حَصَادِہ ہے۔

۸۔ الْمُحْزِرِیں مرنیوں اور کفی کے ماسوا کے لیے الْمُحْزِرِہ ہے ۱۷
(خَطَوَاتِ غیر زک ع ر ثوی) ع
۹۔ أَنْ يَكُونَ مَيِّتَةً فِي (۲) مکی اور حمزہ کے لیے أَنْ يَكُونَ مَيِّتَةً (۳) شامی کے لیے أَنْ يَكُونَ مَيِّتَةً (۴) یزید کے لیے أَنْ يَكُونَ مَيِّتَةً ہے۔ ع

۱۰۔ تَذَكُّرُونَ میں ہر جگہ جب کہ یہ ایک تاکہ ساتھ لکھا ہوا اور آخر میں نون ہو تو صحب کے ماسوا کے لیے تَذَكُّرُونَ ہے۔ اور اعراف (ع) میں شامی کے لیے يَتَذَكَّرُونَ ہے اور نمل (ع) میں ابو عمرو۔ ہشام اور روح کے لیے اور حاقہ (ع) میں ابنان اور يعقوب کے لیے يَتَذَكَّرُونَ ہے۔ اور صرف حاقہ میں ابن ذکوان کے لیے تَذَكَّرُونَ بھی ہے اور یہی طریق کے موافق ہے۔

۱۱۔ وَأَنْ لِّهَذَا فِي (۲) شَفَا كے لیے وَرَات (۳) شامی
اور یعقوب کے لیے وَآن ہے۔ ۱۹
۱۲۔ (بَصْرٍ قُوتٍ شَفَاغ) ۱۱۔ اَنْ تَاتِيَهُمْ یہاں اور نخل
میں شفا کے لیے اَنْ يَاتِيَهُمْ ہے۔

۱۳۔ فَرَقُوا فِي دُونِ جَدِّ اخوين کے لیے فَرَقُوا ہے
۱۴۔ عَشْرًا امثالہا میں صرف یعقوب کے لیے عَشْرًا امثالہا ہے
۱۵۔ قِيمًا میں سَمَا کے لیے قِيمًا ہے۔ ۱۶
(مَا يَنْتَظِرُونَ) (ک) ۱۷

الاعراف | خُرَجُونَ میں یہاں اور روم و زخرف میں اور
لَا يَخْرُجُونَ جاثیہ میں (۲) شفا کے لیے چاروں میں تھا اور یا کافہ اور
راکضہ (۳) ابن ذکوان کے لیے اول کے تین میں اسی طرح۔ یعنی
خُرَجُونَ اور چوتھے میں لَا يَخْرُجُونَ (۴) یعقوب کے لیے اول میں
شفا اور باقی تین میں حفص کی طرح ہے۔ ۱۸

۱۹۔ لِبَاسُ التَّقْوَىٰ میں عَمُّ اور کسائی کے لیے وَلِبَاسٍ ہے ۲۰
۲۱۔ خَالِصَةً میں صرف نافع کے لیے خَالِصَةً ہے۔

۲۲۔ اور روم واسے میں ابن ذکوان کے لیے خُرَجُونَ بھی ہے جو طریق کے
خلاف ہے ۲۳

۱۔ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ میں صرف شعبہ کے لیے آیا ہے۔ ع
 ۲۔ لَا تُفْتَحُ میں (۲) ابو عمرو کے لیے لَا تُفْتَحُ (۳) شفا کے لیے
 لَا يُفْتَحُ ہے۔

۳۔ وَمَا كُنَّا میں صرف شامی کے لیے مَا كُنَّا ہے اور کے بغیر

۴۔ نَعَمْ میں چاروں جگہ صرف کسائی کے لیے نَعَمْ ہے۔

۵۔ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ میں بزمی، شامی، شفا اور زید کے لیے اَنْ

لَعْنَةُ اللّٰهِ ہے۔ ع

۶۔ يُغَشِّي اللَّيْلَ میں صبحہ اور حضرمی کے لیے يُغَشِّي اللَّيْلَ ہے

۷۔ وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُومِ مَسْحَرَاتٍ میں یہاں

صرف شامی کے لیے وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُومِ مَسْحَرَاتٍ

ہے۔ اور کل میں (۱) شامی کے لیے اسی طرح چاروں کا رفع (پیش)

(۲) خفض کے لیے پہلے دو میں نصب (زبر) اور آخری دو میں رفع (پیش)

(۳) باقیں کے لیے چاروں میں نصب ہے ۸۔ (وَحَفِيفَةً ص)۔

۹۔ (الرَّيَّةِ وَشَفَا)

۱۰۔ بُشْرًا میں (۲) شامی کے لیے بُشْرًا (۳) شفا کے لیے

بُشْرًا (۴) سماء کے لیے بُشْرًا ہے۔

۱۱۔ نَكِدًا میں صرف ابو جعفر کے لیے نَكِدًا ہے۔ ع

۱۲۔ ابن وردان کے لیے لَا يَخْرُجُ میں لَا يَخْرُجُ بھی ہے لیکن چونکہ اس کے بیان کرنے میں شطوی
 منفرد ہیں اس لیے اس کا پڑھنا صحیح نہیں ۱۲ منہ

۱۔ مِنْ إِلَهِ غَيْرِهِ میں ہر جگہ کسائی اللہ پروردگار کے لیے غیر ہے
 ۲۔ أَبْلَغَكُمْ میں تینوں جگہ صرف ابو عمرو کے لیے اَبْلَغُكُمْ ہے
 (بَصْطَةُ مَدْيَ، هَمْ، صَق، رَشَن - بَصْطَةُ رَوْحِ، لَ، عَ، صَ، غَ، دَ، عَ)

۱۔ مُفْسِدِينَ قَالَ میں صرف شامی کے لیے وَقَالَ ہے وَاوُ
 ۲۔ (عَرَانُكَرْمَدِي - ع کے ماسوا) غ

پارہ ۹۰ قَالَ السَّلَامُ

۱۔ (لَفْتَحْنَاكَ، تَ، غَ) ۲۔ اَوْ اَمِنْ میں صرمی اور شامی
 کے لیے اَوْ اَمِنْ ہے اور صفت و واقعہ میں قالون، شامی اور ابو جعفر
 کے لیے اَوْ ہے۔ ع

حَقِيقٌ عَلَى میں صرف نافع کے لیے حَقِيقٌ عَلَى ہے ع ۳۔ ۱۔ اَرْجِهْ
 ب خ - اَرْجِهْ ج رَوِي ذ - اَرْجِهْ ن ف اَرْجِهْ دل - اَرْجِهْ
 بصریان - اَرْجِهْ م ۲۔ بِحَلِّ سَحْرِ میں یہاں اور یوش (ع) میں شفا
 کے لیے سَحْرِ ہے ۳۔ (عَرَانُ لَنَا غَيْرِ حَرَمِي ع) ۴۔ نَعْمُ ر
 ۵۔ تَلَقَّفُ میں یہاں اور شعرار میں حفص کے ماسوا کے لیے تَلَقَّفُ
 ہے اور طہ میں حفص کے تَلَقَّفُ میں (۲) ابن ذکوان کے لیے تَلَقَّفُ

(۳) باقین کے لیے تَلَقُّفٌ ہے کَلَا (فِرْعَوْنُ وَاسْمُهُ وَصَلَاةُ

عَامَنْتُمْ صَحْبَهُ ش - عَامَنْتُمْ مَدَاهِجَ ك - ع

سَنْقِیْلٌ میں حرمی کے لیے سَنْقِیْلٌ ہے - ع

کَلَا یَصْرِ شُونَ میں دونوں جگہ شامی و شعبہ کے لیے یَعْرِشُونَ ہر

کَلَا یَعْكُفُونَ میں شفا کے لیے یَعْكُفُونَ ہے -

کَلَا اَنْجَیْنُکُمْ میں صرف شامی کے لیے اَنْجَیْنُکُمْ ہے -

کَلَا یُقْتِلُونَ میں صرف نافع کے لیے یُقْتِلُونَ ہے - ع

کَلَا دَکَا میں شفا کے لیے دَکَا ہے اور کَف میں کفی کے

غیر کے لیے دَکَا ہے -

کَلَا بِرِیْسَلَتِی میں حرمی اور روح کے لیے بِرِیْسَلَتِی ہے -

کَلَا الرِّشْدِ میں شفا کے لیے الرِّشْدِ ہے اور کَف ع

میں بصری کے لیے رَشْدَا ہے - ع

کَلَا حَلِیْہِمُ میں (۲) اخویں کے لیے حَلِیْہِمُ (۳) یعقوب

کے لیے حَلِیْہِمُ ہے -

کَلَا لَئِنْ لَمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا میں شفا کے لیے لَئِنْ لَمْ

تَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَتَغْفِرْ لَنَا ہے -

کَلَا قَالَ ابْنُ اُمِّیَہِیں یاں اور یَبْنُوْمَ (ظہ) میں شامی

۱۸۱۹
۸۹

محبة کیلئے کافر و غیر۔ اصرہم میں صرف شامی کیلئے اصرہم ہے۔ ۱۱

تُغْفِرُ لَكُمْ خَطِيئَتِكُمْ (۲) مَیْمَانُ اور یعقوب کے لیے
تُغْفِرُ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ (۳) شامی کے لیے تُغْفِرُ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ

۱۲ صرف ابو عمرو کے لیے تُغْفِرُ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ ہے اور خَطِيئَتَهُم

الْوَحْشِ (۴) میں صرف ابو عمرو کے لیے خَطِيئَتَهُم ہے۔ ۱۱

۱۳ مَعْدِرَةٌ میں حصّ کے ماسوا کے لیے مَعْدِرَةٌ ہے۔

۱۴ بَيْتِیْنِ میں (۲) مَیْمَانُ کے لیے بَيْتِیْنِ (۳) شامی کے

لیے بَيْتِیْنِ (۴) شَبَّہ کے لیے بَيْتِیْنِ اور بَيْتِیْنِ دونوں ہیں۔

۱۵ یَعْقِلُونَ غیر عمّ (عظ)

۱۶ یُسَکُونُ میں صرف شَبَّہ کے لیے یُسَکُونُ ہے۔ ۱۱

۱۷ ذَرِیْمٌ میں یہاں اور طور کے دو سکریں عمّ و بھریان

کے لیے ذَرِیْمٌ ہے اور ذَرِیْمٌ (فرقان) میں ابو عمرو اور شَبَّہ

کے لیے ذَرِیْمٌ ہے اور ذَرِیْمٌ (یس) میں عمّ اور یعقوب

کے لیے ذَرِیْمٌ ہے اور ذَرِیْمٌ (طور) میں

(۲) شامی اور یعقوب کے لیے ذَرِیْمٌ ہے اور ذَرِیْمٌ (۳)

صرف ابو عمرو کے لیے ذَرِیْمٌ ہے۔

۱۸ اَنْ تَقُولُوا اور اَوْ تَقُولُوا دونوں میں صرف ابو عمرو کیلئے

یا ہے ۱۳ (یَلْمِزُ ذَٰلِكَ غَيْرَ دَلِث)

۱۴ یَلْمِزُ وَنَ میں یہاں اور نخل و فصلت میں (۲) حمزہ کے لیے
تینوں جگہ (۳) روئی کے لیے صرف نخل میں یَلْمِزُ وَنَ ہے۔ ۲۲
وَيَنْ رُّهْمَ میں (۲) شفا کے لیے وَيَنْ رُّهْمَ (۳) صرمی شامی
کے لیے وَيَنْ رُّهْمَ ہے۔ ۲۳

۱۵ شُرَكَاءَ میں مزیان اور شعبہ کے لیے شُرَكَاءَ ہے۔

۱۶ لَا يَتَّبِعُكُمْ میں یہاں اور يَتَّبِعُهُمْ (شعراء) میں صرف
نافع کے لیے لَا يَتَّبِعُكُمْ اور يَتَّبِعُهُمْ ہے۔

۱۷ يَبْطِشُونَ میں یہاں اور يَبْطِشُ (قصص) میں اور يَبْطِشُ
(دُخان) میں صرف یزید کے لیے طاکا ضمہ ہے۔

۱۸ ظُفُفٌ میں حق و کسائی کے لیے ظُفُفٌ ہے

۱۹ يَمْدٌ وَنَهْمٌ میں مزیان کے لیے يَمْدٌ وَنَهْمٌ ہے ۲۲

مُرْدِفِينَ میں مزیان اور یعقوب کے لیے دال کا

الانفال

فتح ہے۔ ۱۵

۱۰ يُغْشِيكُمُ النَّعَاسُ میں (۲) مزیان کے لیے يُغْشِيكُمُ النَّعَاسُ

(۳) جبر کے لیے يُغْشِيكُمُ النَّعَاسُ ہے۔ ۱۲ (الرَّعْبُ رَكْ رَثْوَى)

۱۳ وَلَكِنَّ اللَّهَ شَفَا

۱۴ مُوہِنُ کَیْدِیْنِ (۲) صرّی، ابو عمرو کے لیے مُوہِرُ
 کَیْدِ (۳) شامی، صحبہ اور یعقوب کے لیے مُوہِنُ کَیْدِ ہے۔
 ۱۵ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ عِلمٍ اور حفص کے غیر کے لیے وَ اَنَّ اللّٰهَ

مَعَ ہے۔

(لِیَمِیزَ اللّٰهُ شَفَاظًا)۔

۱۶ بِمَا یَعْمَلُوْنَ بِصِیْرٍ میں صرف روئیں کے لیے یو تَعْمَلُوْنَ ہے

پارہ ۱۰ اعلیٰ

۱۷ بِالْعُدْوَةِ میں دونوں جگہ حق کے لیے عین کا کسر ہے

۱۸ مَنْ حَتَّىٰ میں نافع، برزئی، شعبہ اور ثلثہ کے لیے مَنْ

حَتَّىٰ ہے۔

۱۹ یَتَوَفَّی الذِّیْنِ میں صرف شامی کے لیے تَتَوَفَّی ہے

۲۰ وَلَا یَحْسَبَنَّ میں شامی، حفص، حمزہ اور یزید کے غیر

کے لیے تا ہے۔

۲۱ اِنَّهُمْ لَا میں صرف شامی کے لیے اِنَّهُمْ لَا ہے۔

۲۲ تُرْهِبُوْنَ میں صرف روئیں کے لیے تُرْهِبُوْنَ ہے۔

۲۳ لِلْسَّلَامِ میں یہاں صرف شعبہ کے لیے اور اِلَی السَّلَامِ

- ۱۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں شعبۂ اور فتنی کے لیے سین کا کسر ہے غ
- ۲۔ وَ اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَنْجِبُوا اور فَاِنْ يَكُنْ مِنْ
- ۳۔ نِیَانُ دَابَنَانُ کے لیے دونوں میں تا (۳) بَصْرِيَانُ کے لیے
- اقل میں یا اور ثانی میں تا ہے یعنی وَ اِنْ يَكُنْ، فَاِنْ يَكُنْ۔
- ۴۔ عاصم، فتنی کے ضَعْفًا میں (۲) صرف ابو جعفر کے لیے
- ضَعْفًا (۳) باقیں کے لیے ضَعْفًا ہے۔
- ۵۔ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ میں بَصْرِيَانُ اور ابو جعفر کے لیے اَنْ يَكُوْنَ
- ہے۔ (۱) اُسری (ث)۔ غ ۱۔ مِنَ الْاُسْرَى ح (ث)
- ۶۔ مِنْ وَلَا يَتِيهِمْ میں صرف حمزہ کے لیے مِنْ وَلَا يَتِيهِمْ
- اور الْوَلَايَةُ (کف) میں شفا کے لیے الْوَلَايَةُ ہے۔ غ
- ۷۔ (۱) اَيْمَانُ كُنْزُشْ اَيْمَانُ اَحْبَرُغْ اَيْمَانُ لَخْ اَيْمَانُ
- التَّيْبَةِ (ث) ۲۔ اَيْمَانُ میں صرف شامی کے لیے لا
- اَيْمَانُ ہے۔ غ
- ۸۔ اَنْ يَغُصَّرَ وَ اَمْسَجِدَ اللّٰهُ میں حَقَّ کے لیے مَسْجِدًا اللّٰهُ
- ہے۔ (اور دو مَسْجِدًا اللّٰهُ میں کوئی اختلاف نہیں) ۲۔
- (يُبْشِرُهُمْ)
- ۹۔ وَعَشِيرَةُ تَكْمُرُ میں صرف شعبۂ کے لیے وَعَشِيرَةُ تَكْمُرُ ہے غ

۱۔ عَزِيزُ ابْنِ اللّٰهِ میں عاصم کسائی اور یعقوب کے ماسوا
 کے لیے عَزِيزُ ابْنِ اللّٰهِ ہے (نون تنوین کے بغیر)
 ۲۔ یُضَاهِیُّوْنَ میں عاصم کے ماسوا کے لیے یُضَاهِیُّوْنَ ہے
 ۳۔ اِثْنَا عَشَرَ میں یہاں اور اَحَدَ عَشَرَ (یوسف) اور تِسْعَةَ
 عَشَرَ (مذثر) تینوں میں صرف ابو جعفر کے لیے اِثْنَا عَشَرَ۔ اَحَدَ
 عَشَرَ۔ تِسْعَةَ عَشَرَ ہے۔ ۴۔ (النَّسِیْ ج۔ ث) ۵۔ یُضِلُّ
 میں (۲) صحب اور یعقوب کے غیر کے لیے یُضِلُّ (۳) صرف یعقوب
 کے لیے یُضِلُّ ہے۔ ۶۔

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ میں صرف یعقوب کے لیے وَكَلِمَةُ اللّٰهِ ہے
 ۷۔ (كُرْهًا شَفَا) ۸۔ اَنْ تُقْبَلَ میں شفا کے لیے اَنْ
 تُقْبَلَ ہے۔ ۹۔ مُدَّ خَلَا میں صرف یعقوب کے لیے مُدَّ خَلَا ہے
 ۱۰۔ یَلِزُکَ میں یہاں اور یَلِزُوْنَ اسی سورۃ کے غ میں اور وَلَا
 یَلِزُوا (حجرات) تینوں میں صرف یعقوب کے لیے میم کا ضمہ ہے۔ ۱۱۔
 ۱۲۔ (اَذُنُ) ۱۳۔ وَرَحْمَةُ لِّلَّذِیْنَ میں صرف حمزہ کے لیے
 وَرَحْمَةُ ہے۔

۱۴۔ اِنْ تُعْفَ اور تُعَذِّبْ طَائِفَةٌ میں عاصم کے ماسوا کے
 لیے اِنْ تُعْفَ اور تُعَذِّبْ طَائِفَةٌ ہے۔ ۱۵۔

۱۔ السَّعْدِ رُونٌ میں صرف یعقوب کے لیے الْمُعَذِّ رُونٌ ہے

پارہ ۱۱ یَحْتَلِ رُونٌ

۲۔ دَاثِرَةُ السَّوْءِ میں دونوں جگہ جبر کے لیے السَّوْءِ ہے

۳۔ قُرْبَةُ میں صرف درش کے لیے قُرْبَةُ ہے۔

۴۔ وَالْأَنْصَارِ (اسی غ) میں صرف یعقوب کے لیے وَ

الْأَنْصَارُ ہے۔

۵۔ تَحْتَهَا الْآخِرُ میں صرف مکی کے لیے مِنْ تَحْتِهَا الْآخِرُ ہے

۶۔ صَلَوَاتِكَ میں یہاں اور أَصْلَوَاتِكَ (ہود) میں صوب کے

مساوی کے لیے یہاں صَلَوَاتِكَ اور ہود میں أَصْلَوَاتِكَ ہے۔

۷۔ قُرْجُونِ میں یہاں اور قُرْجُونِ مَنْ (احزاب) میں نفر

اور شعبہ اور یعقوب کے لیے قُرْجُونِ اور قُرْجُونِ ہے۔

۸۔ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ عَمِّهِمْ کے لیے الَّذِينَ ہے (پہلی

واو کے حذف سے)

۹۔ أَفَمَنْ أَتَسَّ بُنْيَانَهُ اور أَمِنْ أَتَسَّ بُنْيَانَهُ

میں نافع، شامی کے لیے أَتَسَّ بُنْيَانَهُ ہے

۱۰۔ حُرُوفِ میں شامی، شعبہ اور فتی کے لیے حُرُوفِ ہے۔

۱۷ (حایہ امانہ محضہ ص ر حایہ تقییل ج)

۱۸ لَا أَنْ تَقْطَعُ میں (۲) نافع، حبر، شعبہ، روئی کے لیے

۱۹ لَا أَنْ تَقْطَعُ (۳) صرف یعقوب کے لیے إِلَّا أَنْ تَقْطَعُ ہے۔

۲۰ لَا يَزِيغُ میں حفص و حمزہ کے غیر کے لیے تَزِيغُ ہے۔

۲۱ وَلَا يَرَوْنَ میں حمزہ و یعقوب کے لیے وَلَا تَرَوْنَ ہے۔

۲۲ (الرح ك صجہ محضہ اور ج تقییل

يُنْزِلُ عَلَى السَّكَّامِ

۲۳ لَسِحْرٌ میں مکی اور کفی کے ماسوا کے

۲۴ لَسِحْرٌ ہے۔

۲۵ حَقًّا إِنَّهُ میں صرف ابو جعفر کے لیے حَقًّا إِنَّهُ ہے۔

۲۶ ضِيَاءٌ میں یہاں اور انبیاء میں اور بِضِيَاءٍ (قصص)

۲۷ میں صرف قبل کے لیے یا کے بجائے ہمزہ ہے۔

۲۸ يُفَصِّلُ میں حق و حفص کے ماسوا کے لیے يُفَصِّلُ ہے۔

۲۹ لَقَضَى إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ میں شامی و یعقوب کے لیے

لَقَضَى إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ہے (اور یعقوب کے لیے اپنے قاعد کے موافق)

۳۰ وَلَا أَدْرَاكُمْ میں یہاں اور لَا أُقْسِرُ قَمَرُ کے پہلے موقع

۳۱ میں صرف مکی کے لیے وَلَا أَدْرَاكُمْ اور لَا أُقْسِمُ ہے الف کے حد

سے (اندہدئی کے لیے الف کا اثبات بھی ہے لیکن طریق کے خلاف)
فائدہ۔ ان دونوں کلمات کا رسم الخط اس قراۃ کی رو سے و
لَا أَوْضَعُوا (توبہ) اور أَوْلَا أَدْ بَحْتًا (نمل) وغیرہ کی طرح ہوگا۔ فافہم۔

۱۲ (اَذْ رِکْمُ رَحْ صَحْبہ محضہ اور جہن بین)

۱۳ عَمَّا يُشْرِكُونَ میں یہاں اور نحل کے دونوں موقعوں اور رم
میں شفا کے لیے تاسے۔ ع

۱۴ تَتَكْرُؤْنَ میں صرف رُوح کے لیے یَتَكْرُؤْنَ ہے۔

۱۵ یُسَيِّرُ کُرْمِیْنِ شَامِیُّ اور ابو جعفر کے لیے یُنْشِرُ کُرْمِیْنِ ہے۔

۱۶ مَتَاعٍ میں حصّ کے ماسوا کے لیے مَتَاعُ ہے

۱۷ قِطْعًا میں مکی، کسائی، اور یعقوب کے لیے قِطْعًا ہے۔

۱۸ تَبَلُّوْا میں شفا کے لیے تَشْلُوْا ہے ع

۱۹ (کَلِمَتُ عَمٍّ) کَلَا یَحْدِیْ یٰۤی (۲) وِشْ، ابنان

کے لیے کَلَا یَحْدِیْ پورے نچے سے (۳) قَالُوْنَ، ابو عمرو کے لیے لَا یَحْدِیْ

(اختلاس سے) (۴) ابو جعفر کے لیے لَا یَحْدِیْ (سکون سے) اور

قَالُوْنَ کے لیے بھی دوسری وجہ میں اسی طرح ہے جو ان سے صراحتہ مری

ہے۔ (۵) شفا کے لیے لَا یَحْدِیْ (۶) شَبَّہ کے لیے لَا یَحْدِیْ ہر ع

کَلَا (وَلٰکِنْ النَّاسُ شَفَا) کَلَا وَیَوْمَ نَخْشُرُهُمْ کَانَ (غیر ع)

۱۲ (اَلنَّ اِخ) فَاَمَرَهُ النَّ اور اَلَّذِیْ کَرِیْمِ، اَللّٰهُ مِیْرَسَب

کے لیے اور اَللّٰحُیْرِیْنِ میں صرف ابو عمرو اور یزید کے لیے دو درجہ ہیں

۱۳ ہمزہ کا الف سے ابدال (جس کی صورت ابھی درج ہوئی) سے

تسہیل بلا ادخال یعنی اَلنَّ، اَلثَّن، اَلذَّ کَرِیْمِ اور...

۱۴ اَللّٰحُیْرِیْنِ اور اَلنَّ کی نقل کا اختلاف اس کے باب میں دیکھیں۔

۱۵ فَلَیْفَرَحُوا میں صرف روئیس کے لیے فَلَیْفَرَحُوا ہے

۱۶ (مِثْلًا تَجْمَعُونَ) (ک ش غ) غ

۱۷ وَمَا یَحْزُبُ میں یہاں اور لَا یَحْزُبُ (س ب ل غ) میں صرف

کسانی کے لیے نہ اکسرہ ہے۔

۱۸ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرَ دُونِیْنِ میں فُتٰی اور

یعقوب کے لیے راکار رفع ریش ہے۔ غ ۱۹

۲۰ وَشُرَّكَاءُ کُمِیْنِ میں صرف یعقوب کے لیے وَشُرَّكَاءُ کُمِیْنِ ہے۔

۲۱ (بِکَلِّ سَحْرِ شَفَا) ۲۲ (بِیْہِ السِّحْرِ) یا اَللّٰحُیْرِیْنِ ۲۳

۲۴ (لِیَضِلُّوا غِیْرَ کَفٰی) ۲۵ وَلَا تَتَّبِعْنِ میں صرف ابن ذکوان

کے لیے وَلَا تَتَّبِعْنِ ہے۔

۲۶ فَاَجْمَعُوا میں صرف روئیس کے لیے دوسری وجہ کی رو سے فَاَجْمَعُوا ابھی

ہے۔ لیکن یہ تجبیر و درہ کے طرق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

اور عز میں ان کے لیے وَلَا تَتَّبِعَنَّ بھی ہے جو ضعیف ہے

۱۲ اَمَنْتُ اَنْتَ میں شفا کے لیے اَنْتَ ہے

۱۳ وَيَجْعَلُ الرَّجُلُ فِيهِ مِنْ صِرَافِ شَعْبَةَ کے لیے وَيَجْعَلُ ہے

۱۴ اَنْتَ بِحَقِّ نَجْوَى غَيْرِ رَظَا - غ

هُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَمْرِهِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ

اَلَا يَخْبِرُ شَفَا - غ

۱۵ اِنِّي لَكُمْ فِي حَقِّ رَدِّي اور ابو جعفر کے لیے اِنِّي لَكُمْ ہے

۱۶ بَادِي فِيهِ مِنْ صِرَافِ ابُو عَمْرٍو کے لیے بَادِي ہے

۱۷ فَعِيَّتٌ فِيهِ مِنْ صِحْبِ مَسْوَا کے لیے فَعِيَّتٌ ہے

۱۸ مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ فِيهَا اور مومنوں میں حصّے کے

مَسْوَا کے لیے مِنْ كُلِّ ہے

۱۹ فَجَسَّهَا فِي صِحْبِ مَسْوَا کے لیے مَسْمُومِ كَاغَمِ اور رَا كَا كَهْرَا

زبر ہے۔ پھر ان میں سے ورش کے لیے تَقْلِيلِ اور ابُو عَمْرٍو و صِحْبِ کے

لیے محضہ اور باقی کے لیے نفع ہے

۲۰ يَبْنِي فِيهِمْ فِي جَدِّ (۱) حَفْصِ کے لیے سب میں یا کافتحہ

(۲) شَعْبَةَ کے لیے ہو د میں فتحہ اور باقی میں کسرہ یعنی يَبْنِي (۳) بَرِي

کے لیے لقمن کے تیسرے میں یا کافتحہ اور پہلے میں مسکون یعنی یبکوا
اور باقی میں کسرہ (۴) قبل کے لیے لقمن کے پہلے اور تیسرے میں
سکون اور باقی میں کسرہ (۵) باقی کے لیے سب میں کسرہ ہے
۱۴ (اِرْكَبْ مَعَنَا عَمْرُو)

۱۵ عمل غیر میں کسائی اور یعقوب کے لیے عَمَلٌ غَيْرٌ
۱۶ فَلَا تَسْأَلْنِي میں (۲) عَمُّ کے لیے فَلَا تَسْأَلْنِي (۳) مَن
کے لیے فَلَا تَسْأَلْنِي ہے (اور یا زائدہ کا اختلاف اصول میں دیکھیے)
اور فَلَا تَسْأَلْنِي (کیف) میں عَمُّ کے لیے فَلَا تَسْأَلْنِي (۴) عَمُّ
۱۷ رَحْزِي يَوْمِيْنِ اور عَنْ اَبِ يَوْمِيْنِ میں مدنیان اور کسائی
کے لیے تم کا زبرد ہے۔

اور فَرِيعِ يَوْمِيْنِ (نمل) میں (۱) مدنیان کے لیے فَرِيعِ يَوْمِيْنِ
(۲) نَفْرٍ اور یعقوب کے لیے فَرِيعِ يَوْمِيْنِ (۳) کَفِي کے لیے فَرِيعِ
يَوْمِيْنِ ہے۔

۱۸ ثَمُوْدَا میں یہاں و فرقان و عنکبوت و نجم میں چاروں جگہ
(۱) حفص، حمزہ اور یعقوب کے لیے چاروں میں دال کا ایک زبرد
(۲) شعبہ کے لیے نجم میں ایک اور باقی میں دال زبرد میں (۳) باقی

۱۹ ابن ذکوان کے لیے یا کا حدیث بھی آیا ہے لیکن طریق کے خلاف ہے ۱۲۰

750

2000 2000

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

کے لیے چاروں میں لکھا ہے۔ پس یہاں چار قراءتیں ہو گئیں۔ (۱)
 نافع، مکی کے لیے وَ اِنْ كُلاَمَتَا (۲) شعبہ کے لیے وَ اِنْ كُلاَمَتَا
 (۳) بصری اور روی کے لیے وَ اِنْ كُلاَمَتَا (۴) شامی، حفص
 حمزہ اور ابو جعفر کے لیے وَ اِنْ كُلاَمَتَا ہے۔

۳ وَ زُلْفَا میں صرف ابو جعفر کے لیے وَ زُلْفَا ہے۔

۴ بَقِيَّةٍ میں صرف ابن حجاز کے لیے بَقِيَّةٍ ہے۔ ۵
 (یَرْجِعُ غَيْرَ غِزَاغِ)

۶ عَمَّا تَعْمَلُونَ میں یہاں اور نمل کے آخر میں عَمٌّ، حفص
 اور یعقوب کے ماسوا کے لیے یَعْمَلُونَ ہے۔ ۷

۸ یَا بَت میں ہر جگہ شامی و یزید
 یوسف علیہ السلام کے لیے وَ صَلَا یَا بَت ہے (اور وقفاً یَا بَت)

۹ اِنَّا نُوْیُّ (ثوی) ۱۰ (یَبْنِیْ غِیْرَ غِ)۔ ۱۱

۱۱ اَیُّت میں یہاں اور عنکبوت میں (۱) مکی کے لیے دونوں

میں اَیُّت (۲) صحبہ کے لیے یہاں اَیُّت اور عنکبوت میں اَیُّت

(۳) عَمٌّ، بصریان، حفص کے لیے دونوں میں اَیُّت ہے۔

۱۲ غَلَبَتْ میں مدنی کے لیے غَلَبَتْ ہے ۱۳ (کَلَامَتَا)

۱۴ یَرْتَعُ وَ یَلْعَبُ میں (۲) مدنی کے لیے یَرْتَعُ وَ یَلْعَبُ

(۳) مکی کے لیے نَزَّاعٍ وَنَلْعَبُ (۴) ابو عمرو، شامی کے لیے نَزَّاعٍ
نَلْعَبُ (۵) (الذَّيْبُ ج می روی)

۱۔ یُبْشَرُی میں کوئی کے ماسوا کے لیے یُبْشَرُی ہے
۲۔ هَيْت میں (۲) مدنیان، ابن ذکوان کے لیے هَيْت (۳)
شام کے لیے هَيْت اور هَيْت دونوں ہیں لیکن ثانی طریق کے
خلاف ہے (۴) صرف مکی کے لیے هَيْت ہے
۳۔ الْمُخْلِصِينَ میں آٹھوں جگہ مدنی و کفی کے غیر کے لیے
المُخْلِصِينَ ہے۔

اور مُخْلِصًا (مریم) میں کفی کے غیر کے لیے مُخْلِصًا ہے۔
۱۔ حَاش میں دونوں جگہ صرف ابو عمرو کے لیے وصال حاش
اور وقفا باقین کی طرح حاش ہے۔

۲۔ السَّجْنُ أَحَبُّ ہي میں صرف یعقوب کے لیے السَّجْنُ ہے
۳۔ دَا بَا میں حفص کے ماسوا کے لیے دَا بَا ہے۔
۴۔ يَعْصِرُونَ میں شفا کے لیے تَعَصِرُونَ ہے۔

۱۳۔ وَ مَا أَرَى

۱۔ (بِالسُّوَالِ اب ه بِالسُّوَالِ اب ه بِالسُّوَالِ اب ه بِالسُّوَالِ اب ه

غ اور ج ز بالسَّوءِ الْخَلَجِ ز بالسَّوءِ الْخَلَجِ -

۱۲ حَيْثُ يَشَاءُ میں صرف مکی کے لیے نَشَاءُ ہے۔

۱۳ لِفَتْحِیْنِہ میں صَبَّ کے ماسوا کے لیے لِفَتْحِیْنِہ ہے

۱۴ تَكْتَلُ میں شَفَا کے لیے یَكْتَلُ ہے۔

۱۵ حَفِظًا میں صَبَّ کے ماسوا کے لیے حَفِظًا ہے۔

۱۶ تَرْفَعُ دَرَجَتِ مَنْ نَشَاءُ میں (۲) شامی، ابو عمرو

شامی کے لیے تَرْفَعُ دَرَجَتِ مَنْ نَشَاءُ (۳) یعقوب کے لیے

یَرْفَعُ دَرَجَتِ مَنْ نَشَاءُ ہے۔

۱۷ اسْتَيْسُوا، وَلَا تَأْيِسُوا، لَا يَأْيِسُ، اسْتَيْسَ

أَفْلَمْ يَأْيِسِ پانچوں میں بزئی کے لیے اسْتَيْسُوا، وَلَا تَأْيِسُوا،

لَا يَأْيِسُ، اسْتَيْسَ، أَفْلَمْ يَأْيِسِ ہے۔ اور دوسری وجہ میں بزئی

کے لیے باقیں کی طرح بھی ہے لیکن طریق کے خلاف ہے (اور حمزہ کے

لیے وقفہ اپنے قاعدہ کے موافق اسْتَيْسُوا اور اسْتَيْسُوا دونوں جو

ہیں۔ باقی چاروں کو بھی اسی طرح خیال کر لو) (۱۷) إِنَّكَ لَا أَنتَ (۱۸)

۱۹ نُوحِيْ إِلَىہِمْ میں تینوں جگہ حَضَّ کے ماسوا کے لیے اور

نُوحِيْ إِلَىہِمْ میں صَبَّ کے غیر کے لیے یُوحِيْ ہے (اور فتح و تقلیل اور

امالہ میں سب اپنے قاعدہ پر ہیں) (۱۹) أَفَلَا يَعْقِلُونَ غَمَّ نَظْ

۱۳۔ کُنْ بَرًّا مِّنْ كَفَرٍ اور ابو جعفرؑ کے ماسوا کے لیے کُنْ بَرًّا ہے۔

۱۴۔ (تَشَبُّحٌ غَيْرُكَ نَظَرٌ)

۱۵۔ (يُعْتَبَرُ صَحْبُهُ) ۱۶۔ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنَوَانٌ
الرَّعْدُ وَغَيْرُهُ مِمَّنْ حَقٌّ اور حصص کے ماسوا کے لیے وَزَرْعٌ وَ
نَخِيلٌ صِنَوَانٌ وَغَيْرُهُ ہے۔

۱۷۔ يُسْقَى مِّنْ شَامِيٍّ، عاصم اور یعقوبؑ کے ماسوا کے
تُسْقَى ہے۔

۱۸۔ وَنَفْضٌ مِّنْ شَفَا كَيْ لِي وَيُفْضَلُ ہے ۱۹۔ (عَرَاذًا،

ارْطَا، اور عَرَاذًا، عَرَاتَاكَ، ث)

۲۰۔ هَادٍ، وَالٍ، وَاقٍ، بَاقٍ چاروں میں صرف مکی کے لیے
ہر جگہ وصلہ تو اسی طرح ہے اور وقفًا هَادٍ، وَالٍ، وَاقٍ،
بَاقٍ ہے۔

۲۱۔ أَمْرٌ هَلْ تَسْتَوِي مِّنْ صَحْبَةٍ كَيْ لِي يَسْتَوِي ہے۔

۲۲۔ يُوقِدُ دُونَ مِّنْ صَحْبَةٍ كَيْ لِي تَوَقِدُ دُونَ مِّنْ

۲۳۔ وَصَدٌّ وَآئِينَ يَہَاں اور وَصَدٌّ غَافِرٍ مِّنْ كَفَرٍ اور یعقوبؑ کے

ماسوا کے لیے صَادٌ کا زہر ہے۔ ۲۴۔ (أَكْلُهُمْ أَجْرًا) ہے۔

۲۵۔ وَیُثْبِتُ مِّنْ مِّنْ عَاصِمٍ كَيْ لِي وَیُثْبِتُ مِّنْ

۱۲ الْكُفْرُ لِمَنْ فِي كُفْرٍ وَيَعْقُوبُ كَيْفَ الْكُفْرِ
لِمَنْ هُوَ — ۱۳

اللّٰهُ الَّذِي فِي (۲) عَمٍّ كَيْفَ رُحْلٍ
أَبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور ابتدا دونوں حالتوں میں ہا کا رفع
(پیش) ہے (۳) رُحْلٍ کے لیے وصلاً ہا کا جبر (زیر) اور ابتدا رفع

۱۴ (رُحْلُ هَمْزٌ ۱۵ سُبُلْنَاهُ) — ۱۶
۱۷ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فِي شَفَا كَيْفَ خَلَقَ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ هُوَ

اور ۱۸ خَلَقَ كَلَّ (نور) میں بھی انہی کے لیے خَلَقَ كَلَّ ہر
بُصْرٍ نَحْيٍ میں صرف حمزہ کے لیے بُصْرٍ نَحْيٍ ہے — ۱۹
۲۰ لِيُضِلُّوا میں یہاں اور لِيُضِلُّوا ج و لَقْمَنُ اور زمرغ میں (۲۱)
جبر کے لیے چاروں میں اور (۳) رُحْلٍ کے لیے لَقْمَنُ والے کے سوا
باقی تین میں یا کافتح ہے — ۲۲ (لَا بَيَّعَ فَيَدُ وَلَا خِلَالِ رَحَى) ۲۳
أَفْعِيدَ ۲۴ میں ہشام کے لیے أَفْعِيدَ ۲۵ ہے (اور انہی
کے لیے باقی تین کی طرح بھی ہے لیکن وہ طریق کے خلاف ہے) ۲۶
لِتَرْوُلَ میں صرف کسان کے لیے لَتَرْوُلَ ہے — ۲۷

پارہ ۱۲۶ مَرَبَّہَا

الحِجْر

۱۔ رَبَّہَا میں مدنی اور عاصم کے ماسوا کے لیے رَبَّہَا ہے۔
 ۲۔ مَا نَزَّلَ الْمَلٰٓئِکَۃَ میں (۲) شعبہ کے لیے مَا نَزَّلَ
 الْمَلٰٓئِکَۃَ (۳) سہا، شامی کے لیے مَا نَزَّلَ الْمَلٰٓئِکَۃَ ہے
 (اور بندہ کے لیے تاکی شدید بھی ہے)

۳۔ سُکِرَتْ میں صرف مکی کے لیے سُکِرَتْ سے ہے (الرَّیْحَہُ
 لَوَاقِحُ - فثی) - غ

۴۔ (الْمُخْلِصِیْنَ غَیْرِہِیْ کُفً) ۱۔ عَلٰی مُسْتَقِیْمٍ میں صرف
 یعقوب کے لیے عَلٰی مُسْتَقِیْمٍ ہے۔ ۲۔ (بِجَزْءٍ مِّنْ یَّحْزُثٍ) غ
 ۱۔ وَحُیُّوْنَ اور حُیُّوْنَا اور الْحُیُّوْنَ اور شُیُّوْحَا میں
 مدنی، بصری، ہشام، حفص اور امام خلف کے ماسوا کے لیے عین
 اور شین کا کسرہ ہے۔ ۲۔ (نَبِّشْرُکَ ف)

۳۔ تُبَشِّرُوْنَ میں (۲) نافع کے لیے تُبَشِّرُوْنَ (۳) مکی کے
 لیے تُبَشِّرُوْنَ ہے۔

۴۔ وَمَنْ یَّقْنَطُ میں یہاں اور یَقْنَطُوْنَ (روم) اور لَا یَقْنَطُوْا
 (زمر) میں بصری اور روئی کے لیے یَقْنَطُوْنَ کا کسرہ ہے۔ ۵۔ (الْمَنْجُوْمُ دُجَانِی)

۱۷ قَدْ رُفَا میں یہاں اور قَدْ رُفَا نزل کے میں صرف شعبہ کے لیے قَدْ رُفَا اور قَدْ رُفَا ہے۔

اور قَدْ رُفَا (مسلک) میں مدنی و کسائی کے لیے قَدْ رُفَا اور قَدْ رُفَا (واقعہ) میں صرف مکی کے لیے قَدْ رُفَا ہے۔ اور قَدْ رُفَا (اعلیٰ) میں صرف کسائی کے لیے قَدْ رُفَا ہے۔ قَدْ رُفَا (نجر) میں شامی و یزید کے لیے قَدْ رُفَا ہے۔
(فاسر حرمی) ع

(۱۷ عَمَّا تُشْرِكُونَ شَفَا)

النَّحْلُ | ۱۸ یُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ میں صرف روح کے لیے یُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةُ ہے۔ (اور جبر اور روئے نوں کے سکون اور نرا کی تخفیف میں اپنے قاعدہ پر ہیں)

۱۹ یُشَقِّقُ الْأَنْفُسَ میں صرف یزید کے لیے یُشَقِّقُ الْأَنْفُسَ ۲۰ یُنَبِّئُ میں صرف شعبہ کے لیے یُنَبِّئُ ہے۔
(۱۹ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ صِرَاطُكَ ۲۰ وَالنَّجْمُ مَسْحَرَاتُكَ ع)

ک، ع

۲۱ یُدْعُونَ میں یہاں عاصم و یعقوب کے غیر کے لیے اور عکبوتشع میں بصری و عاصم... کے غیر کے لیے تَدْعُونَ ہے۔

۱۔ تُشَاقُّونَ میں صرف نافع کے لیے تُشَاقُّونَ ہے۔

۲۔ تَتَوَقَّهْمُ میں دونوں جگہ فشی کے لیے یَتَوَقَّهْمُ ہے۔

(۱) اَنْ يَأْتِيَهُمُ الْمَكْرُوهُ كَيْفَ يَشَاءُ

۳۔ لَا يَهْدِيٰ میں كفی کے غیر کے لیے لَا يَهْدِيٰ ہے۔ (۱)

فَيَكُونُ (ک ر ا) - ع

(۱) یُوَلِّیٰ غیر ع (۱) اَوَّلَیْرَ وَاٰی شَفَا کے لیے اَوَّلَیْرَ وَاٰی

۲۔ یَتَفَقَّهُوا میں بصری کے لیے تَتَفَقَّهُوا ہے۔ ع

۳۔ مُفَرِّطُونَ میں (۲) نافع کے لیے مُفَرِّطُونَ (۳) ابو جعفر

کے لیے مُفَرِّطُونَ ہے۔ ع

۴۔ نُسْقِیْکُمْ میں دونوں جگہ (۲) نافع، شامی، شعبہ ابو یعقوب

کے لیے نُسْقِیْکُمْ (۳) ابو جعفر کے لیے تَسْقِیْکُمْ ہے (۱) یَعْرِشُونَ

(ک ص) - ع

یُحْصَدُونَ میں شعبہ اور رویش کے لیے یُحْصَدُونَ ہے۔ ع

(۱) مِنْ اَبْطُونِ اِصْهَتِکُمْ اَنْ مِنْ اَبْطُونِ اِصْهَتِکُمْ (۲)

۲۔ اَلْمَرِیْرَ وَاٰی شامی، فشی و یعقوب کے لیے اَلْمَرِیْرَ وَاٰی ہے۔

۳۔ یَوْمَ ظَهَرَکُمْ میں کنز کے ماسوا کے لیے عین کا فتنہ ہے۔ ع

وَلَنْجَزِيَنَّ الدِّیْنَ میں مکی، عاصم ابو جعفر کے غیر کے لیے

وَلَيَجْزِيَنَّ هَـ. آدرا بن ذکوان کے لیے یا اور نون دونوں ہیں۔^{۱۳}
 (۱) ہما یُنْزِلُ (جبر) ۲۱ الْقُدُسِ (د) ۲۲ یَلْقُدُ وَنَ شَفَا^{۱۹}
 ۲۳ فِتْنُوا میں صرف شامی کے لیے فِتْنُوا ہے۔^{۱۴}
 خَبِیْقِ میں دونوں جگہ صرف مکی کے لیے خَبِیْقِ ہے۔^{۱۵}

۱۹

۲۰

پارہ ۱۵ بَسْمِ الْذِی

۱۶ اَلَا تَتَّخِذُ وَا میں صرف ابو عمرو کے لیے اَلَا
 اَلَا تَتَّخِذُ وَا ہے۔ ۲۱ لَیْسُوْا میں (۲) شامی
 شعبہ اور فٹی کے لیے لَیْسُوْا (۳) صرف کسان کے لیے لَیْسُوْا
 ہے (۲) وَیَبْشُرُ رَضِیٰ)۔

۱۰

۱۷ وَخُرُجُ لَہْ میں (۲) صرف ابو جعفر کے لیے وَخُرُجُ لَہْ
 (۳) صرف یعقوب کے لیے وَخُرُجُ لَہْ ہے۔ اور کثبان کے نصب اور
 زہروں پر سب کا اتفاق ہے۔

۱۸ یَلْقُدُہ میں شامی اور ابو جعفر کے لیے یَلْقُدُہ ہے
 ۲۱ آمَرَ نَا میں صرف یعقوب کے لیے آمَرَ نَا ہے۔^{۲۰}
 ۲۲ یَبْلُغَنَّ میں شفا کے لیے یَبْلُغَنَّ ہے۔

۲۰

۲۳ اُتِ میں تینوں جگہ (۲) ابنان اور یعقوب کے لیے اُتِ

(۳) ابو عمر و صحبہ کے لیے اُف ہے ع

۱ خطا میں (۲) مکی کے لیے خطا (۳) ابن زکوان و یزید کے لیے خطا ہے۔ ۲ فلا یُسْرِفُ میں شفا کے لیے فلا تُسْرِفُ ہے۔

۳ بِالْقِسْطِ میں صحبہ کے ماسوا کے لیے بِالْقِسْطِ میں

۴ سَيِّئَةٌ میں کنز کے ماسوا کے لیے سَيِّئَةٌ ہے۔ ع

۵ لَيْدٌ گروا میں یہاں اور فرقان میں شفا کے لیے لَيْدٌ گروا ہے

۶ كَمَا يَقُولُونَ میں مکی، حفص کے ماسوا کے لیے كَمَا يَقُولُونَ ہے۔

۷ عَمَّا يَقُولُونَ میں شفا کے لیے عَمَّا يَقُولُونَ ہے۔

۸ تُسَبِّحُ میں عمری، شامی اور شعبہ کے لیے تُسَبِّحُ ہے۔

رپس (۱) مکی کے لیے تینوں میں یا (۲) شفا کے لیے تینوں میں تا

اور (۳) عم و شعبہ کے لیے اول میں تا باقی دو میں یا (۴) حفص کے

لیجہ اول و ثانی میں یا اور ثالث میں تا (۵) بصریان کے لیے اول و ثالث

میں تا اور ثانی میں یا ہے ع

۹ لَبَّيْكَ اَنْتَ ۱۰ قُلْ اَدْعُوا غَيْرِنَا ظ۔ ع

۱۱ وَرَجَلَا میں حفص کے ماسوا کے لیے وَرَجَلَا ہے۔

۱۲ اَنْ يَخْشِفَ، اَوْ يَرْسِلَ، اَنْ يُعِيدَ كُمْ، فَيُرْسِلَ،

فَيُعِيدُ كُمْ میں (۲) خبر کے لیے پانچوں میں نوں (۳) ابو جعفر، روئیں

کے لیے اول کے چار میں یا اور پانچویں میں فتنہ قکڑ ہے۔ (۱۷)

الترایہ (ث) - ع

(۱۸) آٹھی پہلا امالہ محضہ (۱۹) خلیفہ میں شامی

صحب اور یعقوب کے ماسوا کے لیے خلیفہ ہے۔ ع

(۲۰) ونا میں دونوں جگہ (۲۱) ابن ذکوان ویزیر کے لیے ونا

ہے (اور نون اور مکرہ کا امالہ باب الامالہ میں دیکھیے)۔ ع

(۲۲) حتیٰ تفجیر میں کفی و یعقوب کے غیر کے لیے حتیٰ تفجیر لٹا

(۲۳) کسفا میں یہاں عم و عاصم کے ماسوا کے لیے کسفا ہے

اور کسفا شعر آروستبا میں حفص کے ماسوا کے لیے کسفا ہے

اور کسفا (روم) میں شامی اور ابو جعفر کے لیے کسفا ہے۔ اور

ہشام کے لیے روم ولسے میں دوسری وجہ کی رو سے باقیں کی طرح کسفا

بھی صحیح ہے۔

(۲۴) قل سبحان میں مکی اور شامی کے لیے قل ہے۔ ع

(۲۵) لقد علمت میں صرف کسائی کے لیے لقد علمت ہے

دہلا آیتا وقفاً رضی عا - ع

(۲۶) یوحنا میں یہاں اور مرقس نائیس اور من

س سراق اور بیل س سرات میں صرف حفص

الکسفا

کے لیے سکتے ہیں۔

۱۲۔ مِّنْ لَّدُنْہِ میں صرف شعبہ کے لیے مِّنْ لَّدُنْہِ ہے۔ اور
وَال کے اصلی ضمہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہونٹوں کو گول کر کے
اس کے سکون میں انشام بھی کرتے ہیں۔ (اور مکی اپنے قاعدہ کے
موافق ہا کے ضمہ میں صلا کرتے ہیں) (۱۳۔ وَیَبْشُرُ رَضًی)۔ غ
۱۴۔ مِّنْ فَقَا میں عم کے لیے مَرَفَقَا ہے۔

۱۵۔ تَزْوَرُ میں (۲) حرئی اور ابو عمرو کے لیے تَزْوَرُ (۳) شامی
اور یعقوب کے لیے تَزْوَرُ ہے۔ غ
۱۶۔ وَلَمَلِیْتُ حرئی کے لیے وَلَمَلِیْتُ ہے۔ (۱۷۔ مَرْعَبًا
ک۔ ر۔ ثوی)

۱۸۔ یَوْرِقُکُمْ میں ابو عمرو، شعبہ، فنی اور روح کے لیے
یَوْرِقُکُمْ ہے۔ غ
۱۹۔ ثَلَاثَ مِائَةٍ میں شفا کے لیے ثَلَاثَ مِائَةٍ ہے (اور ابو جعفر
کے لیے اپنے اصول کے موافق وَاِیَّہ ہے)

۲۰۔ وَلَا یُشْرِکُ میں صرف شامی کے لیے وَلَا یُشْرِکُ ہے۔
(۲۱۔ بِالْفُؤَادِ ک)۔ غ

۲۲۔ لَمَلِیْتُ اور یَشْرِکُ دونوں میں ابو عمرو کے لیے لَمَلِیْتُ اور

مُتْمِرٌ (۲) عاصم، ابو جعفر اور روح کے لیے ثَمَرٌ اور بِتْمِرٌ (۳) روئ کے لیے ثَمَرٌ اور بِتْمِرٌ ہے (۴) باقین کے لیے ثَمَرٌ۔ بِتْمِرٌ ہے۔
 ۱۲ خَيْرًا وَمِنْهَا فِي حَرَمٍ اور شامی کے لیے مِنْهَا ہے۔
 ۱۳ لِكِتَابٍ شامی، یزید، روئ کے لیے وصال بھی الف کا اثبات ہے۔

۱۴ وَلَمْ يَكُنْ شَفَاكَ لِي يَكُنْ ہے۔ لَمْ (الْوَلَايَةُ شَفَا)
 ۱۵ يَلِيهِ الْحَقُّ میں ابو عمرو اور کسان کے لیے الْحَقُّ ہے۔
 ۱۶ عَقَبًا میں عاصم اور فتی کے ماسوا کے لیے عَقَبًا ہے۔
 ۱۷ نَسِيرٌ الْجِبَالِ میں نفر کے لیے نَسِيرٌ الْجِبَالِ ہے۔
 ۱۸ آشَهْدُ تَهْمًا میں صرف ابو جعفر کے لیے آشَهْدُ تَهْمًا ہے۔
 ۱۹ وَمَا كُنْتُ فِي مَرَفِ ابُو جَعْفَرٍ کے لیے وَمَا كُنْتُ ہے۔
 ۲۰ وَيَوْمَ يَقُولُ میں مَرَفِ مَرَّةً کے لیے يَقُولُ ہے۔
 ۲۱ قَبْلًا غَيْرَ كَفِيٍّ (ث) لَمْ يَهْلِكْ فِيهَا میں یہاں اور مَهْلِكٌ
 (نمل) میں (۱) حفص کے لیے اسی طرح (۲) شَبَبَةٍ کے لیے لَمْ يَهْلِكْ
 اور مَهْلِكٌ (۳) باقین کے لیے لَمْ يَهْلِكْ اور مَهْلِكٌ ہے۔
 ۲۲ أَنَسِينِيهِ دَ أَنَسِينِيهِ غَيْرِ دَرَعٍ (۱) مَرَّ شَدًّا
 بَصَرِي (۲) فَلَا تَسْأَلَنِي عَمَّا لَمْ يَمْ

۱۱۔ لِتُخْرِقَ أَهْلَهَا مِنْ شَفَاكَ لِيُخْرِقَ أَهْلَهَا هِيَ۔

۱۲۔ (عشر اٹ)

۱۳۔ زَكِيَّةٌ كَنَزٌ أَوْ رُحٌّ كَغَيْرِ كَيْ لِيُزَكِّيَهُ هِيَ۔

۱۴۔ مُنْكَرًا بِرَجُلٍ مَدَنِيٍّ، ابْنُ ذَكْوَانَ، شُعْبَةُ وَيَعْقُوبُ كَيْ لِيُ

مُنْكَرًا هِيَ :

پارہ ۱۶۰ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَّكَ

۱۵۔ لَدُنِّي مِثْلُ مَنِيٍّ (۱) مَنِيٍّ كَيْ لِيُ لَدُنِّي (۲) شُعْبَةُ كَيْ لِيُ

وَالِ كَيْ لِيُ مَنِيٍّ اور اشم سے لَدُنِّي ہئے۔

۱۶۔ لَتَّخِذُنَّ مِثْلَ مَنِيٍّ (۱) مَنِيٍّ اور رُحٍّ كَيْ لِيُ لَتَّخِذُنَّ مِثْلَ (۲)

ابو عمرو اور رُحٍّ كَيْ لِيُ لَتَّخِذُنَّ مِثْلَ (۳) مَنِيٍّ كَيْ لِيُ لَتَّخِذُنَّ مِثْلَ (۴)

باقین کے لیے لَتَّخِذُنَّ مِثْلَ ہئے۔

۱۷۔ يُبْدِلُ لَهَا يَهَاں اور يُبْدِلُ لَهَا (تَحْرِيم) اور يُبْدِلُ لَنَا (سَلَم)

مَنِيٍّ مِثْلُ مَنِيٍّ اور رُحٍّ كَيْ لِيُ يُبْدِلُ لَهَا۔ يُبْدِلُ لَنَا اور يُبْدِلُ لَنَا ہئے

اور وَلِيْبِدِلُ لَهَا (نور) مَنِيٍّ، شُعْبَةُ اور يَعْقُوبُ كَيْ لِيُ

وَلِيْبِدِلُ لَهَا ہئے۔

۱۸۔ رُحٌّ مِثْلُ مَنِيٍّ اور رُحٍّ كَيْ لِيُ رُحٌّ مِثْلُ مَنِيٍّ ہئے۔

۱۱۔ فَاَتَّبِعْ - ثُمَّ اَتَّبِعْ کُنز کے غیر کے لیے فَاَتَّبِعْ - ثُمَّ اَتَّبِعْ
 ۱۲۔ حَمِيَّةٍ شَامِيٍّ صَبَّحَهُ دِيزِيَّة کے لیے حَمِيَّةٍ ہے۔
 ۱۳۔ جَزَاءُ الْحُسْنَى صَحْبٌ وَيَعْقُوبُ کے غیر کے لیے جَزَاءُ
 الْحُسْنَى ہے۔

۱۴۔ يُسْرًا (۱) لَمْ يَسْدَيْنِ میں حَبْرٌ وَحَفْصٌ کے غیر کے لیے
 اور دَبَيْنَهُمَا سَدًا میں عُمٌّ، شَعْبَةٌ وَيَعْقُوبُ کے لیے اور سَدًا (۲)
 میں غیر صَحْبٌ کے لیے سین کا ضمہ ہے۔

۱۵۔ يَفْقَهُونَ قَوْلًا میں شَفَا کے لیے يَفْقَهُونَ ہے۔
 ۱۶۔ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ میں دونوں جگہ عاصِم کے غیر کے لیے
 يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ ہے

۱۷۔ لَكَ خَرْجًا میں شَفَا کے لیے خَرْجًا ہے
 اور مُؤْمِنُونَ میں (۱) شَامِيٍّ کے لیے خَرْجًا فَخْرٌ (۲) شَفَا
 کے لیے خَرْجًا فَخْرٌ (۳) باقی کے لیے خَرْجًا فَخْرٌ ہے۔

۱۸۔ مَكْنِيٍّ (۱) لَمْ يَرُدَّ مَا أُتُوْنِي میں صرف شَعْبَةٍ کے لیے
 رَدَّ مَا أُتُوْنِي ہے۔ اور اعادہ یا ابتدا کی صورت میں اُتُوْنِي ہے۔

۱۹۔ الصَّدَقَاتِینِ میں (۱) ابْنَانٌ وَبَصْرِيَّانُ کے لیے الصَّدَقَاتِینِ
 (۳) شَعْبَةٍ کے لیے الصَّدَقَاتِینِ ہے۔

۱۲۱ قَالَ اَتُوْنِيْ فِيْ شَعْبَةِ اَدْحَمَزَهٗ كَيْ لِيْ قَالِ اَتُوْنِيْ هِيَ (اور
شعبہ کے لیے دوسری وجہ میں باقیں کی طرح قَالَ اَتُوْنِيْ بھی ہے)
۱۲۲ فَمَا اسْتَطَاعُوْا فِيْ صِرْفِ هَمَزَهٗ كَيْ لِيْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا هِيَ

(۱۲۱) دَکَاۃً میں کفئی کے غیر کے لیے دَکَاۃً ہے۔) ۱۱

اَنْ تَنْفَدَ فِيْ شَفَاۃً كَيْ لِيْ اَنْ يَنْفَدَ ۱۲

۱۲۱ (کَہِیْصَ ۱۱ ذِکْرُہِمْ فِيْ (۱۱) دُنُوں کا
فَرِیْہُ عَلَیْہِ السَّلَامِ | فتح اور اظہار۔ قَالُوْنَ، مَکِی، حَفْصٌ اور

یعقوب (۲) دُنُوں کی تفہیل اور اظہار۔ وَرَشٌ (۳) یا کَا اَمَالہ اور ادغام۔
ابو عمرو (۴) یا کَا اَمَالہ اور ادغام۔ شَامِی، فَتْحِی (۵) دُنُوں کا اَمَالہ اور
اظہار۔ شَعْبَہ (۶) دُنُوں کا اَمَالہ اور ادغام۔ کَسَاۃ (۷) دُنُوں کا فتح اور
ہر حرف پر سکتہ۔ ابو جعفر (۸)۔

(۱۲۱) ذِکْرُہِمْ عَلَیْہِ السَّلَامِ (۱۲۱) یَرِیْہُ دَکَاۃً دُنُوں میں ابو عمرو
و کَسَاۃ کے لیے شَا کَا سَکُون ہے۔ (۱۲۱) نَبِیُّہُ (۱۲۱)
۱۲۱ عِیْیَاۃً اور جِیْیَاۃً دُنُوں جگہ (عِیْہِمْ) اور صِلِیْیَاۃً (عِ)
میں حَفْصٌ وَاخِرِیْنَ کے غیر کے لیے عِیْیَاۃً، جِیْیَاۃً، صِلِیْیَاۃً اور بُکِیْیَاۃً

۱۲۱ قَالُوْنَ کَہِیْصَ دُنُوں کی تفہیل بھی آتی ہے لیکن وہ طریق کے خلاف ہے ۱۲۱

(۱۶) میں انہیں کے لیے پکڑ گیا ہے۔

۱۷ خَلَقْتُكَ میں انہیں کے لیے خَلَقْتُكَ ہے۔

۱۸ لَا هَبَّ میں ورش و بصری کے لیے لَا هَبَّ ہے

۱۹ نَسِيًا میں حفص و حمزہ کے غیر کے لیے نَسِيًا ہے۔

۲۰ مِنْ تَحْتِهَا نَفْرُ شَعْبَةٍ، روئیں کے لیے مِنْ تَحْتِهَا ہے۔

۲۱ حفص کے تَسْقُطُ میں (۲) حمزہ کے لیے تَسْقُطُ (۳) یعقوب

کے لیے يَسْقُطُ (۴) یاقین کے لیے يَسْقُطُ ہے۔

۲۲ قَوْلُ الْحَقِّ میں شامی، عاصم و یعقوب کے غیر کے لیے

قَوْلُ الْحَقِّ ہے۔

۲۳ وَإِنَّ اللَّهَ میں کنز اور روح کے غیر کے لیے وَإِنَّ اللَّهَ

ہے (۱) كُنْ فَيَكُونُ (ک)۔

(۲) يَأْتِيكَ (ث)۔

(۳) خُلِصَّا غَيْرِي ۱۷ يَدْخُلُونَ حق میں (ث)

۱۸ نُورِثُ میں صرف روئیں کے لیے نُورِثُ ہے۔

۱۹ عَزَا مَائِیں ابن ذکوان کے لیے إِذَا مَائِ بھی ہے۔ لیکن

طریق کے خلاف ہے۔

۲۰ اور قَالُونَ کے لیے یا اور حمزہ دونوں میں لیکن یا طریق کے خلاف ہے ۱۲ منہ

۱۲۔ آوَلَا یَذْکُرُ مِیْن نَّافِعٍ شَامِیٍّ، عَاصِمٌ کَے غَیْر کَے لَیْے اَفْکَلَا
یَذْکُرُ ہے۔

(۱۲) نُنْجِی سَاطِ، اَمَّ مَقَامًا مِیْن یَہَاں حَرفِ نُنْجِی کَے لَیْے
مَقَامًا ہے۔

اور مَقَام (احزاب ۷) مِیْن عَصَم کَے غَیْر کَے لَیْے مَقَام ہے۔
اور فِی مَقَامِ (دُخَان) مِیْن عَصَم کَے لَیْے مَقَامِ سَاطِ (وَرِیَابِ شَمِش)
اَمَّ وَلَدًا مِیْن یَہَاں اور اسی کَے رُغ مِیْن تِیْن جگہ اور وَلَدًا
زُخْرُفِ رُغ مِیْن اَخْوِیْن کَے لَیْے وَلَدًا اور وَلَدًا ہے۔

اور وَلَدًا کَے نَوَاح مِیْن عَصَم اور عَاصِم کَے غَیْر کَے لَیْے وَلَدًا کَے نَوَاح
مِیْن تِکَاد مِیْن دُونوں جگہ نافع اور کَسَائِی کَے لَیْے تِکَاد ہے۔
۱۳۔ یَتَفَطَّرُک مِیْن دُونوں جگہ (۱۳) بَہْرَی اور شَبَّہ کَے لَیْے
دُونوں مِیْن یَتَفَطَّرُک (۱۳) شَامِی اور فِی کَے لَیْے یَہَاں یَتَفَطَّرُک
اور شَوْرِی مِیْن یَتَفَطَّرُک ہے۔

۱۴۔ طَلَا مِیْن (۱۴) عَصَم کَے لَیْے دُونوں کا اَمَالہ
طَلَا تَمَلُّکُ الشَّکَم (۱۴) دُشْش وَا بُو عَمْرُو کَے لَیْے طَا کَا فِیخ اور طَا اَمَالہ
(۱۴) بَاقِیْن کَے لَیْے دُونوں کا فِیخ ہے۔ (۱۴) لَا اَهْلَہُ اَمَلُکُ وَا فِی
مِیْن اِنِّی اَنَا سَرُّ بَاقِ مِیْن جَبْر اور ابو جَبْرِ کَے لَیْے اِنِّی ہے۔

۱۴ طُوٰی میں دونوں جگہ کنز کے غیر کے لیے حالین میں طُوٰی ہے
 ۱۵ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ میں صرف حمزہ کے لیے وَأَنَا اخْتَرْتُكَ ہے
 ۱۶ آخِی اَشْدُّد اور وَأَشْرِكُهُ میں صرف شامی کے لیے آخِی
 اَشْدُّد اور وَأَشْرِكُهُ ہے۔

۱۷ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی میں صرف ابو جعفر کے لیے وَلِتُصْنَعَ عَلٰی ہے۔
 ۱۸ هَٰذَا میں یہاں اور زخرف میں کفی کے غیر کے لیے هَٰذَا ہے۔
 ۱۹ لَا خَلِيفَةَ میں صرف ابو جعفر کے لیے لَا خَلِيفَةَ ہے۔
 ۲۰ سُوٰی میں شامی، عاصم، فتیٰ اور یعقوب کے غیر کے لیے
 سُوٰی ہے۔

۲۱ فَيَسْجُدْ لَكَ میں صحت اور رد میں کے غیر کے لیے فَيَسْجُدْ لَكَ ہے
 ۲۲ حَفْصُ کے اِنْ هٰذَا میں (۲) مکی کے لیے اِنْ هٰذَا (۳)
 ابو عمرو کے لیے اِنْ هٰذَا (۴) باقیں کے لیے اِنْ هٰذَا ہے۔
 ۲۳ فَاجْمَعُوا میں صرف ابو عمرو کے لیے فَاجْمَعُوا ہے۔
 ۲۴ يُخَيَّلُ میں ابن زکوان اور روح کے لیے يُخَيَّلُ ہے۔
 (۲۵) تَلَقَّفْ غِرْمَ تَلَقَّفْ م

۲۶ کید سحر میں شفا کے لیے کید سحر ہے (۲۷) اَمَنْتُمْ
 غیر زرع غ، (۲۸) يٰۤاَيُّهَا بَغْيَا يٰۤاَيُّهَا (۲۹) —

۱۔ لَا تَخَفُ دَرَكًا فِي صِرْتِ حِمْرَةٍ كَيْ لَا تَخَفُ دَرَكًا هِيَ
 ۲۔ اَنْجَيْنَكُمْ وَوَعَدْنَاكُمْ مَا رَزَقْنَاكُمْ يٰۤاَيُّهَا شِفَا
 كے لیے اَنْجَيْنَكُمْ، وَوَعَدْنَاكُمْ، مَا رَزَقْنَاكُمْ هِيَ۔ (۱۳) وَ
 وَوَعَدْنَاكُمْ حُمَاتٍ

۳۔ فَيَحِلُّ اَوْ دَمَنْ يَحِلُّ دُونِ فِي صِرْتِ كَسَايَ كَيْ لِي
 فَيَحِلُّ اَوْ دَمَنْ يَحِلُّ هِيَ (اور اَنْ يَحِلَّ فِي كَوْنِ اخْتِلَافِ هِيَ)
 ۵۔ عَلٰۤى اَثَرِيْ فِي صِرْتِ رُوْسِيْ كَيْ لِيْ اَثَرِيْ هِيَ۔
 ۶۔ بِمَلِكِنَا فِي (۱۲) شِفَا كَيْ لِيْ مَتَمِّمِ كَاضِمِ (۳) اِبْنَانِ اَوْ بَصْرِيَّ
 كے لیے مَتَمِّمِ كَاضِمِ هِيَ۔

۷۔ حَمَلْنَا فِي صِرْتِ، شَامِيَّ، حَفْصُ اَوْ رُوْسِيْ كَيْ لِيْ
 حَمَلْنَا هِيَ۔

پس (۱) شِفَا كَيْ لِيْ بِمَلِكِنَا، حَمَلْنَا (۲) اِبْنَانِ و رُوْسِيْ كَيْ
 لِيْ بِمَلِكِنَا، حَمَلْنَا (۳) مَنِيَّ وَ حَفْصُ كَيْ لِيْ بِمَلِكِنَا، حَمَلْنَا۔
 (۴) اَبُو عَمْرٍو اَوْ رُوْح كَيْ لِيْ بِمَلِكِنَا حَمَلْنَا (۵) شَعْبَةَ كَيْ لِيْ بِمَلِكِنَا
 حَمَلْنَا هِيَ۔

(۱) يٰۤاَيُّهَا شِفَا (۲) لَمْ يَبْصُرُوا فِي شِفَا كَيْ لِيْ لَمْ

بَصُرُوا هِيَ۔

۳۔ لَنْ تُخْلَفَهُ میں حق کے لیے لَنْ مُخْلَفٌ ہے۔

۴۔ اَلْمُحَرِّقَاتُ میں (۲) ابن وردان کے لیے اَلْمُحَرِّقَاتُ (۳) ابن جہاز کے لیے اَلْمُحَرِّقَاتُ ہے۔

۵۔ اَلْمُتَفَرِّغُ میں صرف ابو عمرو کے لیے مُتَفَرِّغٌ ہے۔

۶۔ قَلَّا يَخْفُتُ میں صرف مکی کے لیے قَلَّا يَخْفُتُ ہے۔

۷۔ اَنْ يُّقْضِيَ الْيَاكُ وَحْيًا میں صرف یعقوب کے لیے

اَنْ يُّقْضِيَ الْيَاكُ وَحْيًا ہے۔

۸۔ لَا تَعْرَى ۵ وَاَذَلَّتْ میں نافع اور شعبہ کے لیے

اَذَلَّتْ ہے۔

۹۔ تَرَضَى میں شعبہ اور کسائی کے لیے تَرَضَى ہے۔

۱۰۔ زَهْرَةً میں صرف یعقوب کے لیے زَهْرَةً ہے۔

۱۱۔ اَوَّلُكُمْ تَأْخِرُجُ میں نافع، بصری، حفص اور ابن جہاز کے

غیر کے لیے ہے۔

۱۲۔ جن روس آیات میں آ سے بدلا ہوا یا کی شکل میں لکھا ہوا

الفب ہے ان میں (۱) شفا کے لیے سب میں امالہ (۲) ابو عمرو کے لیے

ذراست الراء میں امالہ اور باقی سب میں تعلیل (۳) وحش کے لیے سب

میں تعلیل (۴) باقی کے لیے سب میں فتح ہے (لیکن ان میں سے ابو عمرو کے لیے

سُورِیٰ میں وُفَا امالہ ہے)

پارہ ۱۰ اقرب الناس

الانبیاء علیہم السلام | ۱۔ قل ربی میں صحبت کے غیر کے
یہ قل ربی ہے۔ (۲) یونہی

غیر (ع) — ۱۔

(یونہی الیہ غیر صحبت) — ۲۔

اولہ کیر میں صرف مکئی کے لیے الکریر ہے۔ ۳۔

۱۔ وَلَا تَسْمِعُوا السَّمْعَ میں یہاں صرف شامی کیلئے وَلَا تَسْمِعُوا السَّمْعَ ہے۔

۲۔ وَلَا تَسْمِعُوا السَّمْعَ میں وہاں صرف شامی کیلئے ہے۔

تَسْمِعُوا السَّمْعَ ہے۔

۱۔ مِثْقَالِ حَبَّةٍ میں دونوں جگہ مدنیان کے لیے مِثْقَالُ ہے

(۱) وَحَسَاءُ (۲) ۱۔

۱۔ جَعَلَ دَا میں صرف ناکسائی کے لیے جَعَلَ دَا ہے (۱) اُفَّ

ع عجبہ اُفَّ اِبنان ظ ۱۔ اُفَّ اِبنان ظ ۱۔ اُفَّ اِبنان ظ ۱۔

۱۔ شامی، حفص، یزید کے لِحْصِنُکُمْ میں شیبہ اور یزید

کے لیے لِحْصِنُکُمْ (۳) باتین کے لیے لِحْصِنُکُمْ ہے۔

۱۔ لَنْ یُقَدِّرَ میں صرف یعقوب کے لیے لَنْ یُقَدِّرَ ہے (۱) ۱۔

نہجی ک ص ۱۔ ۶

۱۷۱ وَحَرَامٌ مِّنْ شَبَابٍ وَغَوْنٍ كَیْ لَیْ وَحَرَامٌ هِیَ۔ (۱۷۱)

فُتِحَتْ کِ تُو، (یا جُوْجُجُ وَمَا جُوْجُجُ غِرَت)

(۱۷۲ لَا یُحْزَنُ لَهُمْ ث)

۱۷۳ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَاءَ مِیْن صِرْفِ ابِی جَعْفَرٍ کَی لَیْ نَطْوِی

السَّمَاءُ هِیَ۔

(۱۷۴ لِلْکِثَابِ غِیْرِ صَحْبِ ۶ فِی الزُّبُورِ نَشِیْ)

۱۷۵ حَفْصٌ کَی قُلْ رَبِّ احْکُمْ مِیْن (۱۷۶ صِرْفِ ابِی جَعْفَرٍ کَی

یَی قُلْ رَبِّ احْکُمْ (۱۷۷) بَاقِیْنَ کَی لَیْ قُلْ رَبِّ احْکُمْ هِیَ۔ ۶

۱۷۸ سَکَرِیْ اَوْرِیْ سَکَرِیْ مِیْن شَفَا کَی لَیْ سَکَرِیْ

لَیْ سَکَرِیْ هِیَ۔ ۱۷۹ وَرَبِّتْ مِیْن دُونُوں جَکَ صِرْفِ ابِی جَعْفَرٍ

کَی لَیْ وَرَبِّتْ هِیَ۔ ۱۸۰ (لِیَصْنَعُ جِرْعَ) - ۶

۱۸۱ ثُمَّ لَیْقَطَعُ مِیْن دِشْ، اَبُو عَمْرُو، شَامِیْ اَوْرِیْ دِشْ کَی لَیْ

لَام کَکِیْرَ هِیَ۔ (۱۸۲ هَذَا نِ (۱۸۳) - ۶

۱۸۴ وَلَوْ لَوْ اَمِیْنِیْ بَاقِیْنَ، عَاصِمٌ تُو مِیْن غِیْرِ کَی لَیْ اَوْرِیْ

فَاطِمِیْنِ مَدَنِیْ اَوْرِیْ عَاصِمٌ کَی لَیْ وَلَوْ لَوْ هِیَ

۱۸۵ سَوَاءٌ اَلْعَاقِلُ مِیْن حَفْصٌ کَی لَیْ سَوَاءٌ اَلْعَاقِلُ

۱۷۱ ثُمَّ لِيَقْضُوا فِي رُشٍّ، ثَنْبَلٌ، أَبُو عَمْرٍو، شَامِيٌّ اِدْرَاسِيٌّ

کے لیے لام کا کسر ہے۔

۱۷۲ وَلِيُوفُوا اِدْرَاسِيٌّ وَلِيُطَوَّفُوا فِي رُشٍّ اِبْنُ ذَكْوَانَ

یہ وَلِيُوفُوا، وَلِيُطَوَّفُوا ہے۔ (پس ان کے لیے چاروں میں لام کا کسر ہے۔) ۱۷۳ وَلِيُوفُوا فِي رُشٍّ شَعْبَةُ

۱۷۴ فَتَخْطَفُهُ فِي رُشٍّ اِبْنُ ذَكْوَانَ

۱۷۵ مَنَسَكًا فِي رُشٍّ اِبْنُ ذَكْوَانَ

۱۷۶ لَنْ يَنْتَالَ اِدْرَاسِيٌّ فِي رُشٍّ اِبْنُ ذَكْوَانَ

اور تَنْتَالُ ہے۔

۱۷۷ يَدْفَعُ فِي رُشٍّ اِبْنُ ذَكْوَانَ

۱۷۸ اِذْنَ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ فِي رُشٍّ اِبْنُ ذَكْوَانَ

طرح (۲) بَصْرِيٌّ وَشَعْبَةُ کے لیے اِذْنَ اور يُقْتَلُونَ (۳) مَكِّيٌّ اور شَفَا کے لیے اِذْنَ اور يُقْتَلُونَ (۴) شَامِيٌّ کے لیے اِذْنَ اور يُقْتَلُونَ ہے۔ (۱۷۹ وَلَوْ لَا دَفَعُ اِثْنَانِ)

۱۸۰ لَهْدًا مَتَّ فِي رُشٍّ اِبْنُ ذَكْوَانَ

۱۸۱ اَهْلَكَنَّهَا فِي رُشٍّ اِبْنُ ذَكْوَانَ

۱۸۲ تَعْدُوْنَ فِي رُشٍّ اِبْنُ ذَكْوَانَ

817

٨٤

5

صرف توبہ کے لیے یہاں آئی ہے۔

ملا لے آؤں تو چھوڑیں دونوں جگہ صرف مکی کے لیے

المؤمنين

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

مکمل عظمیٰ اور العظام میں شامی اور شہید کے لیے عظمیٰ

القطر

سیدناؑ میں کنز اور یعقوبؑ کے نمبر کے لیے سیدناؑ

یہ کتابت میں جبراً اور سہولت سے لکھی گئی ہے۔ (۲۲)

تَسْفِيَكُمْ اَكْ مِنْ ط - تَسْفِيَكُمْ عُمْرُكُمْ - ع

(عَلَى الْغَيْرَةِ) (رِثَ) بِرْ مِنْ كُلِّ غَيْرَةٍ

۳۱ مندرگہ میں صرف شعبہ کے لیے قانون لایا ہے۔

۱۱۔ قِيَمَاتِ دُنُوں میں صرف ابو جعفرؑ کے لیے تاکا کسرہ ہے۔

(قِيَمَاتِ وَقْفًا۔ ۱۰)

۱۲۔ تَثَرَاہُ کَلَمًا میں جبرؑ اور ابو جعفرؑ کے لیے تَثَرَا ہے۔

(مَطْرًا لِي مَرْبُوعًا سَمَاشِفَا)۔ ۱۱

۱۳۔ وَانَّ هَذِهِ میں (۱۱) کَفَى کے لیے اسی طرح (۱۲) شَامِي کے

لیے وَانَّ هَذِهِ (۱۳) سَمَا کے لیے وَانَّ ہے۔

۱۴۔ تَهَجَّرُونَ میں صرف نافعؑ کے لیے تَهَجَّرُونَ ہے۔

(مَخْرَجًا فَخْرًا مَخْرَجًا فَخْرًا شَفَا)۔ ۱۲

۱۵۔ سَيَقُولُونَ يَنْتَہِ میں اخیر والے دونوں موقوفوں میں بصری

کے لیے سَيَقُولُونَ اللہ ہے۔

۱۶۔ عَلِيمِ الْغَيْبِ میں نَفَرٌ حَفْصٌ اور يَعْقُوبُ کے تکرار کے لیے

عَلِيمٌ ہے۔ ۱۱

۱۷۔ شَقَوْنَنَا میں شَفَا کے لیے شَقَوْنَنَا ہے۔

۱۸۔ سِخْرِيَّتَا میں یہاں اور ص میں مدنیؑ اور شَفَا کے لیے

سِخْرِيَّتَا ہے۔

۱۹۔ اَنَّهُمْ مِّنْ اَخْوِيْنَ کے لیے اَنَّهُمْ ہے۔

۲۰۔ قُلْ كَرِّمٌ مِّنْ اَخْوِيْنَ کے لیے قُلْ كَرِّمٌ ہے۔

۱۵ قُلْ اِنْ مِیْن . اَحْوِیْنْ كَیْ قُلْ اِنْ هِیْ

(۱۷ لَا تَرْجِعُوْنَ شَفَاظ)۔ ع

۱۸ وَفَرَضُهَا مِیْنْ جَبْرُ كَیْ وَفَرَضُهَا هِیْ
النَّسِیْ ۱۹ بِهِمَا سَرَّافَهْ مِیْنْ صَرَفْ مِیْنْ كَیْ لَیْ سَرَّافَهْ هِیْ
(۲۰ الْمُحْصِنَاتِ)۔

۲۱ اَرْبَعُ شَهَدَاتِ مِیْنْ پِیْ جِگْ صَحْبُ كَیْ خِیْرُ كَیْ اَرْبَعُ هِیْ
۲۲ اَنْ لَعْنَتْ اِلٰهٍ اَوْ اَنْ غَضِبَ اِلٰهٍ مِیْنْ (۲۳) نَافِعُ
كَیْ لَیْ اَنْ لَعْنَتْ اِلٰهٍ اَوْ اَنْ غَضِبَ اِلٰهٍ (۲۴) یَعْقُوبُ كَیْ
لَیْ اَنْ لَعْنَتْ اِلٰهٍ اَوْ اَنْ غَضِبَ اِلٰهٍ هِیْ۔

۲۵ وَالْخَامِسَةُ دُوسْرُ مَوْقِعِ مِیْنْ حَفْصُ كَیْ خِیْرُ كَیْ لَیْ وَ
الْخَامِسَةُ هِیْ۔ ع

كِبْرَا مِیْنْ صَرَفْ یَعْقُوبُ كَیْ لَیْ كِبْرَا هِیْ۔ ع

(۲۶ خَطُوتِ اَمْرٍ مِیْنْ فِی) ۲۷ وَلَا یَأْتِلِ مِیْنْ صَرَفْ اَبُو جَعْفَرُ
كَیْ لَیْ وَلَا یَتَّالَ هِیْ۔

۲۸ یَوْمَ تَشْهَدُ مِیْنْ شَفَا كَیْ لَیْ یَوْمَ تَشْهَدُ هِیْ۔ ع

۲۹ جُیُوْجِیْنِ مِیْنْ دُنْیَا، بَصْرِیَا، مِشَاغَمُ، عَاصِمُ اَوْرَامَا
خَلْفُ كَیْ خِیْرُ كَیْ لَیْ جُیُوْجِیْنِ هِیْ۔

۲۱ غَیْرِ اُولٰی میں شامی، شعبہ اور ابو جعفر کے لیے غَیْر ہے۔

۲۲ آئینہ میں تینوں جگہ صرف شامی کے لیے آئینہ ہے۔ (اور

وَقَدْ بَصْرِیَّانَ وکسانی کے لیے آئینہ اور باقیں کے لیے آئینہ ہے) ۱۷۱

اِکْرَاهِیْنَ مَخْفَہٌ مُّبَیِّنَاتٍ سَمَاسَۃً۔

۱۷۱ دُرِّیُّ تُوْقَدٌ میں (۲) مکی اور ثوی کے لیے دُرِّیُّ تُوْقَدٌ

(۳) امام خلف کے لیے دُرِّیُّ تُوْقَدٌ (۴) شعبہ و حمزہ کے لیے دُرِّیُّ

تُوْقَدٌ (۵) ابو عمرو کے لیے دُرِّیُّ تُوْقَدٌ (۶) کسانی کے لیے دُرِّیُّ

تُوْقَدٌ ہے۔

۲۱ یُسَبِّحُ لَهُ فِیْہَا میں شامی اور شعبہ کے لیے یُسَبِّحُ لَهُ ہے۔

۲۲ سَحَابٌ ظَلُمَاتٌ میں (۲) بَرِّیُّ کے لیے سَحَابٌ ظَلُمَاتٌ

(۳) قنبل کے لیے سَحَابٌ ظَلُمَاتٌ ہے۔

۲۱ یَنْ هَبٌ میں صرف ابو جعفر کے لیے یَنْ هَبٌ ہے۔

اَخْلُوْکُمْ لِّ شَفَاۃٍ (۱) وَیَتَّقِہُ ج۔ ص۔ ق۔ خ۔ وَیَتَّقِہُ ب۔ ظ

اول۔ ذِخْلِفَمَا وَیَتَّقِہُ ج۔ د۔ ک شفاذ

۲۱ کَمَا اسْتَخْلَفَ میں شعبہ کے لیے کَمَا اسْتَخْلَفَ ہے۔

(۲) وَکَیْبٌ لَّہُمْ د۔ ص۔ ظ

۲۱ لَا تَحْسَبَنَّ میں شامی اور حمزہ کے لیے لَا تَحْسَبَنَّ ہے۔

۱۔ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ مِّنْ صَجَّةٍ كَيْفَ ثَلَاثٌ هِيَ۔ اَلْاَوَّلُ بَيُوتِ

ب۔ دُكِّ صَجَّةٍ

۲۔ بَيُوتِ اِمْمِهْتِكُمْ وَصَلَا۔ بَيُوتِ اِمْمِهْتِكُمْ وَصَلَا

۳۔ يَأْكُلُ مِنْهَا مِمَّنْ شَفَاكَ لِي نَاكُلُ هِيَ۔ ع

الْفَرْقَانُ ۱۔ وَيَجْعَلُ لَكَ مِّنْ اِبْنَانٍ اَوْ شَعْبَةٍ كَيْفَ لِي

يَجْعَلُ لَكَ هِيَ۔ ۲۔ (صَدِيقًا د)

۴۔ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ فِي مَكِّي، حَفْصٌ اَوْ ثَوْنِي كَيْفَ يَحْشُرُهُمْ هِيَ

۵۔ فَيَقُولُ عَاثُ ثَمَرٍ مِّنْ شَاغِي كَيْفَ فَيَقُولُ هِيَ

۶۔ اَنْ تَتَّخِذَ فِي مِصْرٍ اَوْ حَفْرٍ كَيْفَ اَنْ تَتَّخِذَ هِيَ

۷۔ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ فِي حَفْصٍ كَيْفَ لِي يَأْتِي هِيَ

۱۰۔ وَقَالَ الَّذِي بَيْنَ

۱۱۔ تَشَقَّقُ فِي دُونِ جَدِّ اَوْ عَمِّ اَوْ كَوْنِي كَيْفَ لِي

تَشَقَّقُ هِيَ۔

۱۲۔ وَنَزَلَ الْمَلَكُ فِي مِصْرٍ مَكِّي كَيْفَ لِي وَنَزَلَ

الْمَلَكُ هِيَ۔ ع

۱۳۔ وَتَمُوتُ اَنْفِرَافَ ظَا ع ۱۴۔ اَلْاَوَّلُ تَشْرَابًا

(نُشْرًا اِك) (نُشْرًا اِشْفَا) ۱۷ (لِيَذْكُرُوا شَفَا) ۱۸ لِمَا تَأْمُرُنَا

میں اخوین کے لیے یا ہے۔ غ

۱۷ سِرَجًا وَقَمَرًا میں شفا کے لیے سُرَجًا ہے۔

۱۸ اَنْ يَذْكُرَ میں فنی کے لیے اَنْ يَذْكُرَ ہے

۱۹ وَلَمْ يَقْتَرُوا میں (۲) عَمَّ کے لیے وَلَمْ يَقْتَرُوا (۳) حَقَّ

کے لیے وَلَمْ يَقْتَرُوا ہے

۲۰ يَضَعُ اور وَيَخْلُدُ میں شامی اور شَبَّہ کے لیے فا اور

دال کا رفع (پیش) ہے۔ (۱۵) فِيْهِ دَاغ) ۱۷ وَذَرِيَّتَانِ صَبِيْه

۱۷ وَيُلْقَوْنَ میں صَبَّہ کے لیے وَيُلْقَوْنَ ہے۔ غ

طَسَمَ میں (۱) شَبَّہ اور رَوَى کے لیے اِمَالہ

الشعر اور فون کا ادغام (۲) حمزہ کے لیے اِمَالہ اور اِظْا

(۳) ابو جعفر کے لیے فتح اور سکتہ (۴) باقیں کے لیے فتح اور ادغام ہوگا

وَيَضِيْقُ اور وَلَا يَنْطَلِقُ میں صرف يعقوب کے لیے

يَضِيْقُ اور وَلَا يَنْطَلِقُ ہے۔ غ

۱۷ (اَسْرَجِهْ - ب - خ) (اَسْرَجِهْ - ج - رَمَى - ذ) - (اَسْرَجِهْ

ن - ف) (اَسْرَجِهْ - د - ل) (اَسْرَجِهْ - بَصِيَّانَ) (اَسْرَجِهْ - م)

۱۸ (نَسِمَ - ت - ا) (تَلَقَّفَ غَيْرَ) (۱۹) (اَسْمَدُ غَيْرَ - غ - ع)

عَلَى مَيِّتَاتِ

(۱۷) اِنْ اَسْرَ صَرِيٍّ (۱۷) (وَعِيُونٍ - وَ- م - ص - رَضِيٍّ)

۱۷ حَذِرُونَ میں ابن ذکوان اور کفی کے غیر کے لیے...

حَذِرُونَ ہے۔ ۱۷ (تِرَاءُ الْجَمْعَيْنِ - فِتْنٍ) ۱۷

وَاتَّبَعَكَ میں صرف یعقوب کے لیے وَاتَّبَعَكَ ہے۔ ۱۷

مُخْلِقُ الْأَوَّلِينَ میں حق، کسائی اور ابوجعفر کے لیے مَخْلُقُ بَدَنٍ

فَرَاهِينَ میں کنز کے غیر کے لیے فَرَاهِينَ ہے۔ ۱۷

۱۷ أَصْحَابُ لَيْكَةِ میں یہاں اور ص میں علم، مکی کے لیے

لَيْكَةِ ہے۔ ۱۷ (بِالْقُسْطِ غَيْرِ صَحْبٍ) ۱۷ (كِسْفًا غَيْرِ) ۱۷

۱۷ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ میں شامی، صحبہ اور یعقوب

کے لیے نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ہے۔

۱۷ أَوَّلَ مَا يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ میں صرف شامی کے لیے أَوَّلَ

تَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ ہے۔

۱۷ وَتَوَكَّلْ میں علم کے لیے تَوَكَّلْ ہے۔ ۱۷ (يَتَّبِعُهُمُ الْوَعْدُ)

بِشَهَابٍ کفی اور یعقوب کے غیر کے لیے بِشَهَابٍ

النمل | ۱۷ أَوَّلَ مَا يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ میں صرف مکی کے لیے أَوَّلَ مَا يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ ہے

۱۷ فَتَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ میں ماصم اور روح کے غیر کے لیے فَتَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ ہے

۱۷ مِنْ سَبِيلٍ میں یہاں اور لِسَبِيلٍ (سبیل) میں (۲) ہزی

اور ابو عمرو کے لیے سَبَّآ۔ لِسَبَّآ (۳) قبل کے لیے سَبَّآ اور لِسَبَّآ ہے۔
 ۲۵۔ اَلَا يَسْجُدُ وَابْنِ كَسَايَ۔ ابو جعفر اور روئیس کے لیے اَلَا ہے۔
 اور ان کے ہاں وقف اضطراری و اختباری اَلَا۔ یَا۔ اَسْجُدُ وَاَتَمِنُ ہے۔
 ہو سکتا ہے۔ اور اعادہ میں اَسْجُدُ وَاَسْجُدُ ہو گا، ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ۔ اور
 باتین کے لیے صرف اَلَا اور اَسْجُدُ وَاَسْجُدُ ہو گا نہ کہ یا پر بھی۔

۲۵۔ مَا تَخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ فِي حُفْصٍ وَكَسَايَ کے غیر کیلئے یا
 ۱۷۔ (فَالْقِهْرُ ب. ل. ظ. فَالْقِهْرُ ح. ن. ث. فَالْقِهْرُ ج. د.

م۔ رُؤْيُ ع)

۱۷۔ اَنَا اِتَيْتُكَ ض. و. ع. عَنْ سَاقِيهَا میں یہاں اور بِالسُّوقِ
 (ص) اور عَلَي سُوْقِهِ (فتحنا) میں صرف قبل کے لیے سَاقِيهَا۔
 بِالسُّوقِ اور عَلَي سُوْقِهِ ہے۔

اور عزہ میں انہی کے لیے ص اور فتحنا میں بِالسُّوقِ اور عَلَي سُوْقِهِ
 بھی ہے۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ یہ سُوْقِ والی وجہ ص والے میں تو صحیح ہے
 اور فتحنا والے میں صحیح نہیں ہے۔

۱۷۔ لَتَبَيِّنَنَّ اور لَتَقُولَنَّ میں شفا کے لیے لَتَبَيِّنَنَّ اور

لَتَقُولَنَّ ہے۔

(۲۷۔ هَلَكَ ص. هَلَكَ غِرَن)

۱۳۱ اَنَّا دَقَرُ هُمُورٍ فِيهَا اور اَنَّ النَّاسَ فِيهَا فِي كَفَىٰ اور
يعقوب کے غیر کے لیے دونوں جگہ ہمزہ کا کسرہ ہے۔

(۱۳۲ قَدَرُهَا ص)۔

۱۳۳ اَمَّا يُشْرِكُونَ میں بصری اور عاصم کے غیر کے لیے شُرِکُونَ ہے۔

پارہ ۲ اَمَّنْ خَلَقَ

۱۳۴ اَيُّدُ كُرُون - ح - ل - ش

۱۳۵ بَلِ اَدْرَاكَ میں حق و یزید کے لیے بَلِ اَدْرَاكَ ہے۔

(۱۳۶ اِذَا مَدَّ اور اِذَا سَمَانِ فَي) (۱۳۷ اِنَّا لَمُخْرَجُونَ

کب۔ ر) (۱۳۸ فِي ضَبَّتِ (د) (۱۳۹ وَلَا يَسْمَعُ الصَّمَدُ)

کچھ بھاری العُصَىٰ میں دونوں جگہ صرف حمزہ کے لیے تھری
العُصَىٰ ہے۔ اور وقف میں اخوین اور یعقوب تو دونوں جگہ یا کو ثابت

رکھتے ہیں اور باقی سب حضرات یہاں ثابت رکھتے ہیں اور روم

میں حذف کرتے ہیں (۱۴۰ اِنَّ النَّاسَ غَيْرَ كَفَىٰ ظ)۔

۱۴۱ اَتَىٰ میں حَفَسٌ و فَنَّىٰ کے غیر کے لیے اَتَىٰ ہے۔

۱۴۲ يَمَّا تَفْعَلُونَ میں حق اور ہشام کے لیے یا ہے۔ (۱۴۳

مِنْ فَرْعِ يَوْمَيْنِ (مَدَّ) مِنْ فَرْعِ يَوْمَيْنِ (فَرْط) فَرْعِ يَوْمَيْنِ

۱۱۱ عَمَّا يَسْأَلُونَ غَيْرِ عَمِّ عَظَا

۱۱۲ وَتَرَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمْ فِي
الْقَبْرِ شَفَاكَ لِي وَتَرَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمْ

۱۱۳ وَحَزَنًا فِي شَفَاكَ لِي وَحَزَنًا هِيَ

۱۱۴ يُصَدِّقُ فِي ابْنِ عَمْرِو شَامِيٍّ اَوْ يَزِيدُ لِي يُصَدِّقُ

اَوْ قَاعِدِ كَيْ مَوَافِقِ شَفَا اَوْ رَدِّسْ كَيْ لِي اس میں اشلام بھی ہے

(۱۱۵ يَا بَتَّ ك ت ۱۱۶ اَلْحَقِّ (و) - ۱۱۷

(۱۱۸ اَلْاَمَلِ اَمَكْتُوَا ف)

۱۱۹ هَمَّ كَيْ جَدِّ وَتِي فِي ۱۲۰ قَتِي كَيْ لِي جُدَّة (۱۲۱) سَلَامِي اَوْ
کسانی کے لیے جَدِّ وَتِي ہے۔

۱۲۲ حَضَّ كَيْ الرَّهْبِ فِي ۱۲۳ سَمَا كَيْ لِي الرَّهْبِ (۱۲۴)
شامی، صجہ کے لیے الرَّهْبِ ہے۔ (۱۲۵ فَنَا نَاكَ جِرَغ)

(۱۲۶ رَدَا ۱۲۷ رَدَا حَالِي فِي ت)

۱۲۸ يُصَدِّقُ قَتِي عَمَامٍ وَحَمْرُ كَيْ لِي يُصَدِّقُ قَتِي ہے۔

۱۲۹ وَتَالَ مُوسَىٰ فِي صَرَفِ مَكِي كَيْ لِي قَالَ مُوسَىٰ ہے۔

(۱۳۰ وَمَنْ يَكُونُ شَفَا ۱۳۱ لَا يَرْجِعُونَ ا شفا ط ۱۳۲

اَلْمَلَّةُ كَرِي ش اَلْمَلَّةُ ل اَلْمَلَّةُ ت اَلْمَلَّةُ اَجْرَغِي

سِحْرٍ مِّنْ كُفٍّ كَ غَيْرِ كَ لِي سِحْرٍ هـ۔
 لَٰكُمُ الْحَبِيبُ مِّنْ دَنِيٍّ اُور رَ لَٰكُمُ الْحَبِيبُ هـ۔ (الْحَبِيبُ)
 اِمَّهَا اَخِرٍ لَٰكُمُ يَحْقِلُونَ (ح)۔
 (لَٰكُمُ) ثُمَّ هُوَ بَرَث لَٰكُمُ بِضِئَا (ز)۔
 لَٰكُمُ وَرَيْكُ (ح) اُور وَرَيْ (ر) وَقَفَا

لَٰكُمُ الْحَسَفَ مِّنْ حَفْصٍ وَيَعْقُوبُ كَ غَيْرِ كَ لِي كُحْسِفَ هـ۔
 لَٰكُمُ اَوَّلُ لَمِيرٍ وَاٰ مِّنْ صَحْبَةٍ كَ لِي اَوَّلُ لَمِيرٍ وَاٰ
 الْحَنَكِبُوتُ لَٰكُمُ النَّشَاةُ مِّنْ تَيْنٍ جَا كَ لِي النَّشَاةُ هـ۔
 لَٰكُمُ حَفْصُ حَمْرٍ وَّرُوحُ كَ مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ مِّنْ (۲) جَرِّ كَسَايٍ اُور
 رَ لَٰكُمُ كَ لِي مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ (۳) عَمَّ، صَفَا كَ لِي مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ
 (لَٰكُمُ) پَہلا عَرَانِكُمْ غَيْرِ حَمْرٍ كَسَا (ظ)۔
 لَٰكُمُ لَنُجَيِّنَّهٗ شَفَاظَ لَٰكُمُ مُنْجُوْكَ وَصَبَّظَ لَٰكُمُ سَيِّئَ
 عَمَّ رَغَ لَٰكُمُ مُنْزِلُونَ كَ لَٰكُمُ وَثُودًا غَيْرَ فَنَظَ لَٰكُمُ
 مَا تَدْعُونَ غَيْرَ مَا نَ۔ (۱)۔

پارہ ۲۱ اُشْلُ مَا اَوْجِي

رَاٰیْتُ وَصْبَةً۔

۱۔ وَيَقُولُ فِي نَافِعٍ أَوْ كُفَىٰ كَيْ غَيْرِ كَيْ لِي نَوْنُ هِيَ۔
 ۲۔ تُرْجَعُونَ فِي صَرْفِ شَعْبَةٍ كَيْ لِي يَأْتِي (اور يعقوب
 كَيْ لِي اپنے قاعدہ کے موافق تُرْجَعُونَ ہے)

۳۔ لَنْبَوْنَهُمْ فِي شَفَا كَيْ لِي لَنْبَوْنَهُمْ هِيَ۔
 وَلَيْسَمَتُّوْا فِي قَالُونَ، مَكِّي، شَفَا كَيْ لِي وَلَيْسَمَتُّوْا هِيَ۔
 ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ فِي سَا كَيْ لِي عَاقِبَةُ هِيَ۔

الرُّومُ ۱۔ تُرْجَعُونَ فِي ابْنِ مَرْوٍ، شَعْبَةٍ أَوْ رُوحٍ كَيْ لِي يَأْتِي۔

۲۔ تُخْرَجُونَ مَنَعَهُ شَفَا كَيْ لِي الْمَيْتِ نَفْسٍ هِيَ۔
 لِلْعَالَمِينَ فِي حَفْصٍ كَيْ لِي لِلْعَالَمِينَ هِيَ۔

۳۔ فَارْقُوا أَخْوِينَ كَيْ يَفْنِطُونَ بَصَرِي، رَدِّي كَيْ وَمَا
 أَتَيْتُمْ مِنْ رَبِّكَ، كَيْ لِي رَبُّوْا فِي نَافِعٍ أَوْ ثَوِي كَيْ لِي لَتَرْبُّوْا
 هِيَ۔ (۵) عَمَّا تُشْرِكُونَ شَفَا هِيَ۔

۴۔ لِيْذِيْ يَقْمُ فِي نَبِيٍّ أَوْ رُوحٍ كَيْ لِي لِيْذِيْ يَقْمُ هِيَ۔
 ۵۔ كَيْسَفَا لِي خَفْمِ شَا

۶۔ أَثَرِي فِي شَامِيٍّ أَوْ صَحْبٍ كَيْ لِي أَثَرِي هِيَ۔
 ۷۔ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ (د) كَيْ هَدِي الْعَنِي (ف) هِيَ۔
 ۸۔ ضَعْفٍ أَوْ ضَعْفًا فِي شَعْبَةٍ أَوْ حَمْرَةٍ كَيْ لِي ضَعْفٍ

اور ضَعْفًا ہے۔ اور دوسری وجہ میں حفصؓ کے لیے اس طرح بھی صحیح ہے۔
 ۲۱ لَا يَنْفَعُ فِيهَا غَيْرُ كَفَىٰ كے اور مؤمن میں غیر نافع اور کفٰی
 کے لیے تا ہے۔

۲۲ هُدًى وَرَحْمَةً میں صرف حمزہ کے لیے وَرَحْمَةً
 لقمن ہے ۲۱ لِيُضِلَّ جَرَّ

۲۳ وَيَتَذَكَّرُ هَا فِي صُحْبٍ اور يعقوبؓ کے غیر کے لیے وَ
 يَتَذَكَّرُ هَا ہے (۲۲ هُزُواً) (نشی)۔ هُزُواً (غیر نشی) ۲۴ اَذْنِبَ
 ۱۔ ۲۵ (۲۴ اَذْنِبَ) ۲۶ یُبْنِیْ غَیْرُ ۲۷ دُوسرا یُبْنِیْ
 غیر ۲۸ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّدًا ۲۹ یُبْنِیْ تیسرا (۲۸ یُبْنِیْ غَیْرُ)
 ۳۰ وَلَا تُصْعِرْ میں ابنا، ماضی اور ثوی کے غیر کے لیے
 وَلَا تُصْعِرْ ہے۔

۳۱ نِعَمَةً میں مزیان، ابو عمرو، حفصؓ کے غیر کے لیے نِعَمَةً
 ۳۲ وَالْبَحْرُ میں بصری کے لیے وَالْبَحْرُ ہے ۳۳ لَتَدْعُونَ
 صریح ص، ۳۴ (۳۳ لَتَدْعُونَ) حق شفاء، ۳۵

خَلْقَةٍ میں نفر اور ثوی کے لیے خَلْقَةٍ ہے
 السُّبُلَةَ ۳۶ أَخْفَىٰ لَمْ يَحْدِثْ حمزہ اور يعقوبؓ کے لیے
 أَخْفَىٰ لَمْ يَحْدِثْ ہے۔

۱۶

لَمَّا صَبَرُوا فِي اخْوَيْنَ اور رؤس کے لیے ملتا ہے۔ ع
 ۱۱۔ لَمَّا تَصَلُّونَ میں یہاں اور ع میں اور فتحنا
 الاحزاب | ع تینوں میں صرف ابو عمرو کے لیے یا ہے (۱۱)
 الیٰی ب ز ط۔ الیٰی ع مد و قصر دونوں ج د ح ث الیٰی ہ ح و صلا
 الیٰی د ج ح ث و قفا، (۱۲) تَطْهَرُونَ سَمَا تَطْهَرُونَ ک۔
 تَطْهَرُونَ شفا)۔ ع

۱۷

۱۲۔ الظُّنُونَا میں یہاں اور المرَّسُولَا اور السَّبِيلَا ع میں
 ۱۱ مکی۔ حفص، رؤی کے لیے وقفا الف کا اثبات اور و صلا حذف
 (۲) بصریٰ اور حمزہ کے لیے حالین میں حذف (۳) علم۔ شعبہ کے لیے
 حالین میں اثبات ہے۔ (۱۳) مَقَامَ غِرْع

۱۸

۱۳۔ لَا تَوَّهَّا میں حرمی کے لیے لَا تَوَّهَّا ہے۔
 ۱۴۔ يَسْأَلُونَ میں صرف رؤس کے لیے يَسْأَلُونَ ہے ع
 ۱۵۔ اُسُوَّةٌ میں تینوں جگہ ماصم کے غیر کے لیے اُسُوَّةٌ ہے۔
 (۱۶) الرُّعْبُ ک ر ثوی)۔ ع (۱۷) مُبَيِّنَاتٍ د ص۔
 ۱۸۔ نَضَعِفُ لَهَا الْعَذَابُ (دک) يَضَعِفُ لَهَا الْعَذَابُ

۱۹

ثابت

پارہ ۲۲۲
 وَمَنْ يَقْنُتْ

۱۳۔ وَتَعْمَلُ صَالِحًا نُورًا فِيهَا فِي شَفَا كَيْ لِي وَتَعْمَلُ صَالِحًا
يُورِيهَا هِيَ۔

۱۴۔ وَقُرْنٌ فِي دُنْيَا، عَاصِمٌ كَيْ لِي وَقُرْنٌ هِيَ ع

۱۵۔ اَنْ يَكُونَ فِي هَاشِمٍ اَوْ كَفِي كَيْ لِي اَنْ تَكُونَ هِيَ

۱۶۔ وَخَاتَمٌ فِي عَاصِمٌ كَيْ لِي وَخَاتَمٌ هِيَ ع

(۱۷۔ تَمَسُّوهُنَّ شَفَا ۱۸۔ تُرْجِي حَقَّ ك ص)

۱۹۔ لَا يَحِلُّ فِي بَصْرِي كَيْ لِي لَا يَحِلُّ هِيَ ع

۲۰۔ سَادَ شَنَا فِي شَامِي اَوْ يَعْقُوبُ كَيْ لِي سَادَ تِنَا هِيَ

(۲۱۔ لَعَنَّا كَثِيرًا غَيْرِنَ) ع

۲۲۔ عِلْمُ الْغَيْبِ فِي (۲) عَمُّ اَوْ رُوَيْسُ كَيْ لِي

السَّبَا | عِلْمُ الْغَيْبِ (۳) اَخْوَيْنُ كَيْ لِي عِلْمُ الْغَيْبِ هِيَ

(۲۳۔ لَا يَغْرِبُ ۲۴۔ مَعْجِزِينَ جَرُّ)

۲۵۔ رَجَزُ الْيَمِّ فِي دُونِ جَلْمَكِي، حَفْصٌ اَوْ يَعْقُوبُ كَيْ

غَيْرُ كَيْ لِي الْيَمِّ هِيَ۔

۲۶۔ نَشَأَنُ خُسِيفٌ اَوْ نُسْقِطُ تَيْنُونَ فِي شَفَا كَيْ لِي يَشَأُ

يَخْسِفُ، يُسْقِطُ هِيَ۔ (۲۷۔ كِسْفًا غَيْرُ ع) ع

۲۸۔ الرَّايِحُ فِي (۲) شَعْبَةٍ كَيْ لِي الرَّايِحُ (۳) يَزِيدُ كَيْ لِي الرَّايِحُ

۱۲ مِئْسَاتُہ میں (۲) مدنی و ابو عمرو کے لیے مِئْسَاتُہ

(۳) ابن ذکوان کے لیے مِئْسَاتُہ ہے۔

۱۳ تَبَيَّنَتْ میں صرف روین کے لیے تَبَيَّنَتْ ہے۔ (۴)

سَبَّاهُ لِسَبَّاهُ

۱۴ حَصُّ و حَمْرُہ کے مَسْكِنِهِمْ میں (۲) روئی کے لیے مَسْكِنِهِمْ

(۳) باقین کے لیے مَسْكِنِهِمْ ہے۔

۱۵ اُكْلٍ میں (۲) بصری کے لیے اُكْلٍ (۳) نافع بمکی کے لیے

اُكْلٍ ہے۔

۱۶ وَهْلٌ بُجْزِي إِلَّا الْكُفُورُ میں صَبٌّ اور يعقوب کے غیر

کے لیے وَهْلٌ بُجْزِي إِلَّا الْكُفُورُ ہے۔

۱۷ فَقَالُوا رَبَّنَا بَعِدْ میں (۲) يعقوب کے لیے رَبَّنَا بَعِدْ

(۳) جر اور شام کے لیے رَبَّنَا بَعِدْ ہے۔

۱۸ صَدَقَ میں کفی کے غیر کے لیے صَدَقَ ہے۔

آذِنَ اور فُزِّعَ دونوں میں (۲) ابو عمرو اور شفا کے لیے آذِنَ

اور فُزِّعَ (۳) شامی اور يعقوب کے لیے آذِنَ اور فُزِّعَ ہے۔

۱۹ جَزَاءُ الضَّعِيفِ میں صرف روین کے لیے جَزَاءُ الضَّعِيفِ

۲۰ الْغُرْفَتِ میں صرف حمزہ کے لیے الْغُرْفَتِ ہے۔

۲۱ مَحْشَرُهُمْ اور نَقُولُ غِرَاعُ ظ

۱۔ التَّنَاوُشُ میں صرّی، شامی اور حفص اور یعقوب کے
غیر کے لیے التَّنَاوُشُ ہے۔ (۱) حیل ک، (۲) غ، (۳) غ۔

۲۔ غَيْرُ اللَّهِ میں شفا و نذیر کے لیے غَيْرُ اللَّهِ ہے۔

الفاطر (۱) تَرْجَمُ شامی، شفا (۲) غ۔

۳۔ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ میں صرف یزید کے لیے فَلَا
تَذْهَبْ نَفْسُكَ ہے۔ (۱) الرَّايِحُ و شفا (۲) صیتِ بصری،
ابن ان، ص۔

۴۔ وَلَا يُنْقِصُ میں صرف یعقوب کے لیے وَلَا يُنْقِصُ ہے۔
(۱) یَدْ خَلَوْ نَحَا ح (۲) وَلَوْ لَوْ نَفَر، شفا، ظ۔

۵۔ بَجَزِي كُلِّ میں صرف ابو عمرو کے لیے بَجَزِي كُلِّ ہے۔

۶۔ بَيِّنَتٍ میں عم، شعبہ، کسائی اور یعقوب کے لیے بَيِّنَتٍ ہے۔

۷۔ وَمَكْرَ السَّيِّئِ میں صرف حمزہ کے لیے وَمَكْرَ السَّيِّئِ ہے۔

(ہمزہ کے سکون سے اور وقفاً السَّيِّئِ ہے)۔

یَسَّ عَلَى السَّيِّئِ (۱) یَسَّ وَالْقُرَّانِ میں (۱) شعبہ، رمی
اور روح کے لیے امالہ اور ادغام (۲) حمزہ

کے لیے امالہ اور اظہار (۳) فُشْ، شامی اور روئیں کے لیے فتح اور

ادغام (۴) قالون، جبر حفص کے لیے فتح اور اظہار (۵) ابو جعفر

کے لیے فتح دے سکتے۔

۱۳۱ تَنْزِيلٍ مِّن سَّمَاءٍ شَعْبَةٍ كَیْ تَنْزِيلُ هَیْ - (۱۳۱)
سَدًّا سَمَّاك ص (ع)

۱۸۰

۱۳۲ فَعَزَّزْنَا فِي مِصْرٍ شَعْبَةٍ كَیْ فَعَزَّزْنَا هَیْ -
۱۳۳ اِنَّ ذِكْرًا لَّكُمْ فِي مِصْرٍ ابُو جَعْفَرٍ كَیْ اِنَّ ذِكْرًا لَّكُمْ
ہے (ادخال سے اور دوسرے ہمزہ کے فتح اور اس کی الف کی طرح
نسب اور کاف کی تخفیف سے)۔

پارہ ۳۳۳ وَقَالِي لَا

۱۳۴ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ فِيهَا وَعْ هَیْ مِصْرٍ
یَزِيدُ كَیْ دُونِ تَاوُونَ كَارْفَع (دو پیش) ہیں - یعنی صَيْحَةً وَاحِدَةً
(۱۳۴) لَمَّا احق رَوَى خ) - ع

۱۸۱

۱۳۵ الْمَيْتَةِ مَدًّا ۱۳۶ عَمَلَتْهُ فِي مَجْهٍ كَیْ عَمَلَتْ
ہے - ہا کے بغیر۔

۱۳۷ وَالْقَمَرِ نَافِعٌ - جَبْرًا مَدَّ رَوْحُ كَیْ وَالْقَمَرِ هَیْ (۱۳۷)
وَرِیْتِهِمْ عَمَّ ظ

۱۳۸ يَخْصِمُونَ فِي (۲) مِشْ مَكِي، مِشَامُ كَیْ خَاكَ نَحْ

(۳) قالون، ابو عمرو کے لیے خا کے فتح کا اختلاس (۴) قالون ہی کے لیے دوسری وجہ ہیں اور ابو جعفر کے لیے خا کا سکون اور صا د کی تشدید (۵) حمزہ کے لیے خا کا سکون اور صا د کی تخفیف ہے یعنی یُخْصِمُونَ۔ ۳
۱۔ شُخْلٍ میں نافع اور جر کے لیے شُخْلٍ ہے۔ ۲۔ فِکْهُونَ میں یہاں اور فِکْهِینَ دُخَان اور طور میں تینوں میں صرف ابو جعفر کے لیے الف کا حذف ہے یعنی فِکْهُونَ وغیرہ۔
اور تطقیف میں حصّ اور ابو جعفر کے غیر کے لیے الف کا اثبات ہے یعنی فِکْهِینَ ہے۔

۳۔ ظِلِّ میں شفا کے لیے ظَلِّ ہے۔

۴۔ مَیْنَانٌ و عاصم کے جِبَلًا ہیں (۲) ابو عمرو۔ ابن عامر کے لیے جُبَلًا (۳) مکی، شفا اور روّس کے لیے جُبَلًا (۴) رُوح کے لیے جُبَلًا ہے۔ (۵) مَکْنَتِهِمْ (۶)۔

۱۔ نُنْکِسُهُ میں عاصم اور حمزہ کے غیر کے لیے نُنْکِسُهُ ہے

۲۔ تَعْقِلُونَ مَیْنَانٌ مَظ ۳۔ لَشْنِیْ سَر عَمَّ ظ ۴۔ وَمَشَارِبُ

۵۔ یَقْدِرُ ہیں یہاں اور احقاف میں ۲۔ رُوسِیْن کے لیے

دو دونوں میں (۳) رُوح کے لیے صرّف احقاف میں یَقْدِرُ کے بجائے

یَقْدِرُ ہے۔ ۱۔ فِیْکُونُ ک۔ ۲۔ ع

۱۔ تینوں کلمات کا ادغام (ح حذف و جوبا)
والصفت ۲۔ حفص و حمزہ کے بزینۃ الکواکب میں
 (۳) شعبہ کے لیے بزینۃ الکواکب (۳) باتین کے لیے بزینۃ
 الکواکب ہے۔

۴۔ لَا يَسْتَمُحُونَ میں صحت کے غیر کے لیے لَا يَسْتَمُحُونَ ہے۔
 ۵۔ عَجَبَتٌ میں شفا کے لیے عَجَبَتٌ ہے۔

۶۔ آوَابَاؤُنَا ب ک ث ۷۔ نَعْمَرُ۔ ۸۔
 ۹۔ لَا تَنَاصِرُونَ ہ ث ۱۰۔ الْمُخْلِصِينَ غیر مد کفی
 ۱۱۔ يُنْزِفُونَ میں یہاں شفا کے لیے يُنْزِفُونَ۔ اور واقعہ میں
 کفی کے غیر کے لیے يُنْزِفُونَ ہے۔ ۱۲۔

۱۳۔ يُنْزِفُونَ میں صرف حمزہ کے لیے یا کا ضمہ ہے۔
 ۱۴۔ يَبْنِيْ غَيْر ع ۱۵۔ يَا بَت ك ث

۱۶۔ مَا ذَا تَرَى میں شفا کے لیے مَا ذَا تَرَى ہے۔
 ۱۷۔ وَإِنَّ الْيَاسَ میں صرف ابن زکوان کے لِيُوَرِّثَ الْيَاسَ
 ہے۔ (اور انہی سے باتین کی طرح بھی آیا ہے لیکن وہ طریق کے خلاف)
 ۱۸۔ اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبِّ میں صحت اور یعقوب کے غیر کے لیے
 اللَّهُ رَبُّكُمْ وَرَبِّ ہے۔

۳۱ اِلِ یَاسِیْنِ میں نافع شامی اور یعقوب کے لیے ...
 اِلِ یَاسِیْنِ ہے۔

اصطفیٰ میں صرف ابو جعفر کے لیے اصطفیٰ ہے (۱) اور
 ملانے کی صورت میں لکڑی بون اصطفیٰ ہے، (۲)
 (اصطِبْ لیکھ عم د) (۳)

ص

فَوَاقٍ میں شفا کے لیے فَوَاقٍ ہے۔ (۴)
 ۳۲ لَیْدَ بَرِّوَا میں صرف یزید کے لیے لَیْدَ بَرِّوَا ہے۔ (۵)
 بِالسُّوْقِ (۶)۔

۳۳ بَنْصَبِ میں (۲) ابو جعفر کے لیے بَنْصَبِ (۳) یعقوب
 کے لیے بَنْصَبِ ہے۔ اور معارج میں شامی حفص کے غیر کے لیے
 نَصَبِ ہے۔

۳۴ عِبْدَانَا اِبْرٰهیمِ میں صرف مکی کے لیے عِبْدَانَا ہے۔
 ۳۵ بِخَالِصَةٍ میں رنی اور ہشام کے لیے بِخَالِصَةٍ ہے (۷)
 وَالْیَسَمَ شفا)

۳۶ مَا تُوْعِدُوْنَ میں یہاں جبر کے لیے —
 اور ق میں صرف مکی کے لیے یُوْعِدُوْنَ ہے۔
 ۳۷ وَغَشَّاقُ میں یہاں اور وَغَشَّاقًا (نبا) میں صَبَّ کے ماسوا

کے لیے رَغَسَانُ اور رَغَسَا قًا ہے۔

۱۷ رَاخِرُ مِنْ میں بصری کے لیے رَاخِرُ مِنْ ہے۔

۱۸ اَتَّخَذَ نَهْرٌ میں بصری اور شفا کے لیے اَتَّخَذَ نَهْرٌ ہے

اور ملانے کی صورت میں الْأَشْرَارِہ اَتَّخَذَ نَهْرٌ ہے۔ اور قاعدہ

کے موافق الْأَشْرَارِہ میں ابو عمر وادہ ردی کے لیے امالہ اور حمزہ کے

یہ ورش کی طرح تقیل بھی ہے) (۱۹ سُوْخَرِيًّا مَدَنِي شَفَا) ع

۲۰ اِلَّا اَنَّمَا میں صرف ابو جعفر کے لیے اِلَّا اَنَّمَا ہے۔

۲۱ فَالْحَقُّ میں عاصم اور فثی کے غیر کے لیے فَالْحَقُّ ہے۔ ع

(۲۲ اَلَا فِي بُطُونِ اِمْمِهْتِكُمْ وَصَلًا فِي بُطُونِ

الزَّهْرِ اِمْمِهْتِكُمْ (ر وصلًا) ۲۳ يَرْضَهُ (ی ذ) يَرْضَهُ

ادظم روی خ) ۲۴ لِيَخِيْلَ اَجْرُ خ

۲۵ اَمَّنْ هُوَ میں نافع، مکی، حمزہ کے لیے اَمَّنْ هُوَ ہے۔ ع

۲۶ وَصَلًا عِبَادِي الَّذِيْنَ اِيْ اور وَفَّاءِ عِبَادِيْ (ای ظ) ع

سَلَمًا میں حق کے لیے سَلَمًا ہے۔ ع

۲۷ فَمَنْ اَظْلَمُ

۲۸ بِكَافٍ عَبْدًا میں شفا اور یزید کے لیے عَبْدًا ہے۔

۱۹۴

۱۰ کَشِيفَتُ ضُرِّهِ - مُسِيكَتُ رَحْمَتِهِ ہیں بصری کیلئے
کَشِيفَتُ ضُرِّهِ اور مُسِيكَتُ رَحْمَتِهِ ہے۔ (۱۰) ...
مَكْنِيَّتُكُمْ ص ۱ - ع

قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ فِي شَفَاكَ لِي قَضَى عَلَيْهَا

الْمَوْتُ ه - ع

(۱۱) لَا تَقْنَطُوا حَارِوِي

۱۲ لِيَحْتَسِرَ لِي فِي (۱۲) يَزِيدُكَ لِي لِيَحْتَسِرَ لِي ه (۱۳) اور
ابن دروان کے لیے دوسری وجہیں لِيَحْتَسِرَ لِي بھی ہے۔ (عَلَى وَثْنِي وَثْنٌ)

۱۳ بِمَقَازِ تَبَوُّجِهِ فِي صَحْبَةِ كَيْسٍ بِمَقَازِ تَبَوُّجِهِ ه

۱۴ تَأْمُرُ وَثْنِي (مدنی) اور تَأْمُرُ وَثْنِي (ک) (عَلَى وَثْنِي وَثْنٌ)

ل ر غ - ع

(۱۵) يُسَيِّقُ دُونُوكَ رَغ ۱۵ فَرِحَتْ وَفَرِحَتْ دُونُوكَ

س ک - ع

۱۶ سَاتُونَ لِحَمْدِهِ فِي (۱۱) قَالُونَ، مَكْنِيَّتُكُمْ، بِمَقَازِ تَبَوُّجِهِ

الْمَوْتُ مِنْ حَفْصٍ، ثَوْبِيَّ كَيْ لِي عَاكَافُخ (۱۲) وَثْنٌ، ابْنُ عَمْرٍو كَيْ

لِي تَقْبِيلِ (۱۳) ابْنُ دُرَّانٍ اور صَحْبِهِ كَيْ لِي عَاكَافُخ (۱۲) وَثْنٌ، ابْنُ عَمْرٍو كَيْ

ع م - ع

یَدُ عُوْنٍ مِّنْ نَّفْعٍ اَوْ رِشَامٍ کے لیے تَدْعُوْنَ ہے۔ ع
 ۱۔ اَشَدَّ مِنْهُمْ میں صرٹ شامی کے لیے مِنْكُمْ ہے۔
 ۲۔ اَوْ اَنْ يُّظْهَرَ اور الْفَسَادَ میں (۱) خَفَضُ وَيَعْقُوبُ کے
 لیے اسی طرح (۲) مدنی و ابو عمر و کے لیے رَانَ۔ (۳) اِبْنَانُ
 کے لیے وَاَنْ يُّظْهَرَ اور الْفَسَادُ (۴) صَبْحَةُ کے لیے اَوْ اَنْ يُّظْهَرَ اور
 الْفَسَادُ ہے۔ ع

۱۔ كُلِّ قَلْبٍ میں ابو عمر و اور ابن ذکوان کے لیے قَلْبٍ ہے۔
 ۲۔ فَاَطْلَعَ میں خَفَضُ کے غیر کے لیے فَاَطْلَعُ ہے۔ (۱) و
 صَدَّ غَيْرُ كَفَى (ظ)۔ ع

۱۔ يَدْخُلُوْنَ (جبر ص ثوی)۔
 ۲۔ السَّاعَةُ اَدْخِلُوا میں نَفْرٌ اور شَعْبَةٌ کے لیے السَّاعَةُ
 اَدْخِلُوا ہے۔ اور ابتدا و اعادہ میں اَدْخِلُوا ہے۔ ع
 (۱) لَا تَنْفَعُ غَيْرًا (کفی) ۲۔ تَتَرَكُّوْنَ میں کَفَى کے غیر
 کے لیے يَتَرَكُّوْنَ ہے۔ (۳) سَيُّدٌ خَلُوْنَ (دس ث غ)۔ ع
 (شيوخا دم ص رضی)۔ ع

۱۔ اَيَّامٍ سَعَاءٍ میں (۲) ابو جعفر کے لیے سَعَاءٍ

فَصْلٌ

(۳) يعقوبُ کے لیے سَعَاءٍ ہے۔

14

15

○

14

٥٠٠

Φ

..... ۲۱ الرّایحۃ ۱۱

۲۲ وَیَعْلَمَ الَّذِینَ یُنِیْمُ لَیْلَہٗ وَیَعْلَمُہٗ -

۲۳ کَبَّیْرُ الْاِثْمِ مِیْنِ دُوْنُوں جگہ شفا کے لیے کَبَّیْرُہٗ -

اَوْبُرْسِلَ اور فِیُوْرِحٰی مِیْنِ صِرْفِ نافع کے لیے اَوْبُرْسِلُ

اور فِیُوْرِحٰی یَا ذٰنِیْمُہٗ -

۲۴ فِیْ اِمْرٍ (اِخْوِیْنِ) ۲۵ صَفْحَاتِ مِیْنِ

۲۶ بَنِیَانٍ اور شفا کے لیے اِنْ کُتِبَہٗ ۲۷

مِیْنِ اِخْوِیْنِ ۲۸ خُشْرُ جُوْنِ (مِیْنِ شفا) ۲۹ جُوْرُ اَرْسِ جُوْرِ اِثْمِہٗ

۳۰ یَنْشُرُ مِیْنِ صَحْبِ کے غیر کے لیے یَنْشُرُہٗ

۳۱ هُمُ عِبْدُ الرَّحْمٰنِ مِیْنِ صِرْمِ شَامِیْ اَبِیْ یَعْقُوْبِ

کے لیے عِبْدُ الرَّحْمٰنِہٗ - (۳۲ عِبْدُ شَہِیْدِہٗ) (۳۳) ۳۴

قُلْ اَوَّلُوْا مِیْنِ شَامِیْ اور حَفْصُ کے غیر کے لیے قُلْہٗ -

۳۵ جَسْتُکُمُ مِیْنِ صِرْفِ اَبِیْ جَعْفَرِہٗ کے لیے جَسْتُکُمُہٗ -

۳۶ سُقُفًا مِیْنِ جَبْرٍ وِیْزِیْدِہٗ کے لیے سُقُفًاہٗ ۳۷ لَمَّا

غِیْرِنَ (ذ) -

۳۸ نَقِیْضُ مِیْنِ صِرْفِ یَعْقُوْبِہٗ کے لیے یَعْقُوْبِہٗ -

۳۹ جَاءَ نَا مِیْنِ صِرْمِ شَامِیْ اور شَعْبِہٗ کے لیے جَاءَ نَاہٗ -

۴۰ مَتِیْنَاتِ

۱۱۔ آیہا وقفابصریٰ آیتہک وصلّا

۱۲۔ آسویٰ راہ حفص اور یعقوب کے غیر کے لیے آسویٰ راہ ہے

۱۳۔ سلفا اخوین کے لیے سلفا ہے۔

۱۴۔ یصدون علم اور روئی کے لیے یصدون ہے۔

۱۵۔ الہتکنا غیر ش

۱۶۔ تشتریدہ علم اور حفص کے غیر کے لیے تشتریدی الا نفس ہے

۱۷۔ ولد اخوین

۱۸۔ یلقوا میں تینوں جگہ صرف ابو جعفر کے لیے یلقوا ہے۔

۱۹۔ ترجعون میں مکی، شفا اور روئیں کے لیے یا ہے (اور

تا کے فتح اور جیم کے کسرہ میں روئیں اور ریح اپنے قاعدہ پر ہیں)

۲۰۔ وقیلہ میں عاصم اور حمزہ کے غیر کے لیے وقیلہ ہے

۲۱۔ فسوف یعلمون میں علم کے لیے تا ہے۔

۲۲۔ رب السموات میں کفی کے غیر کے لیے

الدخان رب ہے۔

۲۳۔ فاسر حرمی۔ ۲۴۔ وعیون دم ص رضی۔

۲۵۔ یغلی میں مکی، حفص اور روئیں کے غیر کے لیے تا ہے۔

۲۶۔ فاعتلوٰ میں نافع، ابنان اور یعقوب کے لیے تا کا ضمہ ہے۔

۱۳ دُنْ اِنَّكَ مِیْ صَرَفْ کِسا نِیْ کے لیے اِنَّکَ ہے۔

۱۴ فِیْ مَقَامِ عَمِّ - ع

۱۵ دَا بَسَۃِ اَیْتُ اور الرَّایِجِ اَیْتُ مِیْ اَخوین

۱۶ اَوْرِ یَعْقُوْبُ کے لیے اَیْتُ ہے اَمَّا الرَّیْجِ شَفَا

۱۷ وَ اَیْتِہِ یُوْمِنُوْنَ مِیْ شَامِیْ، صَحْبَہُ اور رَدِیِّیْنَ کے

۱۸ لَیْ تُوْمِنُوْنَ ہے۔ (۱۶) مِیْ جِزِ اَلِیْمِ غِیْرِ دَعَا - ع

۱۹ لَیْ جِزِیْ مِیْ (۲) صَرَفْ اَبْرَ حَفَرِ کے لیے اَیْ جِزِیْ قَوْمَا

(۳) شَامِیْ اور شَفَا کے لیے لَیْ جِزِیْ ہے۔

۲۰ سَوَاءٌ قَحْیَاہُمْ مِیْ صَحْبِ کے غِیْر کے لیے سَوَاءٌ اَبْرَ - ع

غِشَیْ لَہِ مِیْ شَفَا کے لیے غِشَیْ لَہِ ہے۔ ع

۲۱ کُلُّ اُمَّتٍ تَدْعٰی مِیْ صَرَفْ یَعْقُوْبِ کے لَیْ کُلُّ اُمَّتٍ ہے

۲۲ وَالسَّاعَۃُ لَامَرٍ یَّبِ فِیْہَا مِیْ صَرَفْ حَمَزَہُ کے لیے وَ

السَّاعَۃُ ہے۔

(۲۳) لَا یَخْرُجُوْنَ شَفَا - ع

۲۴ اَمَّا

۲۵ اَحْقَفْ (۱) اِشْدِیْ رَعْمَہُ ظ (۲) اِحْسَنَ مِیْ کَفِّ

کے غیر کے لیے حُسْنًا ہے۔ (۱) کَرَّهًا غَیْرِمَ کَفٰی (ظ)

۱۷ وَفِضْلُهُ یں صرف یعقوب کے لیے وَفِضْلُهُ ہے
۱۸ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ — وَنَجَّأ وَزُرِیں صَبَّ کے

غیر کے لیے یَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ، وَیُنَجِّی وَزُرِیں ہے۔

۱۹ اُفَّ ابْنَانِ ظ اُفَّ ح صبحہ کے اَتَعِدَ نَتِی ل کے

وَلِنُوفِهِمْ غَیْرُ ح ل ن ۱۰ اَذْهَبْتُمْ ابْنَانِ ثَوٰی)۔ (۲)

۲۱ اُبْلِخُکُمْ ح ۲۲ لَا یُرٰی اِلَّا مَسِکِنُهُمْ میں

عاصم، فتیٰ اور یعقوب کے غیر کے لیے لَا یُرٰی اِلَّا مَسِکِنُهُمْ ہے

۲۳ اَبْقِیْتُمْ ظ ۲۴ قَتَلُوا میں بصریٰ اور خُص کے غیر

حَمَل صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لیے قَتَلُوا ہے۔ (۳)

اَسِیں میں صر مکی کے لیے اَسِیں ہے۔ اور اِنْفَآ میں

بڑی کے لیے اِنْفَآ بھی مروی ہے لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔ (۴)

۲۵ اَعِیْبْتُمْ (۱) ۲۶ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ میں صرف روئیں

کے لیے تَوَلَّیْتُمْ ہے۔

۲۷ وَتَقَطَّعُوا میں صرف یعقوب کے لیے وَتَقَطَّعُوا ہے

۲۸ وَآھِلٰی لَہُمْ میں (۲) ابو عمرو کے لیے وَآھِلٰی لَہُمْ (۳)

یعقوب کے لیے وَآھِلٰی لَہُمْ ہے۔

۱۰ اِسْرَارِ مُہر میں سب کے تیر کے لیے اِسْرَارِ مُہر ہے۔

۱۱ مَرْضَوَاتُ ص - ۱ - ع

۱۲ وَتَبَلُّوْا تَكْمُر - تَكْمُر - وَتَبَلُّوْا میں شعبہ کے لیے د

تَبَلُّوْا تَكْمُر - يَكْمُر - وَتَبَلُّوْا (۳) رویش کے لیے باقیں کی طرح

نہی ہے لیکن آخر والے میں واو کے سکون سے وَتَبَلُّوْا ہے۔

۱۳ اِلَى السَّلَامِ ف - صفا - ع

۱۴ دَا اِسْرَارِ الشَّقِوْ جبر

الفتح ۱۵ رِئُوْا مِئُوْا - وَتَبَلُّوْا مِئُوْا - وَتَبَلُّوْا مِئُوْا - وَ

تَبَلُّوْا مِئُوْا پاروں میں جبر کے لیے یا ہے یعنی لِبَلُّوْا مِئُوْا، وَتَبَلُّوْا مِئُوْا

وَبَلُّوْا مِئُوْا، وَتَبَلُّوْا مِئُوْا ۱۶ فَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّكُمْ وَاسْتَمِيعُوا صَوْتَهُمْ

۱۷ فَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّكُمْ وَاسْتَمِيعُوا صَوْتَهُمْ

۱۸ کَلِمَ اللّٰهِ میں شفا کے لیے کَلِمَ اللّٰهِ ہے۔ (۱۹) تَدْخُلُهُ

اور نَعْنَبُہ وسم - ع - بِمَا يَصْمَلُوْنَ تَصِيْرًا (ح) - ع

۱۹ شَطَاً میں مکی اور ابن ذکوان کے لیے شَطَاً ہے

۲۰ فَازَرَاً میں صرف ابن ذکوان کے لیے فَازَرَاً ہے - ع

۲۱ لَا تُقَدِّمُوا میں صرف یعقوب کے لیے لَا

الحجرات ۲۲ تَقَدِّمُوا ہے۔ (۲۳) عَلَيْهِ اللّٰهُ غَيْرَ ع

عَلَيْهِ سَوْقِيْ

۱۷۱ الحجرات میں صرف ابو جعفر کے لیے الحجرات ہے (۱۷۱)
فَتَبَيَّنُوا شَفَا

۱۷۲ اخوتیکم میں صرف یعقوب کے لیے اخوتیکم ہے۔
(۱۷۲ برائی کی نائت ۱۷۲ مَيِّتًا مَدَارُغٌ) ۱۷۳ لَا يَلِيكُمُ فِي
بصری کے لیے لَا يَالِشْكُرُ ہے۔ ۱۷۴ بَصِيرٌ لِّمَا يَعْمَلُونَ (د) ۱۷۵
۱۷۶ يَوْمَ نَقُولُ میں نافع اور شعبہ کے لیے يَقُولُ ہے۔
(۱۷۶ يَوْمَ نَقُولُ) ۱۷۷ وَادُّ بَارًا میں صریٰ اور فثی
کے لیے وَادُّ بَارًا ہے۔ (۱۷۷ تَشَقُّقٌ غَيْرُ كَفَى) - ۱۷۸

(۱۷۸ وَالَّذِي رَأَيْتُ دُرُّوًا ح ف ۱۷۹ يَسْرًا
الذمرایت ۱۷۹ مِثْلَ مَا فِي صَحْبِهِ کے لیے مِثْلَ مَا فِي
(۱۷۹ قَالَ سَلَّمَ اخِيْنَ)

۱۸۰ ۱۸۱ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

۱۸۲ فَآخَذَ تَهُمُ الصَّعِقَةُ میں صرف کسانی کے لیے الصَّعِقَةُ
۱۸۳ وَقَوْمٌ نُّوحٌ میں ابو عمر اور شفا کے لیے وَقَوْمٌ نُّوحٌ ہے۔
(۱۸۳ وَأَتَّبَعْنَاهُمْ مَرَح ۱۸۴ ذُرِّيَّتُهُمْ مَرَح ۱۸۵ ذُرِّيَّتُهُمْ
الطَّل ۱۸۶ الْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ (عم بصری ...)
(۱۸۶ مَيِّتَاتٌ) ۱۸۷ (عَافَا حِينَ ت)

۵۔ اَلْتَّهْمُہ میں صرف مکی کے لیے اَلْتَّهْمُہ ہے (۱) لا
لَعُوْفِيَّتَہَا وَلَا تَأْثِيْمَہ (۲) کذا کذا عُوْفَا اِنَّہ میں مذنیان اور
کسانی کے لیے آتہ ہے۔

۱۔ اَلْمَصْبِيْطُہ وُن میں (۱) قَبْلُ وِہ شام کے لیے صرف
سین ہے۔ (۲) حَفْص کے لیے سین و صَاد و وُنوں میں لیکن سین طریق کے
خلاف ہے (۳) حَمْزہ کے لیے صَاد کا زَا کے ساتھ اشام ہے اور غَلَاڈ کے
لیے خالص صَاد بھی ہے۔ لیکن طریق کے خلاف ہے (۴) باقیں کے لیے
خالص صَاد ہے۔

۲۔ یَصْبَحُوْنَ میں عاصم و شامی کے غیر کے لیے یَصْبَحُوْنَ ہے
۳۔ مَا کَذَبَ میں ہشام اور ابو جعفر کے لیے کَذَب ہے۔
النَّجْم ۴۔ اَفْتَمِرُوْنَہ میں شفا و یعقوب کے لیے اَفْتَمِرُوْنَہ ہے

۵۔ اللت میں صرف روئس کے لیے اللت ہے۔

۶۔ وَمَنْوۃ میں صرف مکی کے لیے وَمَنْوۃ ہے۔

۷۔ ضِیْزِی میں صرف مکی کے لیے ضِیْزِی ہے۔

(۱) کَبِیْرُ الْاِثْمِ شفا ۲۔ بَطُوْنِ اِمْتِکْرُت رَصْلًا اور

بَطُوْنِ اِمْتِکْرُت رَصْلًا۔

(۲) عَادَ الْوَلِیٰ مَہَاک ۳۔ وَمَنْوۃ اَغْبِرْنَ ظ۔

ف۔ اس سورۃ کی یاتی آیات میں (۱) شفا کے لیے سب میں
امالہ (۲) ابو عمرو کے لیے ذوات الراء اور تہای میں امالہ اور باقی
سب میں ثقیل (۳) ورش کے لیے سب میں ثقیل (۴) یاقین کے لیے
سب میں فتح ہے۔

تنبیہ شیئا میں سب ہی کے لیے فتح ہے۔

القصر
۱۔ مُسْتَقِرٌّ میں صرف ابو جعفر کے لیے مُسْتَقِرٌّ ہے
۲۔ نُكْرٍ میں صرف مکئی کے لیے نُكْرٍ ہے۔ ۳۔
خُشَعًا میں بصری اور شفا کے لیے خُشَعًا ہے۔ (۴) فَفَتَحْنَا
ک (ثوی)۔ غ

سَيِّطَلُمُونَ میں شامی اور حمزہ کے لیے سَيِّطَلُمُونَ ہے۔ غ
۱۔ وَالْحَبِّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ
الرحمن عز وجل
۲۔ شامی کے لیے وَالْحَبِّ ذَا
التَّصْفِ وَالرَّيْحَانُ (۳) شفا کے لیے وَالْحَبِّ ذُو الْعَصْفِ وَ
الرَّيْحَانُ ہے۔

۱۔ یخروج میں مدنی اور بصری کے لیے یخروج ہے۔
۲۔ الْمُنْشِئَاتُ میں شعبہ اور حمزہ کے لیے الْمُنْشِئَاتُ ہے
اور شعبہ کے لیے دوسری وجہ میں یاقین کی طرح شین کا نتیجہ بھی ہے۔ غ

۱۔ وَالْاَكْرَامِ (م) ۱۔ سَنَفَرُغٌ میں شفا کے لیے
سَنَفَرُغٌ ہے۔ (۱) آئینہ وقتا (بصری) آئینہ (ک) وصلہ
۲۔ شَوَاظٌ میں صرٹ مکی کے لیے شَوَاظٌ ہے۔

۳۔ وَخَنَاسٌ میں جبر اور روح کے لیے وَخَنَاسٌ ہے۔
۴۔ لَمْ يَكُنْ مَثْمُنٌ میں دونوں جگہ صرٹ کسان کے لیے یہیم کا ضمہ
ادکسرہ دونوں ہیں لیکن دونوں وجوہ پڑھنا چاہیو تو اس طرح کہ وہ کہ
اول میں پہلے ضمہ پڑھو پھر کسرہ اور ثانی میں پہلے کسرہ پڑھو پھر ضمہ۔
۵۔ ذِي الْجَلَلِ میں صرٹ مٹامی کے لیے ذُو الْجَلَلِ ہے۔
۶۔ وَلَا يُنْزَفُونَ غَيْرُهَا (۱) وَحُورٌ عِينٌ
الواقعة میں اخوین اور ابو جعفر کے لیے وَحُورٌ عِينٌ ہے۔

۷۔ عُرُبًا میں شعبہ اور فتنی کے لیے عُرُبًا ہے۔
۸۔ آسِنًا، عَرَاتًا میں مزیان اور کسان اور یعقوب کے
لیے پہلے میں دو اور دو کے ہیں ایک۔ اور باقی چھ کے لیے دونوں
میں دو دو ہیں۔ ۱۔ اَوْبَكٌ ۲۔ شَرِبٌ میں مدنی۔ عالم
گمراہ کے غیر کے لیے شَرِبٌ ہے۔ ۱۔ قَدَرٌ ۲۔ نَشَاءٌ
جبر۔ ۱۔ قَدَرٌ ۲۔ غَيْرٌ ۳۔ عَرَاتٌ ۴۔ مَوْنٌ
۵۔ الْمُنْشُونَ (ث)۔

۱۔ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ میں شفا کے لیے بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ہے۔

۲۔ فَرَدُوحٌ میں صرف روئیں کے لیے فَرَدُوحٌ ہے۔

۳۔ وَقَدْ أَخَذَ مِنْثاقُكُمْ میں صرف ابو عمر کے

لِلسَّلِيلِ | لیے وَقَدْ أَخَذَ مِنْثاقُكُمْ ہے۔

۴۔ وَكُلًّا میں صرف شامی کے لیے وَكُلًّا ہے۔

۵۔ فَيُضَعِّفُهُ اح شفا فَيُضَعِّفُهُ دث فَيُضَعِّفُهُ ن

فَيُضَعِّفُهُ ك ظ

۶۔ اَمَّنُوا اَنْظُرُوا میں صرف حمزہ کے لیے اَمَّنُوا اَنْظُرُوا ہے۔

۷۔ لَا يُؤْخَذُ میں شامی اور ثوی کے لیے لَا ہے۔

۸۔ وَمَا نَزَلَ میں نافع اور حفص کے غیر کے لیے وَمَا نَزَلَ ہے

۹۔ وَلَا يَكُونُوا میں صرف روئیں کے لیے لَا ہے۔

۱۰۔ الْمُصَدِّقِينَ وَالْمُصَدِّقَاتِ میں مکی شعبہ کے لیے صَاد

کی تخفیف ہے۔

۱۱۔ وَمَرْضَوَانِ (ص) ۱۲۔ اَشْكُرُ میں صرف ابو عمر کے لیے

اَشْكُرُ ہے۔ ۱۳۔ بِالْبَخْلِ شفاء ۱۴۔ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ

میں عجم کے لیے فَإِنَّ اللَّهَ الْغَنِيُّ ہے۔

پارہ ۲۵ قسّم دوم مع اللہ

.....يُظْهِرُونَ (كثرت شفا) يُظْهِرُونَ (را)

المجادلة حق۔ اے مائیکون میں صرف ابو جعفر کے یہ

تہا ہے۔

۱۲ وَلَا آكُثْرَیْنِ مِزْنٍ یَقْوِبُ كَیْ لَی وَلَا اَكْثَرُیْ-

۱۳ دَیْتَنَجُون میں حمزہ اور رُوس کے لیے دَیْتَنَجُون ہے

یہ فلا تلتجوا میں صرف روئیں کے لیے فلا تلتجوا ہے۔

۱۵۰ فی المَجْلِسِ میں عاصم کے غیر کے لیے فی المَجْلِسِ ہے۔

قِيلَ الشُّرَّاءُ فَالشُّرَّاءُ مِنْ عَمِّ وَخَصُّ كَيْفَ يَكُونُ الشُّرَّاءُ

کسرہ ہے اور ابو بکر کے لیے دوسری وجہ میں خفض کی طرح بھی ہے۔

۱۔ مَحْشُیُوْنَ میں صرف ابو عمر و کے لیے مَحْشُیُوْنَ

الحشر ہے (۲۱ الشُّعْبِ كِرْتَوِی)

بَلَا يَكُونُ دَوْلَةً فِي هَاشِمٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ كَيْ لَيْسَ لَا تَكُونُ

دُور ہے۔ اور شام کے لیے دوسری وجہیں باتیں کی طرح یا بھی

منقول ہے لیکن طرق کے حالات ہے۔

محدث پر میں خبر رکھنے کے لیے چند پرے سے (الْبَارِئُ) (ت) - ۲

الممتحنہ | ۱۱) عاصم اور یعقوب کے لیے اسی
 طرح (۱۲) شامی کے لیے یُفَصِّلُ (۱۳) شفا کے لیے
 یُفَصِّلُ (۱۴) صری، ابو عمرو کے لیے یُفَصِّلُ ہے (۱۵) اسی کا
 غیر ۱۶) فی ابنِ عمر ل۔ ہے

وَلَا تُمَسِّكُوا فِي بَصْرَىٰ كَيْ لَا تُمَسِّكُوا هـ

(۱۷) هذا اسحر شفا

الصَّحْف | ۱۸) مَتَّعْتُ نَوْرًا فِي مَكِّي وَصَبْتُ كَيْ لَا تُغَيِّرَ كَيْ
 مَتَّعْتُ نَوْرًا هـ

(۱۹) تَنْجِيكَ ك

۲۰) أَنْصَارًا لِلَّهِ فِي كَنْزِ يَعْقُوبَ كَيْ لَا تُغَيِّرَ كَيْ
 أَنْصَارًا هـ

الْمُنْفَقُونَ | ۲۱) خُشِبْتُ فِي قَبْلِ، أَبُو عَمْرٍو كَسَانِي كَيْ
 خُشِبْتُ هـ

۲۲) لَوَّوْا فِي نَافِعٍ أَوْ رُوحٍ كَيْ لَا لَوَّوْا هـ
 ۲۳) وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ فِي صِرَافِ أَبُو عَمْرٍو كَيْ لَا
 أَكُونُ هـ

۲۴) بِمَا تَكُونُ فِي صِرَافِ شَبَّ كَيْ لَا يَكُونُ هـ

۱۔ یَحْتَكُمُ میں صرف یعقوب کے یرْجَمُكُمْ
التَّغَابُنِ ہے۔ ۲۔ نَكَفَرَهُ عَمَّ ۳۔ وَنَدَّ خِلَهُ عَمَّ۔ ۴۔
رِضَقِفَهُ ابْنَانُ ثَوًی ۱۔ ۵۔

۱۔ مُبَيِّنَةٍ (ص) ۲۔ بَلَغَ آفْرَكَ میں خَصْرُ
الطَّلَاق کے غیر کے لیے بَلَغَ آفْرَكَ ہے۔ ۳۔ وَالْيَ رِب
رَظَا وَالْيَ تَرَجَ (ج ح ث) وَالْيَ رَحَ وَصَلَا وَالْيَ جَ (ج ح ث)
رَقَا۔ اور ابو عمر و ابو ہریرہ کے لیے وَالْيَ يَكُونُ میں ادغام و اظہار
دونوں ہیں۔ ۴۔ يُسْرًا (ث)

۵۔ وَجَدِ كُمْ میں صرف رُوح کے لیے وَجَدِ كُمْ ہے۔ ۱۔
عُسْرًا (ث)۔ ۲۔ نَكَرًا (ام ص ثَوًی) ۳۔ مُبَيِّنَاتِ
غیرکِ صَحْبِ ۴۔ نَدَّ خِلَهُ عَمَّ۔ ۵۔

۱۔ عَرَفَ میں صرف کُتَانِ کے لیے عَرَفَ ہے
التَّحْرِيمِ ۲۔ تَظْهَرَا غیر کُفًی ۳۔ وَجَبْرِيْلُ د۔ و
جَبْرِيْلُ شَفَا وَجَبْرِيْلُ ص ۴۔ أَنْ يُبَدِّلَهُ مَدَّحٍ۔ ۵۔
۱۔ نَصُوْحًا میں صرف شَبَّہ کے لیے نَصُوْحًا ہے۔ ۲۔
۱۔ كَثِيْرًا غَيْرُ حَمَاحٍ۔ ۲۔

پارہ ۲۹ تَبَرُّكَ الَّذِي

۱۔ مِنْ تَفَوُّتٍ فِي الْخَوِيْنِ كَيْ يَبْتَغِيَتْ هِيَ
الْمَلِكُ ۲۔ مَلِكُ تَبَرُّكَ (ع) رَضِيَ ۳۔ تَكَادُّمًا ۴۔ تَمَيُّزًا (۵)

۵۔ فَسُحْقًا فِي كَسَالِيٍّ اور ابو جعفر کے لیے فَسُحْقًا ہے۔ ۶۔

۷۔ النُّشُوْرُ ۸۔ عَائِمَتُمْ میں (۱)، قَبْلُ کے لیے النُّشُوْرُ

وَأَمِنْتُمْ وصالاً اور عَائِمَتُمْ ابتداءً (۲) وِشْ کے لیے بلا ادخال

تسہیل اور دو سکر ہمزہ کا الف سے ابدال (۳) بنی اور روس کے

لیے صرف بلا ادخال تسہیل (۴) قالون، ابو عمرو، ابو جعفر کے لیے ادخال

مع تسہیل (۵) ہشام کے لیے ادخال کے ساتھ تسہیل تحقیق دونوں

(۶) ابن ذکوان، کفی اور روح کے لیے بلا ادخال تحقیق ہے

۷۔ تَدَاعُوْنَ میں صرف یعقوب کے لیے تَدَاعُوْنَ ہے۔

۸۔ فَتَعَلَّمُوْنَ میں صرف کسائی کے لیے یا ہے۔ ۹۔

۱۰۔ وَالْقَلَمِ ج حذف ص رذی ظ ۱۱۔ عَانُ

کَانَ (ک) ص ف ثوی، ۱۲۔ اَنْ اَغْلُ وَاَصْرِي ک رذی

۱۳۔ اَنْ يُبَيِّنَ لَنَا مَدْحَ ۱۴۔

لَيَزِيْرُكَ میں منی کے لیے لَيَزِيْرُكَ ہے۔ ۱۵۔

الحافۃ ۱۔ وَمَنْ قَبْلَهُ بِبَصْرَىٰ اور کُتَّٰلِی کے لیے قَبْلَهُ
۲۔ (۱) اُذُنِ (۲) ۳۔ لَا تَحْفَىٰ میں شفا کے لیے

لَا تَحْفَىٰ ہے۔

۴۔ کِثْبِیٰ دونوں (ظ) ۵۔ حِسَابِیٰ دونوں (ظ) ۶۔
مَالِیٰ (ظ) پانچوں صرف وصلًا

۷۔ سُلْطَنِیٰ صرف وصلًا (ظ) ۸۔
تُؤْمِنُونَ اور تَذَكَّرُونَ میں اِبْنَانٌ اور یَعْقُوبُ کے لیے دونوں
میں آیا ہے۔

اور ابن ذکوان کے لیے دونوں میں تا بھی ہے اور وہی طریق کے
موافق ہے۔ ۹۔

۱۰۔ سَالِیٰ میں عَمُّ کے لیے سَالِیٰ ہے۔
المعارج ۱۱۔ تَعْرِجُ میں صرف کُتَّٰلِی کے لیے یَعْرِجُ ہے۔

۱۲۔ وَلَا یَسْأَلُ میں صرف ابو جعفر کے لیے وَلَا یَسْأَلُ ہے
۱۳۔ یَوْمَئِذٍ مِّمَّا رَا ۱۴۔ تَطٰی، لِلشَّوٰی، وَتَوَلٰی اور
فَاَوْغٰی میں (۱) شفا کے لیے اِمَالہ (۲) ورش و ابو عمرو کے لیے تغیل۔

(۳) باتین کے لیے نَج ہے)
۱۵۔ نَزَّاعَةً میں حُضُّ کے غیر کے لیے نَزَّاعَةً ہے۔ (۱۶)

لَا صُتِّهِمْ (۱) بِشَهِدَا قِصْمٍ فِي حَفْصٍ وَيَعْقُوبُ كَيْ غَيْرِ كَيْ لِي
بِشَهِدَا قِصْمٍ هِيَ - غ (نَصْبٍ غَيْرِ كَيْ) - غ

(۱) وَوُلْدَا لَا غَيْرِ عَمَّنْ

نوح عَلَيْهِ السَّلَام (۲) وَدَا ابْنِ مَنِي كَيْ لِي وَدَا هِيَ - (۳)

خَطِيئَتُهُمْ (۴) - غ

وَأَنَّ تَعْلِيَّ لِي كَرِ وَأَنَّ لَهَا قَامَرَتُكَ
الْحَسَنُ (۵) ہر آیت کے شروع میں جو وَأَنَّ - وَأَنَا، وَأَنَّهُمْ

تیرہ جگہ ہے۔ ان میں سے (۱) شامی، صحب کیلپو سب میں ہمزہ کافتحہ ہے (۲)
نافع و شعبہ کے لیے سب میں کسرہ (۳) حق کے لیے وَأَنَّ لَهَا قَامَرَتُ
میں فتحہ اور باقی میں کسرہ (۴) ابو جعفر کے لیے صرف وَأَنَّ میں چاروں
جگہ ہمزہ کافتحہ اور باقی سب میں کسرہ ہے۔

تَنْبِيْهِ - وَأَنَّ الْمَسْجِدَ میں سب کے لیے فتحہ ہے اس میں کسرہ
کسی کے لیے بھی نہیں ہے۔

لَا أَنْ لَنْ تَقُولَ میں صرف يعقوبُ کے لیے أَنْ لَنْ
تَقُولَ ہے۔

لَا يَسْلُكُهُ میں کفی اور يعقوبُ کے غیر کے لیے نَسْلُكُهُ ہے

لَا لِبَدَا میں ہشام کے لیے لَام کا ضمہ بھی ہے - غ

۱۵۸

15

10

١٥٤

150

۱۲ مُسْتَفِرَّہٗ میں عم کے لیے مُسْتَفِرَّہٗ ہے۔
۱۳ یٰۤاَکْرُوْنَ میں صرف نافع کے لیے ہے۔

(۱) لَا أُقْسِمُ بِهَا (د)

القیمۃ

۲۔ بَرِّقَ میں منیٰ کے لیے بَرِّقَ ہے۔

۳۔ بَلَّ تَجْبُونٌ اور وَتَنَزُّونَ میں منیٰ اور کفٰی کے غیر کے لیے آیا ہے۔ (اور اخوین کے لیے لَام کا تا میں ادغام بھی ہے)

ع
۱۸

۴۔ مَنْ سَرَّاقٍ غَيْرِ ع۔

(۱) وَلَا صَلَّے سے الْمَوْتِ تک (۱) شفا کے لیے تمام

روس آیات میں امالہ (۲) دُشَّ وَاَبُو عَمْرٍو کے لیے سب میں تقصیل۔
(۳) باقیین کے لیے سب میں فتح ہے۔ (لیکن ابوبکر کے لیے سُدٰی میں

وقفًا امالہ ہے)۔

ع
۱۸

۵۔ یُسْنٰی میں حَفْصٌ وِیَعْقُوبُ کے غیر کے لیے مُثْنٰی ہے۔ ع۔

۱۔ سَلْسِلًا میں مَنِيَانٌ، هَشَامٌ، شَعْبَةٌ اور

الانسان

۲۔ ثانی کے لیے وصلاتنویں اور وقفًا اس تنوین کا

الف سے ابدال ہے۔ یعنی سَلْسِلًا اور سَلْسِلًا اور باقیین کے لیے

وصلاتنویں کے بغیر ہے۔ پھر ان میں سے قَنَبٌ، فَنِيٌّ اور رُوَسٌ وقفًا

الف کے بغیر سَلْسِلٌ اور ابوعمرؓ اور روح الف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

اور بَزِيٌّ، ابن ذکوانؓ اور حَفْصٌ کے لیے اثبات و حذف دونوں میں

لیکن حَفْصٌ کے لیے اثبات اور بَزِيٌّ، ابن ذکوانؓ کے لیے حذف طریق

موافق ہے۔

۱۱ قَوَّارِ یَرَّاهُ قَوَّارِ یَرَّاهُ (۱) مَنِّانٌ، شَعْبَةُ اِرْکَسائی
 کے لیے وَصَلًا قَوَّارِ یَرَّاهُ قَوَّارِ یَرَّاهُ اور وَتَقَا قَوَّارِ یَرَّاهُ قَوَّارِ یَرَّاهُ
 (الف کے ساتھ) (۲) مَنِّیٌّ اور امام خُلف کے لیے پہلا قَوَّارِ یَرَّاهُ
 وَصَلًا اور قَوَّارِ یَرَّاهُ وَتَقَا اور دوسرا قَوَّارِ یَرَّاهُ وَصَلًا اور قَوَّارِ یَرَّاهُ
 وَتَقَا (۳) حَمْرَہ اور رُوس کے لیے وَصَلًا قَوَّارِ یَرَّاهُ، قَوَّارِ یَرَّاهُ اور
 وَتَقَا قَوَّارِ یَرَّاهُ، قَوَّارِ یَرَّاهُ (۴) ہِشَام کے لیے اسی طرح وَصَلًا
 الف کا حذف اور وَتَقَا قَوَّارِ یَرَّاهُ، قَوَّارِ یَرَّاهُ (الف کے ساتھ)
 (۵) ابو عمرو، ابن ذکوان، حفص اور روح کے لیے وَصَلًا تو ہِشَام کی
 طرح اور وَتَقَا اول میں قَوَّارِ یَرَّاهُ الف کے ساتھ اور ثانی میں —
 قَوَّارِ یَرَّاهُ ہے۔

۱۲ عَلِیْہِمْ مِّنْ دَنِّیٍّ اور حَمْرَہ کے لیے عَلِیْہِمْ مِّنْ دَنِّیٍّ ہے۔
 ۱۳ خُضْرٌ وَاسْتَبْرَقُ (۱) نَافِعٌ اور حفص کے لیے اسی
 طرح (۲) مَنِّیٌّ اور شَعْبَةُ کے لیے خُضْرٌ وَاسْتَبْرَقُ (۳) بَصْرِیٌّ،
 شامیٌّ اور ابو جعفر کے لیے خُضْرٌ وَاسْتَبْرَقُ (۴) شَفَا کے لیے
 خُضْرٌ وَاسْتَبْرَقُ ہے۔
 وَمَا تَشَاءُونَ میں نَفَر کے لیے یَا ہے۔

۱۹
۲۰

(۱) فَاَلْمُلْقِيَتْ ذِكْرًا حَقًّا

المرسلات

(۲) عَنْ سَرَّاءِ بْنِ صَرْفٍ رُوِيَ عَنْ رَّاهِ
مُتَأَوِّنًا سَرَّاءِ بْنِ صَرْفٍ، شَامِيٍّ، شَعْبِيٍّ اور يَعْقُوبُ بْنُ كَيْسٍ
أَمْنُ رَّاهِ۔

(۳) أُقِيَّتْ فِي (۲) ابُو عَمْرٍو كَيْسٍ وَقِيَّتْ (۳) ابُو جَعْفَرٍ كَيْسٍ
وَقِيَّتْ هِيَ۔ (۴) فَقَدْ رَنَّا مَدَارًا

(۵) اِنْطَلِقُوا دُونَكُمْ فِي رُؤْيٍ كَيْسٍ اِنْطَلِقُوا هِيَ
رُؤْيٍ كَيْسٍ جَمَلَتْ فِي (۲) رُؤْيٍ كَيْسٍ جَمَلَتْ (۳)
بِاتْنِ كَيْسٍ جَمَلَتْ هِيَ۔ ع

۱
۲۱

پارہ ۳۰
حکم

(۱) وَفُتِحَتْ سَمَكٌ (۲) وَغَسَا قَاغِيرُ صُحْبٍ
النَّبَا (۳) لِيَسْتَيْنَ فِي حَمْرَةٍ اور رُوحِ كَيْسٍ لِيَسْتَيْنَ
ہے۔ ع

۱
۲۱

(۱) وَلَا كَذِبًا فِي صَرْفٍ كَسَاتِيٍّ كَيْسٍ وَلَا كَذِبًا هِيَ
(۲) رَبِّ السَّمَوَاتِ اور الرَّحْمَنِ فِي (۳) حَرْمِيٍّ، ابُو عَمْرٍو
كَيْسٍ رَبِّ اور الرَّحْمَنِ (۴) شَفَا كَيْسٍ رَبِّ اور

الزَّحْلُفُ ہے۔

۱۔ فِخْرٌ لَّہٗ میں صجۃ اور روئیں کے لیے فِخْرٌ لَّہٗ ہے
 ۲۔ تَزْكٰی میں حرمی اور یعقوب کے لیے

تَزْكٰی ہے۔

ف۔ حَلِیْثٌ مُّوَسٰی سے اَوْضَحُہَا تک سب آیات

کے آخری الفات میں چار قراتیں ہیں (۱) شفا کے لیے سب میں
 امالہ ہے سوائے دَحْہَا کے کہ اس کو فِی فِی فِی فِی فِی فِی فِی فِی
 امالہ سے پڑھتے ہیں (۲) ورش کے لیے ان میں سے جن الفات
 کے بعد ہا اور الف نہیں ہے جیسے مُوَسٰی، طُوٰی، طَغٰی وغیرہ
 ان میں تو صرف تقلیل ہے۔ اور جن الفات کے بعد ہا اور الف
 ہے جیسے بَنَہَا وغیرہ ان میں سے ذکر ہکا میں صرف تقلیل اور
 باقی سب میں تقلیل و فتح دونوں ہیں اور تقلیل طریق کے موافق ہے
 (۳) ابو عمرو کے لیے اَلْکُبْرٰی، یَسْرٰی، ذِکْرُہَا میں
 امالہ اور باقی سب کلمات میں تقلیل ہے۔ (۴) باقی کے لیے سب
 میں خالص فتح ہے۔

مُنْذِرٌ مِّنْ میں صرف ابو جعفر کے لیے مِّنْ

مِّنْ ہے۔

از عیسٰی تا ختم قرآن | ۱۱ فتنفعہ میں عاصم کے غیر
۲۱ کے لیے فتنفعہ ہے۔ ۱۲

تصدیٰ میں صریٰ کے لیے تصدیٰ ہے۔ ۱۳ انا صبیہ
میں کفیٰ کے غیر کے لیے انا ہے۔ لیکن روئیں کے لیے ابتداء
اعادہ میں تو اسی طرح اور رالی طعاصم کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی۔

۱۴ صورت میں انا ہے۔ ۱۵

۱۱ سُجَّرَتْ میں حق کے لیے سُجَّرَتْ ہے۔

۱۲ قُتِلَتْ میں صرف ابو جعفر کے لیے قُتِلَتْ ہے۔

۱۳ نُشِرَتْ میں جبر، شفا کے لیے نُشِرَتْ ہے۔ ۱۴

سُجَّرَتْ میں مدنی۔ ابن ذکوان۔ حصّ اور روئیں کے غیر کے لیے
سُجَّرَتْ ہے۔

۱۵ بِضْنَيْنِ میں جبر کسائی اور روئیں کے لیے بِضْنَيْنِ

۱۶ ہے۔ ۱۷

۱۱ فَعَدَّ لَكَ میں کفیٰ کے غیر کے لیے فَعَدَّ لَكَ ہے۔

۱۲ بَلْ تُكْذِبُونَ میں صرف ابو جعفر کے لیے یا ہے (بَلْ

تُكْذِبُونَ لِرَضَىٰ)

۱۳ یَوْمَ لَا میں حق کے لیے یَوْمَ لَا ہے۔ ۱۴

۲۔ ختمہ میں صرف کسائی کے لیے ختمہ ہے۔

وَيَصْلِي فِي نَافِعٍ مَكِيٍّ شَامِيٍّ كَسَائِيٍّ كَيْسِيٍّ وَ

۱۰ ذوالعرش المجید میں شفا کے لیے دال کا کسر ہے

لَمَّا غَرَبَ شَمْسُكَ (ث) ع

میں گزر چکا ہے۔

رہا قَدَّار میں کسائی کے لیے قَدَّار ہے)

۲۱۔ بَلْ تُؤْخِرُونَ میں صرف ابو عمرو کے لیے آیا ہے (بَلْ)

تَوَثِّرُونَ لِرَضِيَ

۱۲ تصلیٰ میں بصری اور شعبہ کے لیے تصلیٰ ہے۔ ۲۰

(انبیاء)

۳۱ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَا غِيَةَ فِي (۱) نافع کے لیے لَا تَسْمَعُ
اور لَا غِيَةَ (۲) جبر اور روئیں کے لیے لَا يَسْمَعُ اور ...
لَا غِيَةَ ہے۔

۳۲ بِمُصِيطِرٍ (۱) ہشام کے لیے سین (۲) حمزہ کے
لیے اشہام ہے۔ اور فلاذ کے لیے خالص صادر بھی ہے لیکن طریق کے
خلاف (۳) ... باقیں کے لیے صرف صادر ہے۔

۳۳ إِيَّا بَهْمُ فِي صِرَافِ جَعْفَرٍ کے لیے إِيَّا بَهْمُ ہے۔
۳۴ وَالْوَشْرِ فِي شَفَا کے لیے وَالْوَشْرِ ہے۔

۳۵ فَقَدَرًا فِي شَامِيٍّ وَيَزِيدُ کے لیے فَقَدَرًا ہے۔
۳۶ بَلْ لَا تُكْرِمُونَ اور وَلَا تَخْضُونَ، وَتَاكُلُونَ،
وَتُحِبُّونَ چاروں میں بصری کے لیے یا ہے۔

۳۷ وَلَا تَخْضُونَ میں کُفً اور ابو جعفر کے غیر کے لیے الف کا
حذف اور حاکا ضمہ ہے یعنی وَلَا يَخْضُونَ۔

۳۸ وَجَائِيٍّ فِي هِشَامٍ كَسَانِيٍّ اور روئیں کے لیے
اشہام ہے۔

۳۹ لَا يُعْنَبُ اور وَلَا يُورَثُ میں كَسَانِيٍّ اور يعقوب
کے لیے ذال اور ثا کا فتح ہے۔ ع

۱۔ لَبَدًا میں صرف ابو جعفر کے لیے لَبَدًا ہے۔
 ۲۔ فَكُّ رَقَبَةٍ آوِ اطْعَمُ میں جبرائیلؑ کے لیے
 فَكُّ رَقَبَةٍ آوِ اطْعَمُ ہے۔

۳۔ مُؤَصَّدًا میں دونوں جگہ بصری، حفص اور فثی کے غیر کے
 لیے مُؤَصَّدًا ہے۔

وَلَا يَخَافُ میں غم کے لیے فَلَا يَخَافُ ہے۔

ف۔ والشمس، والليل، والضحیٰ اور العلق کے
 دس آیات کافح و امالہ و تقیل باب الامالہ میں دیکھو اور یاد رکھو
 تلمہا، طہہا اور بیبی میں فثی کے لیے امالہ نہیں ہے اور باقی سب
 نے اپنے قواعد پر ہیں۔

۱۔ لِلْيُسْرَى (ث)، ۲۔ لِلْيُسْرَى (ث)، ۳۔ نَامًا
 تَلْطَى (ه غ)۔

۱۔ التُّسْرَىٰ چاروں میں صرف ابو جعفر کے لیے سین کا
 (ہے)۔

أَنْ رَّاهُ میں قبل کے لیے أَنْ رَّاهُ بھی ہے۔

مَطْلَعٍ میں رَوَى کے لیے مَطْلَعٍ ہے۔

الْبَرِّيَّةِ دونوں میں نافع، ابن ذکوان کے لیے الْبَرِّيَّةِ ہے۔

رَبْرَه دُونوں وصلابکی شام ۱۔ ۲۳

رَقَالْمُخِيزَاتِ صَبِيحًا ۲۵

مَآهِیَہ میں وصلاحمزہ اور یعقوب کے لیے (کا حنفی) ۲۴

لَا تُرَدُّ ابَحْ حَیْمَر میں شامی اور کسائی کے لیے (کا حنفی) ۲۶

لَا جَمَعَمَ مَآلَا میں شامی۔ شفا اور ابو جعفر وریح کے لیے

جَمَعَمَ ہے۔

لَا عَمَدٍ میں صبحہ کے لیے عُمَدِی ہے۔ ۲۹

لَا لِیْلِفِ میں (۲) شامی کے لیے لِیْلِفِ (۳) ابو جعفر

کے لیے لِیْلِفِ ہے۔

لَا اِلْفِهْمِ میں صرف ابو جعفر کے لیے اِلْفِهْمِ ہے۔ ۳۱

(عَبْدُ فَن، عَابِدٌ، عِبْدُ فَن شامی) ۳۳

لَا اَبِی لَوْبِ میں صرف مکی کے لیے لَوْبِ ہے۔ (اور

ذَات لَوْبِ میں کوئی اختلاف نہیں ہے)۔

لَا حَمَّالَةَ میں عاصم کے غیر کے لیے حَمَّالَةُ ہے۔ ۳۶

کُنْیَا میں (۱) فُتْیٰ اور یعقوب کے لیے کُنْیَا (۲) حَفْص کے لیے

کُنْیَا (۳) باتین کے لیے کُنْیَا ہے۔ ۳۷

التَّكْبِيرُ تکبیر سنت ہے۔ جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہؓ اور تابعینؓ سے منقول
میں آتی ہے۔ اور یہ وَالضُّحٰی سے شروع ہوتی ہے۔

تکبیر کے بارے میں چار قول ہیں۔ ۱۔ صرف بڑی کے لیے ہے۔
اللہ تعالیٰ میں طرح ہے ۱۱۔ صرف اللہ اکبر ۱۲۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ ۱۳۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْد
پھر اس کو شروع کون سی سورت سے کیا جائے اس میں بھی تین
قول ہیں ۱۔ وَالضُّحٰی کے آخر سے۔ اس قول کی رو سے سورۃ ناس
کے آخر میں تکبیر پڑھی جائے گی۔ ۲۔ وَالضُّحٰی کے اول سے ۳۔
سورۃ الشرح کے اول سے۔ ان دونوں صورتوں میں سورۃ ناس
کے آخر میں تکبیر نہیں پڑھی جائے گی بلکہ دوسرے قول پر تکبیر تنہا
کے لیے بھی ہے۔ اور مقام میں تفصیل وہی ہے جو ابھی درج ہوئی۔
لیکن یہ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ نہیں پڑھنے۔ پس ان کے لیے دو طرح
ہے۔ یعنی صرف اللہ اکبر۔ یا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ
بلکہ تیسرے قول پر تکبیر سوئی کے لیے بھی ہے اور سورۃ الشرح
سے شروع ہوتی ہے۔ بلکہ چوتھے قول پر تمام قراء کے لیے ہے
اور صرف وَالضُّحٰی سے نہیں بلکہ تمام سورتوں کے اول میں ہے۔

پس اس قول کی رو سے ہر ایک راوی کے لیے تکبیر پڑھ سکتے ہیں
لیکن مشہور بڑی ہی سے ہے اور اسی تفصیل سے ہے جو پہلے قول
میں درج ہوئی۔

سورۃ کے آخر تکبیر، بسم اللہ، اور سورۃ کے شروع
فاتحہ چاروں میں وصل و فصل کے لحاظ سے آٹھ صورتیں

نکلتی ہیں۔ (۱) فصل کل سورۃ کے آخر اور تکبیر اور الرحیم تینوں پر
وقف (۲) فصل اول و ثانی و وصل ثالث سورۃ کے آخر اور تکبیر
دونوں پر وقف الرحیم کا وصل (۳) وصل کل تینوں میں سے کسی
پر بھی وقف نہ کرنا۔ ان تینوں صورتوں میں تکبیر کو پہلی سورۃ کے آخر
کے لیے بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور دوسری صورت کے شروع کے لیے بھی
پس ان میں دونوں قولوں پر عمل ہو سکتا ہے۔ (۴) وصل اول اور فصل
ثانی و وصل ثالث یعنی سورۃ کے آخر کا تکبیر سے اور الرحیم کا آئندہ سورۃ سے
وصل اور تکبیر پر وقف (۵) وصل اول اور فصل ثانی و ثالث سورۃ کے آخر کا
تکبیر سے وصل اور تکبیر اور الرحیم دونوں پر وقف ان دو صورتوں میں تکبیر کو صرف
پہلی سورۃ کے آخر کے لیے کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ اسی کے ساتھ متصل ہے اور
بسم اللہ اور سورۃ سے جدا ہے پس تعلق اسی طرف ہے گا۔ (۶) فصل اول اور
وصل ثانی و ثالث سورۃ کے آخر پر وقف اور تکبیر کا بسم اللہ سے اور الرحیم کا

آئندہ سورۃ سے وصل (۷) فصل اول، وصل ثانی فصل ثالث سورۃ کے آخر پر وقف اللہ تکبیر کا بسم اللہ سے وصل اور الرحیم پر وقف ان دو صورتوں میں تکبیر کو صرف دوسری سورۃ کے شروع کے لیے کہہ سکتے ہیں کیونکہ جب سورۃ کے آخر پر وقف ہو گیا اللہ تکبیر کا بسم اللہ سے وصل کر دیا تو اب تکبیر کا تعلق آخر سے قطعاً نہیں رہا۔ اسی لیے یہ دو صورتیں سورۃ الناس کے آخر میں جائز نہیں کیونکہ فاتحہ کے اول میں تکبیر کا کوئی بھی قائل نہیں۔ پس وہاں صرف پہلی پانچ صورتیں جائز ہیں۔ (۸) وصل اول و ثانی فصل ثالث یعنی سورۃ کے آخر اور تکبیر دونوں پر وقف نہ کرنا اور الرحیم پر کر دینا۔ یہ صورت سب کے نزدیک ناجائز ہے۔ دانی کی رائے پر نمبر تین تا پانچ کی تین وجوہ اور دوں سے افضل ہیں اور باقی تفصیل شاطبیہ کی شرح میں ملے گی۔

فصل تکبیر کی وجوہ میں شاطبی میں جو فاقطعہ کا لفظ آیا ہے اس سے مراد وقف ہے۔ اس کو سکتہ کہنے میں جبری منفرد ہیں۔ (۱۲) تکبیر کی سات وجوہ کا اختلاف خلاف واجب کے قبیل سے نہیں، بلکہ اختلاف جائز کی قسم سے ہے۔ پس سات میں سے ایک وجہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔ ہاں اگر تمام طرق کا جمع کرنا مقصود ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ جن تین وجوہ میں تکبیر دونوں صورتوں کے لیے ہو سکتی ہے۔ ان میں سے وہ ایک و تیسرے ہیں۔ اور وہ نمبر آٹھ ہیں دوم یہ کہ ایک ساتھ ان دو میں سے جو تین تکبیر دونوں کے آخر کیے ہو۔ جو نمبر ۱۰ میں درج ہوئی ہیں۔ اور ایک ان دو میں سے جس کے اول کے اول کیے ہو۔ جو نمبر ۱۱ میں درج ہوئی ہیں۔

(۱۳) اگر بڑی کے لیے واسطی سے والناس تک کی صورتوں میں کسی سورۃ پر

قرآن کو ختم کرنا چاہیں تو جن کے قول پر تکبیر سورۃ کے آخر کے لیے ہے اُن کے قول پر
تو سورۃ کے ختم پر تکبیر پڑھ کر قرآن کو موقوف کریں گے۔ پھر جب دوسرے وقت
پڑھیں گے تو بلا تکبیر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۃ شروع کر دیں گے۔ اور
جن کے قول پر تکبیر سورۃ کے اول کے لیے ہے اُن کی رائے پر قرآن کو بلا تکبیر پڑھے
موقوف کر دیں گے۔ پھر جب دوسرے وقت پڑھیں گے تو تکبیر اور اعوذ اور
بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں گے۔ اسی طرح جب سورۃ علی کے آخر میں سجدہ
کریں گے تو پہلے قول پر تو سجدہ میں جلتے ہوئے دو اور اٹھتے ہوئے ایک تکبیر
پڑھیں گے۔ اور دوسرے قول پر سجدہ میں جلتے ہوئے ایک اور اٹھتے ہوئے
دو پڑھیں گے (۴) چوتھے تکبیر پڑھنے والے اس کو استعاذہ کی طرح قرآن سے جدا
سمجھتے ہیں اس لیے اس کا لکھنا اور پڑھنا رقم کے خلاف نہیں (۵) چونکہ
بڑی کے طریق سے اہل مکہ کے لیے تکبیر کا سنت ہونا بالیقین ثابت ہو چکا ہے،
اس لیے اس کا حکم نماز اور غیر نماز دونوں میں یکساں ہے۔ یعنی نماز میں بھی اس کا
پڑھنا جائز ہے۔ لیکن محققین کی رائے پر اولیٰ یہ ہے کہ نماز میں اس تکبیر کو آہستہ
پڑھیں تاکہ اس کے قرآن ہونے کا شبہ نہ ہو۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على محمد سيد الانبياء و
آله واصحابه واهل بيته وذريته اجمعين. ربنا تقبل منّا انك
انت السميع العليم وانفع به الطالبين واياي ووالدي واهلّي و
احبائي اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على محمد وآله الطيبين الطاهرين
الطاهرين

ضمیمہ

افراد و جمع قراءات میں

طرق اور روایات کے الگ الگ پڑھنے کو افراد اور کئی روایتوں اور قرائتوں کے یا ایک قراۃ کے اکٹھا پڑھنے کو جمع کہتے ہیں۔ سلف صالحین چونکہ بلند ہمت تھے، اس لیے وہ طرق اور روایات کو الگ الگ پڑھتے تھے تاکہ علم میں پوری بہارت حاصل ہو جائے اور پانچویں صدی کے شروع تک یہی حال رہا۔ اس کے بعد روایات اور قراءات کو جمع کر کے پڑھنا ظہور میں آیا، مگر اُس وقت بھی احتیاط والے ائمہ جمع کو سلف صالحین کے طریق کے خلاف ہونے کی بناءً مکروہ جانتے تھے۔ اور جو ائمہ جمع پڑھاتے تھے وہ بھی مبتدی کو ہرگز نہیں پڑھاتے تھے۔ بلکہ جب روایات کو علیحدہ علیحدہ پڑھ کر خوب ماہر ہو جاتا، تب جمع کی اجازت دیتے تھے۔ اور چھٹی صدی تک یہی حال رہا کہ مبتدی کو اولاً کسی ایک قراۃ کے جمع کرنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی تھی۔ ہاں جو اساتذہ طلباء کے حق میں نرمی اور تساہل برتتے تھے، وہ مبتدی کو بھی ایک ایک قراۃ کے جمع کرنے کی اجازت دے دیتے تھے۔ لیکن قالون، ورش، خلف اور خلاّد کی روایتوں کو وہ بھی الگ الگ پڑھاتے تھے محقق فرماتے ہیں کہ جب میں دمشق کے شیوخ سے افراد و جمعا قراءات پڑھ چکا تو میں نے استاد امین الدین عبد الوہاب کو ابو عمرو اور حمزہ کی قراۃ ایک ایک ختم میں

باقراطاج میں سے کوئی رمز ہو وہاں اُن کے لیے وقف کرنا اور اس کے بعد سے ابتداء کرنا بہتر ہوگا (۱۳)۔ بن ادا کی رعایت کہ تجوید کی پوری پابندی کی جائے۔ اس کا آج کل بالکل خیال نہیں کیا جاتا بلکہ قابل و ناقابل سب کو قرأت پڑھادی جاتی ہیں اور اس کمی سے قرأت کے اختلافات جو قرآن مجید کے کمالات ظاہر کرتے ہیں وحشت ناک بن جاتے ہیں۔ اور عام طبیعتیں قرأت کا لطف مائل ہونے کے بجائے ان سے نفرت کرنے لگتی ہیں۔ اب خیال فرمایا جائے کہ یہ کتنا بڑا نقصان ہے اور سلف کے طریقے کے کس قدر خلاف ہے۔

(۱) جمع بالوقف، اور اس

جمع کی کیفیت میں تین نامہ سب ہیں | کی کیفیت یہ ہے کہ جس

راوی کو اپنے نزدیک مقدم سمجھ رکھا ہو اُس کی قرأت کو شروع کر کے اُس موقع تک پڑھنا چلا جائے جس کے بعد سے ابتداء بہتر ہو پس وہاں وقف کر دے پھر اُس راوی یا قاری کو پڑھے جو مرتبہ میں اس پہلے قاری کے بعد ہو اگر وہ پہلے قاری کے ساتھ متفق نہ ہو۔ ورنہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ پھر سہ راوی کو اسی طرح یکے بعد دیگرے پڑھنا چلا جائے اور ہر ایک کے لیے ابتداء اسی جگہ سے کرے جس جگہ سے پہلے قاری کے لیے کی تھی، یہاں تک کہ تمام قرأت کو پورا کر دے۔ اور ہر مرتبہ میں وقف اسی موقع پر کرے جس پر پہلے کیا تھا۔ پھر اس وقف کے مابعد سے اسی طریق سے ابتداء کرے۔ یہ اہل شام کا مذہب ہے، (۲) جمع بالوقف اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب قاری قرأت کو شروع کرے اور ایسے کلمہ پر پہنچے کہ جس میں اختلاف ہو تو اس پر وقف کر کے فقط

اسی کلمہ کو نوٹا تا ہے یہاں تک کہ اس کے تمام اختلافات کو پورا کر دے۔ پھر اگر اس کلمہ پر وقف جائز ہو تو وقف کر دے اور اس کے بعد والے کلمے سے ابتدا کر دے۔ اور اس کلمہ میں سب سے پہلے اس قاری کی وجہ پڑھے جس کی وجہ پہلے کلمہ میں سب کے آخر میں پڑھی تھی تاکہ ترکیب پیدا نہ ہو۔ اور اگر پہلے کلمہ پر وقف جائز نہ ہو تو اسی قاعدے کے موافق اس کا دوسرے کلمہ کے ساتھ وصل کر دے اور اسی طرح کرتا ہے یہاں تک کہ وقف کے موقع تک پہنچ جائے پھر وقف کر دے۔ اور اگر اختلاف ایسا ہو جو دو کلموں سے تعلق رکھتا ہو تو دوسرے کلمہ پر وقف کر کے اختلاف کو پورا کر دے۔ پھر اسی حکم کے موافق اس کے بعد والے کلمہ کو پڑھے۔ یہ اہل مصر کا مذہب ہے۔ اور یہ طریق اختلافی وجوہ کے پورا کرنے میں نہایت مضبوط اور حاصل کرنے میں آسان ہے۔ اور پہلا طریق یعنی جمع بالوقف حفظ کرنے میں نہایت مضبوط ہے کہ اس سے اختلافات خوب یاد ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ہر مرتبہ ابتداء وقف سے پڑھنا پڑتا ہے۔ اس لیے ہر قراۃ دوسری سے پوری طرح ممتاز اور جدا ہو کر خوب ذہن نشین ہو جاتی ہے۔

اور وہ جمع جس کا آج کل ہر جگہ رواج ہے (اور اس کو مصر (۳) جمع صریح و شام کے علماء نے جاری کیا ہے) اس پر عمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل قواعد کو ذہن نشین کیجیے:-

- قاعدہ (۱) پہلے قالون کو اس موقع تک پڑھیں جس پر وقف صحیح ہو۔
قاعدہ (۲) جو قراء اول سے آخر تک ان کے ساتھ شریک ہے ہوں

ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں وہ تو ان کے ساتھ ہی پڑے ہو گئے۔

قاعدہ (۳) جو قرار باقی رہ گئے ہیں ان میں سے دیکھنا چاہیے کہ وقف کے زیادہ قریب کون ہے۔ اس کو پہلے پڑھیں، پھر اس کو جو اس سے پہلے رہا ہو اسی طرح اقرب فالاقرب کے لحاظ سے اوپر تک دیکھتے اور پڑھتے چلے جائیں۔ قاعدہ (۴) اگر ایک ہی قاری کے لیے آیت میں کئی اختلافات ہوں۔ اور اول اختلاف ہی سے وہ پہلے قاری سے جدا ہو گئے ہوں تو وقف کے قریب والے اختلاف کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ جس اختلاف سے یہ جدا ہوئے ہوں اسی کا اعتبار ہوگا۔ اور اپنے نمبر پر ان کو اسی اختلاف سے پڑھیں گے۔

قاعدہ (۵) اگر ایک ہی جگہ ایک قاری یا راوی کی کئی وجوہ ہیں تو اگر کوئی وجہ پہلے قاری کے ساتھ رہ گئی ہو تو اس کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ اور جو وجوہ باقی رہ گئی ہیں ان میں سے پہلے اُس کو پڑھو جو رائج ہو۔

قاعدہ (۶) اگر کسی جگہ کئی قاری رہ گئے ہوں تو ان کو اس ترتیب سے پڑھیں جس ترتیب سے تکمیل الابرار میں دیے ہوئے نقشہ سے آپ نے نام یاد کیے ہیں۔

تثبیہ اگر آیت میں ایک ہی طرح کے کئی اختلافات ہوں جیسے دو یا زائد متصل ہوں یا بد متصل یا بدل ہوں وغیرہ یا فتح و امالہ والے کئی کلمات ہوں تو پہلے اختلاف کا اعتبار ہوگا پس جب کسی قاری کے لیے پہلے اختلاف کو پڑھیں گے تو اس قسم کے سب اختلافات میں اس قاری کے لیے وہی وجہ پڑھیں گے جو پہلی جگہ اختیار کی ہے۔ اب ان چھٹوں قاعدوں کو ایک مثال کے

ذریعے سمجھو:-

اگر دین الناس سے بیٹھ مین تک پڑھیں تو قاعدہ نمبر کے مطابق
 قانون کے لیے الناس کا فتح من یقول کا ادغام ناقص امتنا میں قصر،
 الاخرین نقل و سکتہ کے بغیر تحقیق اور حم میں قاعدہ نمبر کے مطابق پہلی وجہ
 عدم صلہ اور بیٹھ مین میں تحقیق پڑھو پھر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ
 شامی، عاصم، کسائی، یعقوب و امام خلف تو ان کے ساتھ ہی ہو گئے کیوں کہ
 اس آیت میں ان کے لیے کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے جس میں یہ قانون سے
 جدا ہوں پس قاعدہ نمبر کے مطابق ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ اب قاعدہ
 نمبر کے مطابق دیکھیں گے کہ باقی رہنے والوں میں سے وقف کے زیادہ قریب
 کون رہا ہے تو معلوم ہوگا کہ سوسی اور آل پر عدم سکتہ کی صورت میں خلاد و ہمر
 تک قانون کے ساتھ شریک ہیں صرف بیٹھ مین کی تحقیق سے جدا ہوئے
 ہیں اس لیے قاعدہ نمبر کی رد سے ناموں کی ترتیب کے موافق سوسی کے لیے
 بیٹھ مین میں ابدال پڑھیں گے۔ اور چونکہ عدم سکتہ والی وجہ میں خلاد بھی
 ان کے ساتھ ابدال میں شریک ہو گئے ہیں اس لیے ان کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور
 چونکہ الاخرین نقل اور ابو جعفر کے لیے صلہ اور خلف کے لیے من یقول میں کامل ہے
 اس لیے یہ تینوں قاعدہ نمبر کے موافق ان کے ساتھ ابدال میں شامل نہیں ہوئے
 پھر اس سے اوپر دیکھا تو ہمر کے صلہ کا اختلاف تھا اور اس میں قانون اور ابن کثیر
 و ابو جعفر شریک تھے۔ اور اس سے پہلے ان کا کوئی اختلاف نہیں رہا تھا اس
 لیے ناموں کی ترتیب کے موافق قانون کے لیے صلہ پڑھیں گے اور ابن کثیر

کے لیے اعادہ نہ کریں گے۔ کیونکہ صلہ والی وجہ پر آیت کے آخر تک یہ قالون کے ساتھ ہی ہیں۔ اور ابو جعفر کے لیے چونکہ ہمزہ ساکنہ کا ابدال بھی ہے اس لیے اب صلہ ہی پر ان کے لیے بِمَوَظِنٍ میں ابدال پڑھیں گے۔ پھر اس سے اوپر دیکھا تو الآخر میں خلاؤ کے سکتہ کا اور اَمَنَّا میں بدل کے قصر والی وجہ پر دُش کی نقل کا اختلاف تھا۔ اور سکتہ کا مرقع یعنی آل وقف سے قریب تھا۔ اس لیے قاعدہ نمبر ۳ کے مطابق پہلے خلاؤ کے لیے سکتہ۔ پھر دُش کے لیے نقل اور الآخر میں صرف قصر پڑھیں گے پھر اس سے اوپر دیکھا تو دُش کے لیے اَمَنَّا کا توسط اور طول دو وجہ باقی تھیں۔ اور ان میں سے پہلے کوئی نہیں ہوتی تھی اس لیے دُش کے لیے پہلے توسط اور اس کے ساتھ الآخر میں بھی توسط پھر اَمَنَّا کا طول اور اس کے ساتھ الآخر میں بھی طول پڑھیں گے پھر اس سے اوپر دیکھا تو مَنْ يَقُولُ میں خلف کا ادغام کامل تھا، اس لیے یہاں سے ان کو پڑھیں گے۔ پھر اس سے اوپر دیکھا تو النَّاسِ میں دوسری کا مالہ تھا اس لیے سب سے آخر میں اُن کو پڑھیں گے۔ (یہاں ال نمبر پچاس ہو گئے)

قاعدہ (۷) اگر فتح و ثقیل و مالہ میں کئی قاری رہ گئے ہوں اور اس سے پہلے ایسا کوئی اختلاف نہ ہو جس میں یہ جدا ہوں تو فتح والوں کو پہلے اور ثقیل والوں کو ان کے بعد اور مالہ والوں کو ان کے بھی بعد پڑھیں گے جیسے الرَّحْمٰنُ عَلَى الصَّرِيشِ استوی ہیں (۱) قالون کے لیے فتح پڑھا تو ان کے ساتھ فتح والے سب ہر گئے۔ کیونکہ ان میں سے کسی کے لیے بھی اس سے پہلے ایسا کوئی اختلاف نہیں ہے جس میں وہ قالون سے جدا ہوں (۲) دُش کے لیے ثقیل کرینگے

تو ان کے ساتھ ابو عمرو بھی ہو جائیں گے (۳) حمزہ کے لیے امانہ کریں گے تو ان کے ساتھ کسائی اور امام خلف بھی شریک ہو جائیں گے۔

قاعدہ (۸) اگر دو قصر میں کسی رہ گئے ہوں تو پہلے قصر والوں کو پھر مد والوں کو پڑھتے ہیں۔ اور مد والوں میں ناموں کی ترتیب کا لحاظ رکھتے ہیں۔ جیسے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ میں (۱) قالون کے لیے قصر اس وجہ سے کہ ان کے ساتھ مکی اور سوئی اور ثوی اور ایک وجہ کی رور دوری بھی شریک ہو گئے (۲) قالون والفی سے۔ ان کے ساتھ دوری کی دوسری وجہ بھی ہو گئی (۳) ورش پانچ الفی سے۔ ان کے ساتھ حمزہ بھی مندرج ہو گئے (۴) شامی تین الفی سے۔ ان کے ساتھ کسائی اور امام خلف بھی ہو گئے (۵) عام چار الفی سے۔

قاعدہ (۹) اگر کسی کلمہ کے ایک ہی حرف میں اختلاف ہے تو وہاں اولاً اس راوی کو پڑھائیں گے جس کی وجہ پہلے پڑھی ہوئی وجہ سے اقرب ہوگی جیسے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ میں پہلے قالون کے لیے صادر پڑھا، تو پھر خلف کے لیے اشہام پڑھیں گے۔ اس کے بعد قنبل ورویس کے لیے ستین پڑھیں گے۔ کیونکہ اشہام صادر سے اقرب ہے۔

قاعدہ (۱۰) اگر ایک کلمہ میں ادغام و اظہار کا اختلاف ہو اور اظہار والوں کے لیے حرکت کا اختلاف بھی ہو تو ناموں کی ترتیب اختیار کریں گے۔ جیسے اَدْمُ مِنْ سَرَابٍ میں سوئی کے لیے ادغام ہے اور مکی کے لیے اظہار اور تم کے فتح کا اختلاف ہے۔ پس اس قاعدہ کی رور سے مکی کو پہلے، اس کے بعد سوئی کو

پڑھیں گے۔ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ۔ فَلَحْظُ وَكُنْ مُتَّامِلًا وَمُتَّعِيلاً۔
 تفسیر (الف) گوا دغام کبیر اور کھڑد منفردہ کا ابدال ابو عمرو و ثابت
 ہے اسی لیے دانی نے تیسیر میں دونوں کو پڑے امام کے لیے بیان فرمایا ہے لیکن
 چونکہ امام شاطبی نے صاحب اختیارائے کی طرح یہ دونوں باتیں صرف سوئی
 کے لیے اختیار کر لی تھیں اور اسی طرح پڑھتے اور پڑھتے تھے اور بعد کے لوگوں
 نے بھی انہی کی پیروی کی ہے اس لیے ہم بھی اس ضمیمہ میں ان کو صرف سوئی کے
 لیے لائیں گے۔

(ب) سوئی کے لیے ادغام کبیر کے موقع پر مدغم کے مضموم ہونے کی صورت
 میں اسکان، روم، اشہام تین وجوہ ہوا کرتی ہیں لیکن اگر مدغم فیہ بھی مضموم ہو
 تو اس وقت اشہام نہ ہوگا بلکہ اسکان و روم دو وجوہ ہوں گی جیسے اِنَّهُ هُوَ۔
 (ج) روم کرتے وقت ہائے ضمیر کا صلہ حذف ہو جائے گا۔

(د) اگر مدغم فیہ تمیم یا باہو۔ عام ہے کہ ان پر ضمہ ہو یا نہ ہو۔ بہر صورت
 اس وقت بھی اشہام نہ ہوگا۔

(ه) یوں تو بیل کے بائیں میں دو قول ہیں ۱۔ اول طول پھر توسط پھر قصر
 ۲۔ اس کا عکس یعنی اول قصر پھر توسط پھر طول لیکن جمع الجمع میں شیوخ کے ہاں
 دوسرا قول معمول بہا ہے۔

۱۔ گو شاطبی نے روم کو بھی ناجائز بتایا ہے لیکن محققین کی رائے پر ان صورتوں
 میں صرف اشہام منع ہے۔ کیونکہ دشواری و ضدیت اس میں ہے روم میں
 نہیں ۱۲ عنایات

(د) خلف کے ساتھ اگر "امام بھی ہو تو دسویں قاری ورنہ حمزہ کے اوی مراد ہوتے ہیں۔

(ف) اگر صرف... دوری آئیں تو ان سے ابو عمرو کے دوری ملحوظ ہوتے ہیں۔ نہ کہ کسائی کے دوری بھی۔ اور دونوں میں فرق کرنے کے لیے ۲ کے ساتھ ہر جگہ ان کے امام (کسائی) کا ذکر بھی ہوتا ہے۔ یہ رنو کے موقع سوہاں کوئی اشتباہ نہیں ہے۔ طلباء کی مزید مہارت و مشق کے لیے ہم ذیل میں اولاً پانچ پائے کی آیات اس طرح ذکر کرتے ہیں کہ جن میں ہر قاری کے اختلافات بھی بتاتے جائیں گے اور ان قرار کو بھی ذکر کرتے جائیں گے جو اپنے سے پہلے قاری کے ساتھ پورے ہو گئے۔ فَاخْضَرُمَا كَعَمَلًا ۹ وَاعْلَمُ لِقَعْمَلًا ۹۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ مِلَکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۵ (۱) قالون میم کے اظہار سے۔ اسی طرح عیے اور پد سے ہوا اور صلیک (الف کے حذف) سے (وشش، مکی، دوری، شامی، حمزہ اور ابو جعفر ساتھ ہی ہو گئے) (۲) عام صلیک سے (روئی اور یعقوب ساتھ ہو گئے) (۳ تا ۶) سوئی ادغام اور اس کی چاروں وجوہ سے (اور وہ طویل، توسط، قصر ہیں ادغام کے ساتھ۔ اور قصر مع الروم ہے اظہار کے ساتھ)۔

اِخْرٰی نَا الصِّرَاطِ اِذَا الْمُسْتَقِیْمَ ۵ صِرَاطِ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ

(۱) قالون غمالص صار سے اور علیہم کی ہا کے کسر سے (وشش، بزدی، ابو عمرو، شامی، عاصم، کسائی، ابو جعفر اور امام خلف ان کے ساتھ ہو گئے) (۲)

فَلَاذِءَ اِٰنِیْ اِیْکَ وَجْهَ کِی رُو سے ہا کے ضمہ سے (روح ان کے ساتھ شریک ہو گئے) (۳) فَلَفَتْ دُونوں صَادوں کے اشمام حرفی اور ہا کے ضمہ سے۔ (۴) دوسری وجہ میں فَلَاذِءَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ میں خالص صَاد سے (۵) تَنْبِلٌ سِتِّین سے اور ہا کے کسرہ سے (۶) رَوِیْنَ ہا کے ضمہ سے۔

غیر سے فیئہ تک ۱۰ قالون پہلی وجہ میں عدم صلہ اور الضالین۔
الرحیمہ فیئہ کی بائیں وجہ سے ۱۰ اور ان کی تفصیل یہ ہے (۱) اتینوں میں
طول سکون سے (۲) فیئہ میں قصر دم سے (۳) الرحیمہ میں روم اور فیئہ میں
ہی طول سکون سے (۴) فیئہ میں قصر دم سے (۵) الرحیمہ میں وصل اور
فیئہ میں طول سکون سے (۶) فیئہ میں قصر دم سے۔ یہ چھے وَلَا الضالین
کے طول میں ہوں (۷ تا ۱۲) پھر الضالین میں توسط اور اس میں بھی وہی چھے
جو طول میں گذریں (۱۳ تا ۱۸) پھر الضالین میں قصر اور اس میں بھی وہی چھے جو
طول و توسط میں گذریں (۱۹ تا ۲۲) وصل کل میں فیئہ کی چاروں (عامہ کسائی
اور بسم اللہ والی وجہ میں ویش بھی ان کے ساتھ ہو گئے) مکہ ویش مسکتہ اور
الضالین اور فیئہ کی چھٹوں وجہ سے ۱۰ اور ان کی تفصیل یہ ہے (۱) الضالین
اور فیئہ دونوں میں طول سکون سے (۲) فیئہ میں قصر دم سے (۳) دونوں میں
توسط سکون سے (۴) فیئہ میں قصر دم سے (۵) دونوں میں قصر سکون سے (۶)
فیئہ میں قصر دم سے (اس وجہ میں ان کے ساتھ ابو عمر و ابن عمر ہو گئے)۔
مکہ ویش الضالین کے وصل اور فیئہ کی چاروں وجہ سے پس ویش کی

لہذا دیکھ لیں پہلے الصبر اطاعت میں خالص متاد بھی ہے ۱۷ (ارشاد المرید)

کل وجوہ تیس^{۲۲} ہو گئیں، جن میں سے بائیس^{۲۳} تو بسم اللہ کی صورت میں ہیں اور چھ^{۲۴} سکتے ہیں اور چار بسم اللہ کے بغیر وصل پر (اور اس وصل والی وجہ پر ابو عمر و شامی اور امام خلف بھی ساتھ ہی ہو گئے) مکہ قالون، مکہ صلاہ اور بسم اللہ اور انہی بائیس وجوہ سے جو عدم صلہ کی صورت میں گذریں۔ مکہ صلاہ اور بسم اللہ اور انہی بائیس وجوہ پر ابو جعفر الف س ک س میں ذلک میں سکتے سے۔ پس قالون کی کل وجوہ چوہائیس^{۲۳} ہو گئیں۔ بائیس عدم صلہ پر اور بائیس صلہ پر۔ اور مکہ، عاصم، کسائی اور ابو جعفر کی کل وجوہ تیس^{۲۴} بائیس ہوئیں کیونکہ ان کے لیے جمع کی تیم میں صرف ایک وجہ ہے اور وہ مکہ و ابو جعفر کے لیے تو صرف صلہ اور عاصم و کسائی کے لیے صرف عدم صلہ ہے۔ اور ابو عمر و شامی کی کل وجوہ دس دس ہیں اور یہ وہی ہیں جو دس کے لیے سکتے اور بسم اللہ کے بغیر وصل پر گذریں مکہ حمزہ علیہم سے اور بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور فیہ کی چاروں پر انہی اور امام خلف کی کل وجوہ چار ہیں (یعقوب وصل کی وجہ میں ان کے ساتھ مندرج ہو گئی) مکہ یعقوب سکتے اور چھٹوں وجوہ سے۔

هَذِي لِلْمُتَّقِينَ سِيْنَفِقُوْنَ تَك (۱) قالون، تحقیق، ترقیق اور عدم صلہ سے (ان کے ساتھ دوری، شامی، کوئی اور یعقوب بھی ہو گئے) (۲) قالون صلہ سے (مکہ بھی ہو گئے) (۳) دس یو منون ہیں ابدال اور لام کی تغلیظ سے (۴) ابدال ہی پر سوئی لام کی ترقیق سے (۵) ابو جعفر ابدال ہی پر صلہ سے۔

وَالَّذِيْنَ يُوْنُوْا مِنْ نَّوْنٍ سِيْنٌ قَبْلِكَ تَك (۱) قالون، تحقیق، قصر

کی اور یعقوب اور قصر والی وجہ پر دوری ساتھ ہو گئے) (۲) قالون دو الفی سے۔
 دوری کی دوسری وجہ بھی ہو گئی) (۳) شامی تین الفی سے (کسانی اور امام خلف
 ہی ہو گئے) (۴) عاصم پانچ الفی سے (۵) حمزہ پانچ الفی سے (۶) ورش ابدال اور
 پنج الفی سے (۷) ابدال ہی پر سوئی قصر سے (ابو جعفر مندرج ہو گئے)

تفصیل تو اس صورت میں ہے جب کہ مفصل متصل میں چار مراتب والے
 ل کو لیا جائے جس پر ورش و حمزہ کے لیے طول (پانچ الفی) ہے اور اس سے کم
 عاصم کے لیے اور اس سے کم شامی اور روی کے لیے ہے اور اس سے کم قالون
 کے لیے ہے۔

اور اگر مد کے بارے میں دو مراتب والے قول کو لیا جائے جس کی رو سے
 ورش و حمزہ کے لیے طول (پانچ الفی) اور باقی سب کے لیے توسط (تین الفی)
 ہے جس کی مقدار میں تفاوت نہیں ہے تو پھر تفصیل اس طرح ہوگی (۱) قالون
 کی (دوری اور یعقوب) تحقیق و قصر سے (۲) قالون (دوری، شامی، کسانی
 عاصم اور امام خلف) توسط سے (۳) حمزہ طول سے (۴) ورش ابدال طول سے
 (۵) ابدال ہی پر سوئی قصر سے (ابو جعفر مندرج ہو گئے)

وَبِالْآخِرَةِ مُّحَدِّثُونَ ۝ (۱) قالون، عدم سکتہ تحقیق، قصر،

عدم عدم صلہ سے (ان کے ساتھ بصری، شامی، عاصم، کسانی، امام خلف
 ایک وجہ میں خلا بھی ہو گئے) (۲) قالون (مکی و ابو جعفر) صلہ سے (۳)

سکتہ اور تحقیق سے (۴ تا ۶) ورش نقل سے اور بدل کی بینوں اور ترقیب سے

أُولَئِكَ مِنَ الْمُهَلِّسُونَ تاک (۱) قالون دو الفی اور عدم صلہ سے

بصری ساتھ ہو گئے) (۲) قالون صلہ سے (مکی و ابو جعفر بھی ہو گئے) (۳) و دشہر
حزہ پانچ الفی سے (۴) شامی و کسائی اور امام خلیفہ تین الفی سے (۵) عاکم چار
الفی سے۔ اور اگر دو مراتب والا قول لیا جائے تو دو نمبر کم ہو جائیں گے اور کل
تین رہ جائیں گے۔

اِنَّ الدِّينَ سَ لَا يُؤْتِي مَنْوَنَ مَك (۱) قَالُوْنَ ذُو النِّفْيِ اَعَدَمَ صَلَ
ادخَال و تسهیل اور لَا یُوْتِ مَنْوَنَ میں تحقیق سے (دوسری ساتھ ہو گئے) (۲)
سوئی لَا یُوْتِ مَنْوَنَ میں ابدال سے (۳) قَالُوْنَ صَلَہ اور اس میں قصر سے (۴)
صلہ ہی پر ابو جعفر لَا یُوْتِ مَنْوَنَ میں ابدال سے (۵) مکی بلا ادخال تسهیل سے
(۶) صلہ ہی پر قَالُوْنَ ذُو النِّفْيِ سے (۷) متصل کے ذُو النِّفْيِ ہی پر وِی عَلَیْہُمُ مِّنْ
ہا کے ضمہ سے اور بلا ادخال تسهیل سے (۸) رُوح تحقیق بلا ادخال سے (۹)
وَرِشٌ پانچ النفی، صلہ، ابدال و مد لازم اور حمزہ ساکنہ کے ابدال بالواو کی (۱۰)
وَرِشٌ دوسری وجہ کی رُو سے عزم ادخال و تسهیل سے (۱۱) حمزہ عَلَیْہُمُ مِّنْ ہا کے
ضمہ سے اور اخیر میں ابدال سے (۱۲) خَلْفٌ دوسری وجہ میں ساکن منفصل کے
سکتہ سے (۱۳) ہشام مِّنْ النفی سے اور پہلی وجہ میں ادخال و تحقیق سے (۱۴) پھر
ہشام ہی دوسری وجہ پر ادخال و تسهیل سے (۱۵) ابن ذکوان بلا ادخال تحقیق سے
اکسانی اور امام خلف ان کے ساتھ ہو گئے (۱۶) عاصم چار النفی سے۔

اور دوسرا تب والے قول پر تفصیل اس طرح ہوگی (۱) قالون، توسط، عدم
صلیہ سے (ہشامؒ ایک وجہ ہیں ان کے ساتھ ہو گئے) (۲) صوری کلا یومینون میں
ابدال سے (۳) ہشامؒ دوسری وجہ ہیں اذخالی و تحقیق سے (۴) ابن ذکوانؒ لہامؒ

یکسانی اور امام خلف بلا ادخال تحقیق سے (۵) قالون توسط ہی پر صلہ اور اس میں تصر سے اور ادخال و تسہیل سے (۶) ابو جعفر ابدال سے (۷) مکی بلا ادخال تسہیل سے (۸) قالون تیسری وجہ میں صلہ اور مد سے (۹) روئیں علیہم فہم اور بلا ادخال تسہیل سے (۱۰) روح تحقیق سے (۱۱) وشن پانچ الفی، صلہ اور مد، ابدال و مد لازم اور اخیر میں بھی ابدال سے (۱۲) وشن دوسری وجہ میں بلا ادخال تسہیل سے (۱۳) حمزہ علیہم فہم سے اور پہلے عدم سکتہ سے اور بلا ادخال تحقیق ایہ لایو منون میں رقا ابدال سے۔ (۱۴) خلف سکتہ سے۔

تثنیہ یہ جو قاعدہ ہے کہ سکتہ بمنزلہ وقف کے ہے (صرف سانس لینے کے لیے کافرق ہے) اس سے مراد سکتہ معنوی ہے جو اوقات کی طرح معنی ہی کی رعایت سے کیا جاتا ہے، جیسے عوجا سکتہ قیما میں حصص کا سکتہ ہو۔ پس یہاں اس لیے سکتہ کیا جاتا ہے کہ کوئی ناواقف اس وکم میں نہ مبتلا ہو جائے کہ قیما۔ عوجا کی صفت ہے جیسا کہ ابن ہشام نے بیان کیا ہے کہ میں نے خود سنا کہ ایک نحوی قیما کو عوجا کی صفت بتا رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ جس معنی میں کجی ہو اس کے درست اور مضبوط ہونے کے کیا معنی؟ کجی اور درستی میں منافات ہے۔ کیا یہ دونوں ایک جگہ جمع ہو سکتی ہیں پھر میں نے حصص کے لیے رحمت کی دعا کی۔ کیونکہ انہوں نے عوجا پر سکتہ کر کے اس پر تنبیہ فرمادی کہ قیما اس سے جدا ہے۔ اسی طرح باقی مقامات کو سمجھ لو۔ پس اس (سکتہ معنوی) کو اوقات ہی کے مرتبہ میں سمجھا گیا۔ اور اس کو وہی حکم دیا گیا جو اوقات کا ہے۔ یعنی تنوین کا حذف یا ابدال اور متحرک و

وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ وَعَظِيمُ كَم (۱) قَالُونَ، قَصْرُ فِتْح، عَدَم

اور دُومراتب والے قول پر لا قالون (یعقوب) (۲)، قالون و مکی و

ابو جعفرؑ صلہ سے (۳) ابو عمرؑ و امالہ سے (۴) قالونؑ مد، عدم صلہ سے (۵) کے
ساتھ شامی، ابوالحارثؑ، عاصمؑ و امام خلفؑ بھی شریک ہو گئے۔ (۵)

۱۔ مَرُوكَسَانِي دُونوں کے درمی امالہ سے (۶) وِرْش پانچ الفی، تقلیل و ناقص
 ۲۔ الفتح سے (۷) خلف، فتح اور کامل بلاغہ سے (۸) خلا و مع الغنہ سے (۹)
 ۳۔ وَمِنْ النَّاسِ سَبْعٌ مِّثْقَالُ ذَرَّةٍ تک (۱۰) قالون، فتح، ادغام ناقص،
 ۴۔ کے قصر تحقیق بلا نقل، عدم صلہ اور تحقیق سے (شامی، عاصم، کسائی،
 ۵۔ ثوب اور امام خلف مندرج ہو گئے) (۱۱) سوئی اخیر میں ابدال سے (عدم سکتہ
 ۶۔ وجہ پر خلا و ساتھ ہو گئے) (۱۲) قالون دوسری وجہ میں میم جمع کے صلہ اور تحقیق
 ۷۔ (مکی مندرج ہو گئے) (۱۳) ابو جعفر بسو مین میں ابدال سے (۱۴) خلا
 ۸۔ دوسری وجہ پر آل کے سکتہ، عدم صلہ اور ابدال سے (۱۵ تا ۱۸) وِرْش بدل کی
 ۹۔ یوں وجہ سے اور نقل، عدم صلہ و ابدال سے (۱۹) خلف ادغام بلاغہ،
 ۱۰۔ آل کے قصر آل کے سکتہ، عدم صلہ اور ابدال سے (۲۰) درمی الناس کے
 ۱۱۔ محضہ، ناقص، قصر، تحقیق بلا نقل، عدم صلہ اور اخیر میں تحقیق سے۔
 ۱۲۔ يُخَيِّضُونَ اللَّهَ مِنْ شَيْءٍ ۵ تک (۱) قالون و فایضون
 ۱۳۔ یا کے ضمہ فا کے فتح اس کے بعد الف سے اور دال کے کسرہ سے۔ اور
 ۱۴۔ وجہ میں منفصل کے قصر اور میم جمع کے عدم صلہ سے (ابو عمرو ساتھ ہو گئے)
 ۱۵۔ قالون دوسری وجہ میں میم جمع کے صلہ سے (مکی شریک ہو گئے) (۱۶) قالون
 ۱۷۔ دوسری وجہ کی رو سے منفصل کے دو الفی اور میم جمع کے عدم صلہ سے (دوری
 ۱۸۔ الفی والی وجہ میں مندرج ہو گئے) (۱۹) قالون چوتھی وجہ میں صلہ سے (۲۰) وِرْش
 ۲۱۔ الفی، عدم صلہ سے (۲۱) ابن عامر و مایضون میں یا اور دال دونوں
 ۲۲۔ فا کے سکون اور الف کے حذف سے۔ نیز منفصل میں بین الفی سڑا

عدم صلہ سے (کسانی اور امام خلف شریک ہو گئے) (۷)، عاصم چار الفی سے
 (۸) حمزہ پانچ سے (۹) ابو جعفر قصر وصلہ سے (۱۰) یعقوب عدم صلہ سے (۱۱) و
 (۱۲) ویش دوسری اور تیسری وجہ کی رو سے بدل کے توسط و طول سے۔
 اور دو مراتب والے قول پر عاصم شامی اور ردی کے ساتھ ہو جائیں گے
 تنہیہ آگے دو مراتب والے قول کی تفصیل نہ ہو گی۔ طلبہ خود ہی غور فرمائیں۔
 فی قُلُوْبِهِمْ سے یکن بُوْنٌ ہ تاک۔ (۱) قالون عدم صلہ، فتح، ناقص
 ناقص، سکتہ کے بغیر اور یکن بُوْنٌ ہیں یا کے ضمہ، کاف کے فتح اور ذال
 کی تشدید سے (ابو عمرو اور ہشام و یعقوب ان کے ساتھ ہو گئے) (۲) عاصم
 یکن بُوْنٌ ہیں یا کے فتح کاف کے سکون اور ذال کی تخفیف سے (روٹی مندرجہ
 ہو گئے) (۳) ویش نقل و حذف اور یکن بُوْنٌ سے (۴) ابن ذکوان فَرَادَہُمْ
 کے امالہ محضہ، ناقص، عدم صلہ سے سکتہ کے بغیر اور یکن بُوْنٌ سے (۵) خلاؤ
 یکن بُوْنٌ سے (۶) خلف ادغام کامل، عدم صلہ منفصل ہیں اول عدم
 سکتہ پھر سکتہ سے اور یکن بُوْنٌ سے (۸) قالون صلہ، فتح، عدم سکتہ اور
 یکن بُوْنٌ سے (مکی و یزید شریک ہو گئے)۔

وَإِذَا قِيلَ سے مُصْلِحُونَ ہ تاک (۱) قالون، عدم اشام، اظہار
 عدم صلہ، قصر سے (دوری اور روح مندرج ہو گئے) (۲) قالون منفصل ہیں
 ذوالفی سے (دوری کی دوسری وجہ ان کے ساتھ ہو گئی) (۳) ابن ذکوان تین
 الفی سے (امام خلف شریک ہو گئے) (۴) عاصم چار سے (۵) خلاؤ عدم سکتہ
 پانچ الفی سے (۶) حمزہ آل کے سکتہ اور پانچ الفی سے (۷) ویش نقل و حذف اور

پانچ الفی سے (۸) قالون صلوٰۃ وقصر سے (مکی و ابو جعفرؒ ساتھ ہو گئے) (۹) قالون
 الفی سے (۱۰ تا ۱۲) سوئی ادغام کبیر اور اس کی تینوں وجوہ سے اور عدم صلوٰۃ
 ہم سکتے اور قصر سے (۱۳) ہشام اشہام بالحرکۃ، اظہار، عدم صلوٰۃ، عدم سکتہ اور
 الفی سے (کسانی بھی ہو گئے) (۱۴) روئیں قصر سے۔

الَا اَنَّهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ہ تک (۱) قالون، قصر و عدم صلوٰۃ سے
 بصریان شریک ہو گئے) (۲) قالون دوسری وجہ میں صلوٰۃ سے (مکی و نیزید ہو گئے)
 (۳) قالون دو الفی اور عدم صلوٰۃ سے (دوری کی دوسری وجہ ہو گئی) (۴) قالون
 صلوٰۃ سے (۵) ویش (حمزہ) پانچ الفی و عدم صلوٰۃ سے (۶) شامی (روئی) تین الفی
 و عدم صلوٰۃ سے (۷) عاصم چار الفی سے۔

وَ اِذَا قِيلَ مِنَ الشُّكِّ بِأَوْحَدٍ تک (۱) قالون، اشہام کے بغیر، اظہار، عدم
 صلوٰۃ و عدم سکتہ، بدل اور منفصل کے قصر، تحقیق اور متصل کے دو الفی مد سے (ابو عمرو
 کے دوری اور ریح ساتھ ہو گئے) (۲) قالون منفصل میں دو الفی سے (دوری کی
 دوسری وجہ بھی ہو گئی) (۳) ابن ذکوان تین الفی تحقیق اور متصل میں بھی تین الفی سے
 امام خلف شریک ہو گئے) (۴) عاصم چار سے (۵) تا (۹) حمزہ پانچ الفی، حمزہ
 تحقیق اور الشُّكِّ بِأَوْحَدٍ کی قفی پانچ وجوہ سے (۱۰ تا ۱۴) خلف دوسری وجہ میں
 منفصل کے سکتہ اور آخر میں پانچ وجوہ سے (۱۵) قالون صلوٰۃ وقصر سے (مکی
 و مدح ہو گئے) (۱۶) ابو جعفر ابدال سے (۱۷) قالون صلوٰۃ و دو الفی سے (۱۸ تا ۲۰)
 ویش میم جمع کے صلوٰۃ پانچ الفی ابدال سے اور بدل کی تینوں وجوہ سے (۲۱ تا ۲۳)
 سوئی ادغام کبیر اور اس کی تینوں وجوہ سے نیز عدم صلوٰۃ، بدل و منفصل کے قصر اور

حمرہ ساکنہ کے ایصال سے اور متصل میں «دوالفی» سے (۲۳ تا ۲۴) شام اشمام بالبحر کہہ
 لاظهار عدم صلہ بدل کے قصر متصل میں تین الفی اور ساکنہ کی تحقیق اور المسفہا علیہ
 کی پانچویں وجوہ سے (۲۴) کسانئی دونوں ہمزوں کی تحقیق اور تین الفی سے (۳۰)
 دونوں متصل میں قصر اور متصل میں «دوالفی» سے۔

الَا اَتَمُّوْا سِوَاكَ لَا يَعْلَمُوْنَ) تک (۱) قالون قصر و عدم صلہ سے «بصریان»
 شریک ہو گئے (۲) قالون (مکی و مزید) صلہ سے (۳) قالون و الفی و عدم صلہ
 سے «دوسری» کی «دوسری» وجہ ہو گئی (۴) قالون صلہ سے (۵) و شش «حمرہ» طول و
 عدم صلہ سے (۶) شامی «دوسری» تین الفی سے (۷) عاصم چار سے۔

وَالَّذِي يَتَّبِعُ الْآيَاتِ مِنْ مُسْتَهْزِئُونَ) تک (۱) قالون بدل
 اور متصل «دو» کے قصر عدم سکتہ اور عدم صلہ اور تحقیق سے «بصریان» ساتھ
 ہو گئے (۲) قالون صلہ سے «مکی» شریک ہو گئے (۳) ابو جعفر مستهزئون
 میں حمرہ کے حذف اور زکے ضمہ سے (۴) قالون و الفی اور عدم صلہ سے «دوسری»
 کی «دوسری» وجہ بھی ہو گئی (۵) قالون صلہ (۶) تا (۸) و شش پانچ الفی نقل حذف
 اور معکرا اتمنا ہیں صلہ سے اور بدل کے قصر پر وقفا مستهزئون کی تینوں وجوہ
 سے (۹) تا (۱۱) حمرہ تحقیق و عدم سکتہ اور اخیر میں اپنی وقفی تین وجوہ سے (۱۲) تا
 (۱۴) خلف ساکن متصل کے سکتہ پر تینوں وجوہ سے (۱۵) شامی اور «دوسری» تین الفی
 سے (۱۶) عاصم چار سے (۱۷) تا (۱۹) و شش بدل کے توسط پر اخیر میں توسط و طول سے
 اور بدل کے طول پر اخیر میں بھی صرف طول سے۔

الَّذِي يَسْتَهْزِئُ مِنْهُمْ) تک (۱) قالون عدم صلہ اور فتح سے

ات اور ب دث کے علاوہ سب شامل ہو گئے) (۲) کسائی کے دوری طغیانہم کے محضہ سے (۳) قالون (مکی ویزید) صلہ سے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ سَعَى مُهْتَدِينَ تَك (۱) قالون، دوالفی، فتح اور عدم صلہ سے (بصریان ساتھ ہو گئے) (۲) قالون صلہ سے (مکی ویزید مندرج ہو گئے) (۳) ورش طول و عدم صلہ سے نیریانی کے اول فتح پھر تقیل سے (۵) حمزہ یانی کے محضہ سے (۶) شامی تین الفی، فتح اور عدم صلہ سے (۷) روئی یانی کے محضہ سے (۸) عاصم چار الفی سے۔

مَشَاهِدٌ لَا يُبْصِرُونَ تَك (۱) قالون عدم صلہ، منفصل کے قصر اور متصل کے دوالفی اور راکی تفخیم سے (بصریان شریک ہو گئے) (۲) قالون منفصل میں بھی دوالفی سے (دوری کی دوسری وجہ بھی ہو گئی) (۳) ورش، طول، عدم صلہ اور راکی ترفیق سے (۴) حمزہ راکی تفخیم سے (۵) شامی (روئی) تین الفی سے (۶) عاصم چار سے (۷) قالون صلہ و قصر سے (مکی ویزید ساتھ ہو گئے) (۸) قالون دو الفی سے۔

حَمٌّ لَا يَرْجِعُونَ تَك (۱) قالون (۲) قالون صلہ سے (مکی ویزید ہو گئے) أَوْ كَصَيِّبٍ سَعَى بِالْكَفْرِ تَك (۱) قالون دوالفی، عدم صلہ، ناقص، عدم صلہ، قصر اور فتح سے (روح ساتھ ہو گئے) (۲) البشر و امالہ سے (رویں شریک ہو گئے) (۳) قالون منفصل میں بھی دوالفی سے (۴) البشر و کے دوری دوالفی پر امالہ سے (۵) قالون صلہ و قصر سے (یزید مندرج ہو گئے) (۶) قالون صلہ اور مدد (۷) ابن کثیر ہائے ضمیر کے صلہ ناقص، صلہ، قصر اور فتح سے (۸) ورش پانچ الفی

عدم صلوٰۃ، ناقص، بدل کے قصر اور تقبیل سے (۹) خلا وفتح سے (۱۰) وارش (۱۱) وارش
بدل کے توسط و طول سے (۱۲) خلف، ادغام کامل، پانچ الفی، اوستح سے (۱۳)
ابن عامر (ابو الحارث) اور امام خلف تین الفی، ناقص، عدم صلوٰۃ اوستح سے (۱۴)
کسانی کے دوری امالہ سے (۱۵) عاصم چار الفی وغیرہ سے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ سَعَسَ شَوْافِيْرًا تَكَ (۱) قالون، عدم صلوٰۃ و قصر سے۔
بصریان ہو گئے (۲) قالون دو الفی سے (دوری کی دوسری وجہ ہو گئی) (۳)
ورش (حمزہ) پانچ الفی اور عدم صلوٰۃ سے (۴) شامی (روئی) تین الفی سے (۵)
عاصم چار سے (۶) قالون (مکی ویزید) صلوٰۃ و قصر سے (۷) قالون دو الفی سے۔

وَإِذَا آتَاظْلَمَ سَعَسَ قَدِيرًا تَكَ (۱) قالون، قصر ترقیق، ہا کے کسر اور
عدم صلوٰۃ، فتح اور دو الفی، اظہار، فتح، لین کے قصر سے (۲) دوری محضہ سے (۳)
سوی ادغام کبیر اور محضہ سے (۴) قالون (مکی ویزید) قصر و صلوٰۃ وغیرہ سے (۵)
يعقوب قصر، ہا کے ضمیر کے ضمہ، عدم صلوٰۃ، فتح، دو الفی، اظہار، فتح، قصر (۶)

رویں دوسری وجہ پرا دغام کبیر سے (۷) قالون دو الفی اور عدم صلوٰۃ سے (۸) دوری
دو الفی پرا مالہ سے (۹) قالون صلوٰۃ اور دو الفی سے (۱۰) وارش پانچ الفی، تغلیظ
لام، کسرہ و عدم صلوٰۃ، فتح، اظہار، تقبیل، صلوٰۃ سے اور شئی میں اول توسط
سے پھر طول سے (۱۲) حمزہ ترقیق لام، ہا کے ضمہ، عدم صلوٰۃ، شفاء کے محضہ، اظہار،

فتح، منفصل کے عدم سکتہ اور شئی کے سکتہ سے (۱۳) خلا و شئی کے عدم سکتہ سے
(۱۴) خلف منفصل میں بھی سکتہ سے (۱۵) ہشام (ابو الحارث) تین الفی، ترقیق
لام، کسرہ و عدم صلوٰۃ، فتح، اظہار، فتح، قصر سے (۱۶) کسانی کے دوری ابصار ہم

۲۴۹

کے محضہ سے (۱۷) ابن ذکوان (امام خلف) شیائے کے محضہ اور ابصارِ ہیم کے
فتح سے (۱۸) عاصم چار الفی، ترقیق وغیرہ سے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ سے تَتَّقُونَ تک (۱) قالون، قصر، اظہار، عدم صلہ
سے (دورئی و حضرمی ہو گئے) (۲) قالون (مکی و یزید) صلہ سے (۳) سوئی ادغام
کبیر سے (۴) قالون دو الفی اور عدم صلہ سے (دورئی کی دوسری وجہ ہو گئی) (۵)
قالون صلہ سے (۶) وشر (حمرہ) پانچ الفی سے (۷) شامی اور دوئی تین الفی سے (۸)
عاصم چار سے۔

الَّذِي جَعَلَ سے وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ تک (۱) قالون اظہار، تحقیق
بلا نقل، تفخیم، دو الفی اور عدم صلہ سے (دورئی و حضرمی ساتھ ہو گئے)۔
(۲) قالون (مکی و یزید) صلہ سے (۳) شامی اور دوئی تین الفی سے (۴) عاصم
چار سے (۵) خلا د عدم سکتہ پر پانچ الفی سے (۶) خلف آل کے سکتہ تفخیم، ادغام
تمام، پانچ الفی عدم صلہ سے (۷) خلا د ادغام ناتمام وغیرہ سے (۸) وشر نقل و
حذف، ترقیق را، ادغام ناتمام، پانچ الفی سے (۹) سوئی ادغام کبیر تحقیق، تفخیم
دو الفی سے۔

وَأَنْ كُنْتُمْ سے صِدِّقِينَ تک (۱) قالون، عدم صلہ، تحقیق، دو الفی،
عدم صلہ سے (دورئی و حضرمی شریک ہو گئے) (۲) شامی اور دوئی تین الفی سے (۳)
عاصم چار سے (۴) حمرہ پانچ سے (۵) وشر ابدال، پانچ الفی عدم صلہ سے (۶)
سوئی دو الفی سے (۷) قالون (مکی) صلہ، تحقیق، دو الفی سے (۸) ابو جعفر ابدال
فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا سے لِلْكَافِرِينَ تک (۱) قالون فتح سے (غیر ج ح ت

غ مندرج ہو گئے) (۲) وِشْ تَقِیل سے (۳) ابو عمرو (دوری کسائی اور رکی) مخصہ سے۔

وَبَشِّرِ الَّذِينَ سے الَا تَهْرُتُک (۱) قالون، بدل کے قصر، عدم صلہ سے سکتہ کے بغیر (غیر حرمی ف) (۲) حمزہ آل کے سکتہ سے (۳) وِشْ قصر پر نقل و حذف سے (حمزہ شریک ہو گئے) (۴) قالون (مکی ویزید صلیہ سے (۵ و ۶) وِشْ بدل کے توسط سے پھر طول سے۔

وَلَهُمْ سے خِلْدُونَ تک (۱) قالون، عدم صلہ، قصر سے اور ناقص سے (بصریان ساتھ ہو گئے) (۲) قالون دوسری وجہیں دوالفی سے (دوری شریک ہو گئے) (۳) وِشْ (وخلاد) پانچ لفی سے (۴) خلف کامل سے (۵) شامی (دروئی) تین لفی سے (۶) عاصم چار سے (۷) قالون (مکی ویزید صلیہ و قصر سے (۸) قالون دوالفی سے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيٰ سے فَوْقَهَا تک (۱) قالون قصر و ناقص سے۔ (حق ش شریک ہو گئے) (۲) قالون دوالفی سے (دوری کی دوسری وجہ ہو گئی) (۳) وِشْ (وخلاد) پانچ لفی سے (۴) خلف کامل سے (۵) شامی (دروئی) تین لفی سے (۶) عاصم چار سے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ سے مَثَلًا تک (۱) قالون (بصریان) بدل کے قصر، عدم صلہ اور قصر سے (۲) قالون (دوری) دوالفی سے (۳) وِشْ قصر پر پانچ لفی سے (حمزہ مندرج ہو گئے) (۴) شامی (دروئی) تین لفی سے (۵) عاصم چار سے (۶) قالون (مکی ویزید) صلیہ و قصر سے (۷) قالون دوالفی سے (۸ و ۹) وِشْ بدل کے توسط سے۔

پھر طول سے۔

يُضِلُّ بِهِ سے الْفٰسِقِيْنَ تک (۱) قالون تفخيم را، ادغام ناتمام،
اور قصر سے (حق و يزيد ساتھ ہو گئے) (۲) قالون دوالفی سے (دوری کی دوسری وجہ
ہو گئی) (۳) شامی (روئی تین الفی سے (۴) عاصم چار سے (۵) خلاد پانچ الفی سے
(۶) خلف کامل و طول سے (۷) دشر ترقیق را، ناقص اور طول سے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ سے الْخَيْرُوْنَ تک (۱) قالون، قصر ناقص
ترقیق، عدم سکتہ، دوالفی اور را کی تفخیم سے (حق و ابو جعفر شریک ہو گئے) (۲)
قالون (دوری) دوسری وجہ میں دوالفی سے (۳) دشر پانچ الفی، ناقص، تغلیظ،
نقل و حذف اور ترقیق را سے (۴ و ۵) خلاد ترقیق لام، پانچ الفی اور تفخیم را سے اور
آل میں اول سکتہ پھر عدم سکتہ سے (۶) خلف کامل، ترقیق لام، سکتہ، التفخیم را
سے (۷) شامی (روئی) تین الفی سے (۸) عاصم چار سے۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ سے تُرْجَعُوْنَ تک (۱) قالون، عدم صلہ، فتح اور
ہائیمیر کے بھی عدم صلہ سے (مازنی، شامی، عاصم، فتیٰ مسدج ہو گئے) (۲) حضری
تُرْجَعُوْنَ میں تلکے فتح اور حتم کے کسر سے (۳) کسائی، امالہ محضہ سے (۴) خلف
دوسری وجہ میں ساکن منفصل کے سکتہ سے (۵) قالون (یزید) صلہ و قصر فتح،
عدم صلہ سے (۶) مکی ہائے ضمیر کے بھی صلہ سے (۷) قالون دوالفی سے (۸) و
(۹) دشر صلہ اور پانچ الفی سے اور یائی میں اول فتح پھر تغلیل سے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ سے عَلِيْمٌ تک (۱) قالون (مازنی) عدم صلہ، عدم
سکتہ مع التحقیق، قصر اور متصل میں دوالفی، فتح، ناقص اور وھو سے (۲)

یعقوبؑ وھو سے (۳) قالون (دوری) ذوالفی اور وھو سے (۴) شامی تین
 الفی فتح ناقص، وھو سے (۵) عاصم چار الفی سے (۶) خلا دال اور شئی ء
 کے عدم سکتہ پر محضہ اور طول اور ناقص سے (۷) کسائی محضہ اور تین الفی ناقص
 اور وھو سے (۸) امام خلف وھو سے (۹) خلف آل اور شئی ء کے سکتہ محضہ،
 پانچ الفی، کامل، وھو سے (۱۰) خلا د ناقص سے (۱۱ تا ۱۴) ویش نقل و حذف،
 طول اور وھو سے اور اپنی چار وجہ میں سے اول فتح و توسط پھر فتح و طول، پھر
 تقلیل و توسط اور تقلیل و طول سے (۱۵) قالون (بزیڈ) صلہ، قصر اور وھو سے
 (۱۶) مکی وھو سے (۱۷) قالون ذوالفی سے۔ ع

۱۷

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلَّذِي مَاءٌ تَك (۱) قالون، اظہار، ذوالفی، عدم
 سکتہ، منفصل کے قصر، ناقص سے مکی، دوری، بزیڈ و حضری شریک ہو گئے (۲)
 قالون (دوری) ذوالفی سے (۳) ویش، طول، نقل و حذف، ناقص سے (۴) تا (۶)
 خلف آل کے سکتہ، طول، کامل سے اور الذی مائیں وقفاً ابدال والی تینوں وجہ
 سے (۷ تا ۹) خلا د سکتہ پر ناقص اور قضی تینوں وجہ سے (۱۰ تا ۱۲) خلا د آل کے عدم
 سکتہ پر تینوں وجہوں سے (۱۳ تا ۱۵) ہشام تین الفی، عدم سکتہ، ناقص اور
 الذی مائیں تینوں وجہ سے (۱۶) ابن ذکوان الذی مائیں تحقیق تین الفی سے (روئی
 ساتھ ہو گئے) (۱۷) عاصم چار الفی سے (۱۸ تا ۲۰) سوئی ادغام کبیر اور اس کی تینوں
 وجہ سے۔ نیز ذوالفی، عدم سکتہ اور منفصل کے قصر سے۔

وَنَحْنُ نُسَبِّحُكَ مِنْ قَبْلِ تَعْلَمُونَ تَك (۱) قالون، اظہار، باراضافت
 کے فتح سے (ویش مکی، دوری، ابو جعفر ساتھ ہو گئے) (۲) شامی (اور وئی) باراضافت

کے سکون اذین الفی سے (۳) عاظم چار سے (۴) حمزہ پانچ سے (۵) یعقوب قصر سے (۶) سوئی ادغام کبیر اور اس کی دونوں وجوہ (سکون و روم) سے۔

وَعَلَّمَ سے ضِدِّ قَيْنِ تک (۱ و ۲) قانون بدل کے قصر عدم سکتے، دو الفی، عدم صلہ اور منفصل کے قصر اور پہلے حمزہ کی تسہیل اور اس سے پہلے الفی میں دو قصر دونوں سے (۳ و ۴) ابو عمرو پہلے حمزہ کے حذف اور اس سے پہلے الفی میں اول قصر کبیر سے (۵) روئی دوسرے حمزہ کی تسہیل سے (۶) رُوح دونوں کی

۱۵ کیونکہ یہ تخفیف میں شریک ہیں ۱۲ منہ ۱۵ اگر اور بار یک جہتی سے کام لیا جائے اور تھوڑے سے تھوڑے فرق کا بھی لحاظ کیا جائے تو پھر ترتیب اس طرح ہوگی (۱) قانون ہا کے قصر اور لا کے دو الفی اور حمزہ کی تسہیل سے (۲) روئی دو الفی ہی پر پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل سے کیونکہ دو الفی اور حمزہ کے بقا کی وجہ سے ابو عمرو کی نسبت یہ قانون کے زیادہ قریب ہیں (۳) رُوح دوسرے کی بھی تحقیق سے (۴) ابو عمرو لا کے دو الفی ہی پر پہلے حمزہ کے حذف سے (۵) قانون لا کے قصر اور پہلے حمزہ کی تسہیل سے (۶) ابو عمرو پہلے کے حذف سے (۷) قانون ہا اور لا کے دو الفی اور پہلے کی تسہیل سے (۸) روئی دونوں کے دو الفی پر پہلے کے حذف سے (۹) قانون لا کے قصر اور پہلے کی تسہیل سے (۱۰) قانون صلہ و ہا کے قصر و لا کے دو الفی اور پہلے حمزہ کی تسہیل سے۔ (بڑی مندرج ہو گئے) (۱۱ و ۱۲) قبل و لا کے دو الفی ہی پر پہلے کی تحقیق اور دوسرے کی تسہیل و ابدال سے (۱۳) قانون و لا کے قصر اور پہلے کی تسہیل سے (بڑی ساتھ ہو گئے) آگے نمبرات کی ترتیب بعینہ پہلے کی طرح ہے ۱۲ منہ

تحقیق سے (۸ و ۷) قانون منفصل میں دو الفی اور پہلے ہمزہ کی تسہیل سے اور مد
 قصر سے (۹) دوری پہلے ہمزہ کے حذف اور صرف مد سے (۱۰ و ۱۱) قانون صلتہ اور منفصل
 کے قصر اور تسہیل سے مد و قصر کے ساتھ (بڑی شریک ہو گئے) (۱۲ و ۱۳) قبل دوسرے
 ہمزہ کی اول تسہیل سے پھر ابدال سے (۱۴ و ۱۵) قانون دو الفی پر تسہیل اور مد قصر
 سے (۱۶) ابو جعفر انسبونی اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل سے (۱۷) شامی بین الفی
 اور دونوں کی تحقیق سے (روزی ساتھ ہو گئے) (۱۸) عاصم چار الفی اور تحقیق سے
 (۱۹) خلا عدم سکتہ پر پانچ الفی اور دونوں کی تحقیق سے (۲۰) حمزہ سکتہ، پانچ
 الفی اور تحقیق سے (۲۱ تا ۲۳) درش بدل کے قصر پر نقل اور ہو لاء ان کی تینوں
 وجہ سے (اور مد و دوسرے ہمزہ کی تسہیل اور یائے ساکنہ، یائے مکسوءہ و ابدال
 ہیں) (۲۴ تا ۲۹) درش بدل کے توسط و طول پر بھی انہی تین بین وجہوں سے۔
 تنبیہ گو صاحب نشر اور ان کی اتباع میں پانی پت کے عام شیوخ
 قانون کے لیے د کے دو الفی کے ساتھ لاء کے قصر کو ضعیف کہتے ہیں لیکن تحقیق یہ ہے
 کہ اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ انحاء البریہ میں ہے
 وَفِي هُوَ لَا اِنْ قَدْ صَامَ قَصْرًا ؛ تَلَاةٌ لَهُ اَمْنٌ مُسْقِطٌ لَاصْتِحَالِ
 تفصیل عنایات رحمانی ج ۱ ص ۲۳ پر دیکھیے۔

قَالُوا سُبْحَنَكَ اَلْحَكِيْمُ تک (۱) قانون قصر سے (حق و ابو جعفر
 ساتھ ہو گئے) (۲) قانون دوری دو الفی سے (۳) درش و حمزہ طول سے (۴) شامی
 درزی تین الفی سے (۵) عاصم چار الفی سے۔

قَالَ يٰ اَدَمُ رَے بِاسْمَا جِہْرُ تک (۱) قانون قصر تحقیق، عدم صلتہ

فَلَمَّا أَتَيْنَاهُمْ مِنْ تَكْمُونَ تَكَ (۱) قالون دوری قصر عدم صلہ،
دوالفی، عدم سکتہ، یا، اضافت کے فتح، اور اظہار سے (۲ و ۳) سوئی ادغام کبیر
اور اس کی دونوں وجوہ سے (۴) یعقوب یا، اضافت کے سکون سے (۵) قالون
مکی ویز یحصل وقصر وفتح سے (۶) قالون دوری دوالفی اور عدم صلہ سے (۷)،
قالون صلہ سے (۸) دیش طول، عدم صلہ، نقل و حذف، صلہ، فتح و اظہار سے
(۹) حمزہ تحقیق و عدم سکتہ اور آل کے سکتہ سے (۱۰) فلا دوسری وجہ میں آل
کے عدم سکتہ سے (۱۱) خلف دوسری وجہ میں ساکن مفصل کے بھی سکتہ سے (۱۲) شامی
(دروئی) تین الفی سے (۱۳) عاصم چار سے۔

وَاِذْ قُلْنَا سَ الْكٰفِرِيْنَ تَك (۱) قَالَوْنَ دُوَالْفِى، تَا كَ كَسْر
بدل اور منفصل دونوں کے قصر الْكٰفِرِيْنَ کے كاف کے فتح سے (مكى و روح
شريك ہو گئے) (۲) ابو عمر و ديسى الْكٰفِرِيْنَ کے محضہ سے (۳) قَالَوْنَ دُوَالْفِى
سے (۴) دورى محضہ سے (۵) ابو جعفر لِسَلْسِلَةٍ كِ تَا كَ ضمہ سے (۶) وِشْ
ظول، بدل کے قصر اور يائى کے فتح اور الْكٰفِرِيْنَ كِى تقيل سے (۷) حمزہ يائى کے

محضہ اور کاف کے فتح سے (۸ تا ۱۰) وِشّ تین وجوہ سے یعنی بدل کے توسط پر
یائی کی تقلیل سے پھر طول پر یائی کی دونوں سے (۱۱) شامی تین الفی اور فتح سے۔
(۱۲) ابوالحارث (وامام خلف) یائی کے محضہ کاف کے فتح سے (۱۳) کسائی کے
دوری کاف کے بھی محضہ سے (۱۴) عاصم چار الفی سے۔

وَقُلْنَا يَا آدَمُ سے الظِّلْمِينَ تک (۱) قالون، قصر، عدم سکتہ،
اظہار و تحقیق سے مکی، دوری، یعقوب ساتھ ہو گئے (۲) یزید ابدال سے (۳)
(۹ تا ۱۱) سوئی ادغام کبیر اور اس کی ساتوں وجوہ سے (۱۰) قالون (دوری) دو الفی
سے (۱۱) وِشّ طول اور بدل کے قصر نقل و حذف، اظہار و تحقیق سے (۱۲) حمزہ
تحقیق و عدم سکتہ سے (۱۳) خلف ساکن منفصل کے سکتہ سے (۱۴ و ۱۵) وِشّ
بدل کے توسط سے پھر طول سے (۱۶) شامی (روئی) تین الفی سے (۱۷) عاصم چار
فَاَزَلَهُمَا سے إِلَىٰ حَيْنٍ تک (۱) قالون فَاَزَلَهُمَا میں تشدید لام
و حذف الف، عدم صلہ سے (حما، شامی، عاصم، روئی ہو گئے) (۲) وِشّ،
نقل و حذف سے (۳) قالون (یزید) صلہ سے (۴) مکی ماہ کناہ کے بھی صلہ سے۔
(۵ و ۶) خلف فَاَزَلَهُمَا میں لام کی تخفیف اور زیادتی الف، عدم صلہ، کامل
آل کے سکتہ سے اور فصل میں اول عدم سکتہ سے پھر سکتہ سے (۷ و ۸) خلا د ناقص،
اور آل کی دونوں وجوہ سے۔

فَتَلَقَّىٰ آدَمُ سے الرَّحِيمِ تک (۱) قالون قصر و فتح، اظہار و رفع اور
نصب و عدم صلہ سے (دوری، یزید و حضرمی ساتھ ہو گئے) (۲) مکی آدَم کے
نصب اور کلمت کے رفع اور صلہ سے (۳ و ۴) سوئی ادغام کبیر اور اس کی دونوں

دھوں یعنی اسکان و روم سے (۵) قالون (دورئی) ذوالفی سے (۶ و ۷) شش طول و فتح سے
 ابدال کے اول قصر سے پھر طول سے (۸) شامی تین الفی سے (۹) عاکم چار سے (۱۰ و ۱۱)
 شش یانی کی تقلیل اور بدل کے اول توسط پھر طول سے (۱۲) حمزہ طول و محضہ سے (۱۳)
 دورئی تین الفی اور محضہ سے۔

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْ هَٰذَا نَارًا يَخْرُجُ النَّارُ مِنْ تَحْتِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 علیہم کی ہا کے کسر سے (دورئی، شامی، عاکم، ابوالحارث اور امام خلف ساتھ ہو
 گئے) (۲) حمزہ ہا کے ضمہ سے (۳) یقوب خوف کے فتح اور ہا کے ضمہ سے (۴) کسائی
 کے دورئی ہدای کے محضہ سے (۵) قالون (مکی) صلہ سے (۶) شش ابدال، عدم صلہ،
 فتح سے (سوسنی مندرج ہو گئے) (۷) شش تقلیل سے (۸) ابوجعفر صلہ سے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ
 صلہ سے (حضری ساتھ ہو گئے) (۲) قالون (مکی و یزیدین صلہ سے (۳) ابوعمر و امامہ سے
 (۴ و ۵) قالون ذوالفی سے اور پہلے عدم صلہ سے پھر صلہ سے (۶) دورئی ذوالفی پھر محضہ
 سے (۷) شش بدل کے قصر پر طول اور تقلیل سے (۸) حمزہ فتح سے (۹) شامی (۱۰) ابو
 الحارث اور امام خلف تین الفی اور فتح سے (۱۱) کسائی کے دورئی محضہ سے (۱۲) عاکم
 چار الفی سے (۱۳ و ۱۴) شش بدل کے توسط سے پھر طول سے۔ عی پر اسیت
 اب آگے اختلافات کی تفصیل نہ ہوگی صرف نمبر دار قرار اور ردا کا ذکر آئے گا اور نصف
 پارہ تک تو مندرجین کا ذکر بھی آئے گا، اس کے بعد صرف اصل نمبر ات کے رج کیو جانے
 پر ہی اکتفا کیا جائے گا۔ فافہم محصلاً

يَبْنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ فَاذِهِبُونَ تَك (۱) ب (ج) (۲) ط (۳) ب (د) (۴) (۵)

وَإِذْ وَعَدْنَاكَ مِنْ ظُلُمُوتٍ تَمُك (۱) ا و ۲ اب (۳) د ۴ و ۵ ب (۶) ج (۷) ک

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ ذُنُوبَكُمْ (۱) ب (غیر بوجہ دی ش) (۲ و ۳) ی (۴)

ب (دش)

وَإِذَا تَعَيَّنَ مِنْ تَحْتِهِ دُونَكَ (۱) ب (شیرازی ادبش لوجہ) (۲) ب (دش)

(۳) ض (۴۱۴) ج -

وَالْقَالَ مُوسَىٰ سَـَٔدُ وَاٰلِهٖ وَسَلٰمُ (۱) پ (۲) پ (۳) ک

(۵) ن (۶) ج (۷) ب (دش) ب (۸) ج (۹) ح (۱۰) ط (۱۱) ف (۱۲) س (۱۳) د (۱۴) هـ

ت (۱۴) فی -

ذی کفر خیر = التَّحْجِیمُ یک (ا) ب (ک) ن (ثنی س فظ) (۲) ض (۳ و ۴) ط (۵)

(۶) ی (۷) ت (۸) ج (۹) ب (دش) (۱۰) ب -

وَاذْكُرْ لِمَنْ تَنْظُرُونَ تَاك (۱) ب (ک ن ظ) ج (۳) ح (۳) ی (۴)

ط (۸) ف (رؤی) (۹) ب (د) (۱۰) ش -

تشریف فرما کے تشکر و تحسین (۱) ب (غیر پست) (۲) ب (پست)

وَقَالَ إِنِّي نَبِيٌّ مُبَشِّرٌ

(دش) (۶) پ (۷) ج (۸) ط (۹) ث (۱۰) ر (۱۱) و (۱۲) ز (۱۳) -

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا فِي الْمَدِينَةِ نَبِيَّكَ (ب) (ج) بوجہ (د) (ج) (۳) ط (۴)

طاغوتوں سے (ن) ق (ظ) (ث) (ج) (ک) (م) غ (ن) ب (و) د (ز) ث (ا) (آ) می ۔

۱۰۔ اور شاطبی کی رائے پر دیکھیں کہ پورا فقہ اور اولیٰ اور مہتمم پچھلے کی رائے سے ترتیب پر طاح ہوگی (۱۰)

ط انکسار سے n_1 ط سکون سے (ی) (۱۵۵) ط آگے جس پر سابق -

فَبَدَّلَ الَّذِينَ يَفْسُقُونَ نَكَاحًا (۱) ب (طش) (۲) م (رو) (۳) ن (۴)

ف (۵) ب (د) (۶ تا ۸) ی (۹) ل (۱۰) غ (۱۱) ث (۱۲) ج — ع

وَإِذَا اسْتَشَفَّ عَيْنًا تَكَ (۱) ب (غیر ج بوجہ ح شفا) (۲) ح (۳) ج (۴)

ف (رو) ی

قَدْ عَلِمَ مَفْسِدِينَ تَكَ (۱) ب (غیر ح می ف) (۲) ف (۳) ج (۴) ب

(دش)

وَإِذْ قُلْتُمْ سُرُّوْا بِصَلِيهَا تَكَ (۱) ب (ظ) (۲) ك (۳) ن (۴) و (۵) ج (۶) ح (۷) ض

(۸ و ۹) ق (۱۰) ر (د) (۱۱) ب (دش)

قَالَ اسْتَبْدِلْ لَوْكَ سَأَلْتُكَ تَكَ (۱) ب (حما ك ن) (۲) ب (دش) (۳)

(۴) ج (۵) ف (۶) ر (د)

وَضَرَبْتَ مِنْ أَدْبِهِ تَكَ (۱) ب (دش) (۲ تا ۴) ج (۵) ك (۶) ن (۷) ح (۸)

ف (۹) ر (د) (۱۰) ظ —

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ يَعْتَدُونَ تَكَ (۱) ب (۳) ج (۴) ح (کثر ظ) (۵ و ۶) ج (۷)

ب (۷) د (دش) — ع

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا لَا هُمْ يَحْزَنُونَ تَكَ (۱) ب (۲) ب (ث) (۳) ب

(۴) و (۵) ك (ن) (۶) ظ (۷) ج (۸) ح (رو) ی (۹) ق (۱۰) ف (۱۱) ض (۱۲ و ۱۳) ج —

وَإِذَا أَخَذْنَا مِنْ تَقْوُونَ تَكَ (۱) ب (حما) (۲) ب (ط) (۳) ك (رو) ی (۴) ن

(۵) ض (۶) ق (۷) ب (ث) (۸) د (۹) ب (۱۰) ض (۱۱ تا ۱۳) ج —

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنَ الْخَيْرِينَ تَكَ (۱) ب (غیر ب رو ی ث) (۲ و ۳) ی (۴) ب (دش)

وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ خَيْبَتِي نَكَ (۱) ب (ج) ن (۲) ر (۳) د (۴) ف (۵) م (۶) ج (۷) ع (۸) ب (۹) د (۱۰) ث -

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ مِنْ هَٰؤُلَاءِ نَكَ (۱) ب (ظ) (۲) ب (د) (۳) ث (۴) م (۵) ب (۶) ج (۷) ک (۸) ص (۹) ع (۱۰) ج (۱۱) د (۱۲) ط (۱۳) ی (۱۴) و (۱۵) ط (۱۶) و (۱۷) ف (۱۸) و (۱۹) ض (۲۰) ر (۲۱) و -

قَالَ أَعُوذُ مِنَ الْجَاهِلِينَ نَكَ (۱) ب (غیر ج اور ض بوجہ) (۲) ض (۳) ج -
قَالُوا ادْعُ لَنَا مِنْ تَوَعَدِمْ نَكَ (۱) ب (غیر ج ی ف ث) (۲) ی (رق ث) (۳) ج (۴) ض -

وَكَمْ قَالُوا ادْعُ لَنَا مِنَ النَّظِيرِينَ نَكَ (۱) ب (حق ث) (۲) ج (ف) (۳) ک (رؤی) (۴) ن -

وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ (۱) ب (حق ث) (۲) ب (ط) (۳) ج (۴) ف (۵) ل (ر) (۶) م (د) (۷) ن -

قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْكَرِينَ نَكَ (۱) ب (غیر ج ف) (۲) ف (۳) ج -
قَالُوا الثَّنِیَّةُ يَفْعَلُونَ نَكَ (۱) ب (غیر ج ی ف ث) (۲) ی (ذ) (۳) ف (۴) ج (۵) خ (۶) و (۷) ج - ع

وَإِذْ قَتَلْتُمْ مِنْ تَكْتُمُونَ نَكَ (۱) ب (غیر ج بوجہ دی ث) (۲) ی (۳) ب (د) (۴) ث -

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ نَكَ (۱) ب (ک ن ظ) (۲) ب (ث) (۳) ب (م) تا (۴) ج (۸) ح (۹) ف (رؤی) (۱۰) ض (۱۱) و -

ثُمَّ قَسَتْ سِوَا الْأَعْمَىٰ تَك (۱) ب (ط) (۲) ج (۳) ک (ن) ظ و ا و ر ق ب و ج (۴)

(۵) ق (۶) تا (۹) ض (۱۰) و (۱۱) ی (۱۲) ب (ث) (۱۳) د - -

وَأَنَّ مِنْهُمْ لَمَنِ يَشْفِقُ سِوَا تَعْلَمُونَ تَك (۱) ب (ح) (۲) د (۳) ث (۴) ج (ن)

(۵) ک (ر) و ی (۶) ن

أَقْطَعُوهُمْ سِوَا يَعْلَمُونَ تَك (۱) ب (غیر حری می ض) (۲) ب (۳) د (۴) ج (ی)

(۵) ث (۶) ض - -

وَإِذَا الْقَوَا سِوَا أَفَلَا تَعْقِلُونَ تَك (۱) ب (ح) (۲) ب (ث) (۳) ب (ط) (۴) ب

(۵) ج (۶) ف (۷) ض (۸) ک (ر) و ی (۹) ن (۱۰) و (۱۱) ج -

أَوْ لَا يَعْلَمُونَ سِوَا يَعْلَمُونَ تَك (۱) ب (غیر ج ی) (۲) ج (۳) و (۴) ی -

وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ سِوَا يَطْنُونَ تَك (۱) ب (ح) (۲) ب (ط) (۳) ک (ر) و ی (۴) ن

(۵) ف (۶) ض (۷) ب (د) (۸) ث (۹) ب (۱۰) ج -

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَنْ سِوَا ثَمَنًا قَنِيْلًا تَك (۱) ب (غیر ب ب و ج و د ی ث ظ) (۲) ب (ث)

(۳) ظ (۴) ی (۵) غ (۶) ی (۷) غ (۸) ی (۹) غ

فَوَيْلٌ لَهُمْ سِوَا يَكْسِبُونَ تَك (۱) ب (غیر حری ظ ا و غ ب و ج) (۲) ظ (۳) ض

(۴) ج (۵) ب (ث)

وَقَالُوا سِوَا مَا لَا يَعْلَمُونَ تَك (۱) ب (ح) (۲) ب (ث) (۳) ب (ط) (۴) غ (۵) ب

(ط) (۶) ب (۷) ج (۸) ض (۹) ق (۱۰) ض (۱۱) ک (ر) و ی (۱۲) ص (۱۳) ع -

بَلَىٰ مَرْكَسَبٌ سِوَا خِلْدُفُن تَك (۱) ب (۲) ب (ث) (۳) د (۴) ظ (۵) ج (د)

(۶) ج (۸) ک (۹) ن (۱۰) و (۱۱) ج (۱۲) ض (۱۳) ق (۱۴) س (۱۵) ت

وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْ خَلْدُونَ تَك (۱) ب (۲) ب (۳) ج (۴) د (۵) ع (۶)

ک (۷) ز (۸) ح (۹) خ (۱۰) د (۱۱) ن (۱۲) ر (۱۳) ک (۱۴) ج (۱۵) ع (۱۶)

وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ الزَّكَاةِ تَك (۱) ب (۲) ط (۳) ط (۴) و (۵) ت (۶) ی (۷) د (۸) ن (۹) ش (۱۰)

ب (۱۱) ط (۱۲) ک (۱۳) و (۱۴) ر (۱۵) ن (۱۶) ض (۱۷) ق (۱۸) ن (۱۹) ض (۲۰) ا (۲۱) ت (۲۲) ج (۲۳)

ثُمَّ كَوَّلَيْنَاهُ مِنْ مَعْرُضُونَ تَك (۱) ب (۲) ض (۳) و (۴) ب (۵) ج (۶)

وَإِذَا أَخَذْنَا مِنْ تَشْهَدُونَ تَك (۱) ب (۲) ج (۳) ک (۴) ت (۵) ن (۶) د (۷)

ف (۸) ب (۹) ض (۱۰) ج (۱۱)

ثُمَّ أَنْتُمْ مِنَ الْعُدِّ وَإِنْ تَك (۱) ب (۲) ط (۳) ج (۴) ب (۵) ط (۶) ج (۷) د (۸) ف (۹)

ق (۱۰) ک (۱۱) س (۱۲) ت (۱۳) ن (۱۴) و (۱۵) ب (۱۶)

وَإِنْ يَأْتُوا كُرْسِيًّا مِنْ بَعْضِ تَك (۱) ب (۲) ن (۳) ک (۴) ط (۵) و (۶) د (۷) ق (۸)

ب (۹) و (۱۰) ب (۱۱) ج (۱۲) ش (۱۳) ی (۱۴) و (۱۵) ض (۱۶)

فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُونَ تَك (۱) ب (۲) ج (۳) ط (۴) ب (۵) ش (۶) ب (۷)

و (۸) ج (۹) ق (۱۰) ض (۱۱) ک (۱۲) ر (۱۳) و (۱۴) ض (۱۵) ع (۱۶)

أُولَئِكَ الَّذِينَ يَنْصَرُونَ تَك (۱) ب (۲) ج (۳) د (۴) ج (۵) ج (۶)

ف (۸) ق (۹) ک (۱۰) ر (۱۱) د (۱۲) ن (۱۳) ع (۱۴)

وَأَقْنِ أَتَيْنَا مِنَ الْقُدْسِ تَك (۱) ب (۲) د (۳) ض (۴) ت (۵) ج (۶)

أَفْكَلَمَا جَاءَ كُرْسِيًّا مِنْ تَك (۱) ب (۲) د (۳) ج (۴) ل (۵) ر (۶) ن (۷)

م (۸) و (۹) ش (۱۰)

وَقَالُوا أَفَلَاؤُنَا مِنْ يَوْمِنَا تَك (۱) ب (۲) ج (۳) ب (۴) ش (۵)

وَلَمَّا جَاءَهُمْ سَعَفُ وَانْكَرَ (۱) ب (۲) ج (۳) ل (۴) ن (۵) م (۶) ف (۷)
فَلَمَّا جَاءَهُمْ سَعَفُ الْكَافِرِينَ (۱) ب (۲) ج (۳) ب (۴) ج (۵) ل (۶) ت (۷)

(۸) ن (۹) م (۱۰) ف -

يُسَيِّمًا اشْتَرَوْا سَعَفَ عِبَادِهِ (۱) ب (۲) ط (۳) ب (۴) د (۵) ب (۶) ط (۷)

ب (۸) ک (۹) ن (۱۰) ض (۱۱) ق (۱۲) ض (۱۳) ج (۱۴) ی (۱۵) ث -

فَبَاءَ وَبَغَضَ سَعَفَ عَنِ ابْنِ مَرْثَدَةَ (۱) ب (۲) ج (۳) ج (۴) ق (۵)

ض (۶) ج (۷) ک (۸) ت (۹) ن -

وَإِذَا قِيلَ سَعَفُ مَعَهُ (۱) ب (۲) ش (۳) ب (۴) م (۵) ن (۶) ف (۷) ض (۸)

ب (۹) د (۱۰) ث (۱۱) ب (۱۲) تا ۱۴ ج (۱۵) تا ۱۷ ی (۱۸) ل (۱۹) ر (۲۰) غ -

قُلْ فَلِمَ سَعَفَ الْمُؤْمِنِينَ (۱) ب (۲) ج (۳) د (۴) ث (۵) ط (۶) ی (۷) ک (۸)

(۹) ن (۱۰) ف -

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ سَعَفُ الظَّالِمِينَ (۱) ب (۲) غ (۳) ب (۴) د (۵) ج (۶) ص (۷)

(۸) ع (۹) م (۱۰) ط (۱۱) تا ۱۴ ی (۱۵) ل (۱۶) ر (۱۷) ف (۱۸) و -

وَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي شَيْءٍ (۱) ب (۲) ج (۳) ک (۴) ن (۵) ض (۶) ق (۷)

(۸) ب (۹) ض (۱۰) تا ۱۲ ج -

قَالُوا اسْمِعْنَا سَعَفَ الْكَافِرِينَ (۱) ب (۲) ج (۳) ف (۴)

قُلْ يَسْمَعُ سَعَفَ الْمُؤْمِنِينَ (۱) ب (۲) ج (۳) ک (۴) ن (۵) ف (۶) ض (۷) و (۸)

ب (۹) تا ۱۲ ط (۱۳) تا ۱۵ ج (۱۶) ث (۱۷) ی -

قُلْ إِنَّ كَانَتْ سَعَفَ الْكَافِرِينَ (۱) ب (۲) ج (۳) ط (۴) ف (۵) ض (۶) تا ۸ ج -

وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ بِالظَّالِمِينَ تک (۱) ب (۲) ط (۳) ج (۴) د (۵) و (۶) ض -

وَلَيَجِدَنَّ لَهُمْ سَأَشْرُكَوْا تَك (۱) ب (۲) ض (۳) ط (۴) ض (۵) و (۶) ب (۷) ج -

۱۱
ع
۱۱

يَوْمَ أَحْذَرُهُمْ سَيَعْمَلُونَ تَك (۱) ب (۲) ط (۳) ج (۴) ض (۵) ب - ع

قُلْ مَنْ كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ تَك (۱) ب (۲) ث (۳) ج (۴) ط (۵) ی (۶)

د (۷) ص (۸) ض (۹) ق (۱۰) ر -

مَنْ كَانَ عَدُوًّا سَيَلْكَفِرُونَ تَك (۱) ب (۲) ج (۳) ش (۴) د (۵) ج (۶)

ف (۷) ک (۸) س (۹) ت (۱۰) ص (۱۱) ع -

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا سَيُفْسِقُونَ تَك (۱) ب (۲) ک (۳) ن (۴) ض (۵) ق (۶)

ج (۷) ض (۸ تا ۱۰) ج -

أَوْ كَلِمَاتٍ عَمْدًا سَيُؤْمِنُونَ تَك (۱) ب (۲) ی (۳) ض (۴) ج (۵) ب (۶) ث

وَلَمَّا جَاءَهُمْ سَيَعْلَمُونَ تَك (۱) ب (۲) ج (۳ تا ۵) ل (۶) ن (۷) م (۸) ف (۹)

وَاتَّبَعُوا سَيَفَارُوتُ تَك (۱) ب (۲) ن (۳) ج (۴) ک (۵) ف (۶)

وَمَا يَعْلَمَنَّ سَيَزُوجُ تَك (۱) ب (۲) ک (۳) ن (۴) ف (۵) ض (۶) ج (۷)

وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ سَيَبْأِذِنَ اللَّهُ تَك (۱) ب (۲) ض (۳) ج (۴) ب -

وَيَتَعْلَمُونَ سَيَخْلَاقُ تَك (۱) ب (۲ تا ۴) ج (۵) ح (۶) ف (۷) ب (۸) ث (۹) و -

وَلَيْشَ سَيَعْلَمُونَ تَك (۱) ب (۲) ک (۳) ن (۴) ف (۵) ج (۶) ی (۷) ث (۸)

۱۲
ع
۱۲

وَلَوْ أَنَّهُمْ سَيَعْلَمُونَ تَك (۱) ب (۲) ض (۳ تا ۵) ج - ع

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ سَيَعَذَابُ آلِ يَمْرُ تَك (۱) ب (۲) ح (۳) ب (۴) ط (۵)

ج (۶) ف (۷) ض (۸) ف (۹ و ۱۰) ج (۱۱) ک (۱۲) ث (۱۳) ن -

فَاَيُّوْدُ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ (۱) ب (۳) ث (۴) د (۵) ح (۶) و (۷) ض (۸) ج -

وَاللَّهُ يَخْتَصُّ مِنَ الْعَالَمِينَ (۱) ب (۲) ج (۳) ك (۴) ن (۵) هـ ض -

فَأَنزَلْنَاهُ مِنْ قَدِيرٍ (۱) ب (۲) ن (۳) م (۴) ف (۵) ق (۶) ر (۷) د (۸) ث (۹) د

(۹) ط (۱۰) ی (۱۱) ض (۱۲) تا (۱۵) ج (۱۶) ک -

أَلَمْ تَعْلَمِ أَنْ لَا نُصِِّرُ نَبِيًّا (۱) ب (۲) ج (۳) ض (۴) ق (۵) هـ ض (۶) ج -

أَمْ تَرْيَدُونَ السَّبِيلَ (۱) ب (۲) ن (۳) ک (۴) تا (۵) ج (۸) ح (۹)

ض (۱۰) و (۱۱) ق (۱۲) ر (۱۳) ب -

وَكَثِيرٌ مِنَ الْخَوِصِّ (۱) ب (۲) ی (۳) ب (۴) ض (۵) تا (۶) ج -

فَاعْفُوا عَنْ قَدِيرٍ (۱) ب (۲) ج (۳) ک (۴) ن (۵) ف (۶) ق (۷) و (۸) ج (۹) ی

وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ (۱) ب (۲) ج (۳) د (۴) ث (۵) تا (۶) ج -

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ مِنْ صِدِّيقَيْنِ (۱) ب (۲) تا (۳) ج (۴) ح (۵) ج (۶) ج (۷) و (۸) ض

بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ (۱) ب (۲) تا (۳) ج (۴) ب (۵) د (۶) ط (۷) ک (۸)

ن (۹) و (۱۰) ج (۱۱) ف (۱۲) و (۱۳) ر (۱۴) ض - ع^{۱۳}

وَقَالَتِ الْيَهُودُ مِنَ الْكِتَابِ (۱) ب (۲) ج (۳) د (۴) ج (۵) ح (۶) ض (۷) ق -

كَذَلِكَ (۱) ب (۲) ج (۳) د (۴) و (۵) ی -

وَمَنْ أَظْلَمُ (۱) ب (۲) ق (۳) ض (۴) و (۵) ی (۶) ض (۷) و (۸) ج

أُولَئِكَ (۱) ب (۲) تا (۳) ج (۴) و (۵) ض (۶) و (۷) ق (۸) و (۹) ض (۱۰)

ک (۱۳) ن -

لَهُمْ فِي الدُّنْيَا (۱) ب (۲) تا (۵) ج (۶) ح (۷) ض (۸) و (۹) ق (۱۰) ب

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ ذُنُوبَنَا حُكْمًا فَلْيُنَادِنِ الْغَافِلِينَ
 وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ ذُنُوبَنَا حُكْمًا فَلْيُنَادِنِ الْغَافِلِينَ

بَدِّلْ يَعْزِ السَّمَوَاتِ سے فَيَكُونُ تَك (۱) ب (۲ تا ۸) ی (۹) پ (۱۰) ک (۱۱)

ن (۱۲) ق (۱۳) ر (۱۴) ف (۱۵ و ۱۶) ج —

وَقَالَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ تِلْكَ الْأُمَّةَ السَّاغِيَّةَ

(۱۲ تا ۱۴) ج (۱۳) ی (۱۴) ث —

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

ن (۱۵) ق (۱۶) ک (۱۷) ن —

وَلَكِنْ تَرْضَوْنَ آلِهَةً تَأْخُذُ بِكُمْ وَإِنَّمَا تَأْخُذُ بِكُمُ الْإِنسَانُ

وَلَكِنْ تَتَّبِعُونَ تِلْكَ الْأُمَّةَ السَّاغِيَّةَ

ق (۱۸) ل (۱۹) م (۲۰) ن —

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِمْ يُؤْمِنُونَ بِهِمْ

ف (۲۱) ک (۲۲) ن (۲۳) ج —

وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ

(۲۴) ن (۲۵) ض —

يَبْنِي إِسْرَءِيلَ عَلَىٰ أَعْيُنِ الْعَالَمِينَ

(۲۶) ج (۲۷) ک (۲۸) ن —

وَأَنْقُوا يَوْمًا وَلَهُمْ يَنْصَرُونَ

وَلَا ذِابْتَلَىٰ فَاَتَمَّوْنِ

ن (۲۹) ج (۳۰) ف (۳۱) ر —

قَالَ إِنِّي سَـَٔ دُرِّيَّتِي تَك (۱) ب (۲) ط۔

قَالَ لَا يَنْتَالُ عَمَّاكَ الظَّالِمِينَ (۱) ب (۲) ع (۳ تا ۵) ی۔

وَإِذْ جَعَلْنَا سَـَٔ مُصَلًّی تَك (۱) ب (۲ و ۳) ج (۴) م (۵) د (۶) ق (۷)۔

ض (۸) ط (۹ تا ۱۱) ی (۱۲) ل۔

وَعِذَّنَا سَـَٔ السُّجُودِ تَك (۱) ب (۲) د (۳) ب (۴) ط (۵) ج (۶) ف

(۷) ل (۸ و ۹) م (۱۰) ص (۱۱) ع۔

وَإِذْ قَالَ سَـَٔ الْأَخْزِی تَك (۱) ب (۲ و ۳) ق (۴) ب (۵ تا ۸) ض (۹ تا ۱۱) ج (۱۲) ک

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ سَـَٔ الْمَصِیْرُ تَك (۱) ب (۲) ث (۳) ط (۴) ی (۵) ب (۶)۔

ط (۷) ج (۸) ف (۹) ن (۱۰) س (۱۱) ث (۱۲) ک۔

وَإِذْ رَفَعُ سَـَٔ الْعَلِیُّ تَك (۱ و ۲) ب (۳) ج (۴) م (۵) ن (۶ تا ۱۲) ی (۱۳) ک۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا سَـَٔ الرَّحِیْمِ تَك (۱) ب (۲) ط (۳) د (۴) ب (۵) ط (۶) ج (۷) ک (۸) ن

رَبَّنَا وَابْعَثْ سَـَٔ الْحَکِیْمِ تَك (۱) ب (۲ تا ۴) ج (۵) ف (۶) ض (۷ و ۸) ب (۹) ظ (۱۰) ع (۱۱)

وَمَنْ يَرْغَبْ سَـَٔ الصَّالِحِينَ تَك (۱) ب (۲ تا ۵) ج (۶) ح (۷ و ۸) ق (۹) د (۱۰) ک (۱۱) ض

إِذْ قَالَ سَـَٔ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ تَك (۱ و ۲) ب (۳) ج (۴) ک (۵) ن (۶ تا ۸) ی۔

وَوَصَّی سَـَٔ مُسْلِمُونَ تَك (۱ تا ۴) ب (۵) ج (۶) ک (۷) م (۸) ج (۹) د (۱۰)۔

ح (۱۱) ط (۱۲) ن (۱۳) ف (۱۴) ر۔

أَمْ كُنْتُمْ سَـَٔ مِنْ بَعْدِ تَك (۱) ب (۲ تا ۴) ی (۵) ش (۶) ج (۷) ف (۸) ک (۹) ن (۱۰) ب (۱۱) د

قَالُوا الْعَبْدُ سَـَٔ مُسْلِمُونَ تَك (۱) ب (۲ تا ۴) ی (۵) ج (۶) ض (۷) ک (۸) م (۹) ن (۱۰ و ۱۱) ج

تِلْكَ أُمَّةٌ سَـَٔ يَعْمَلُونَ تَك (۱ و ۲) ب۔

۱۵
۱۵
۱۵

وَقَالُوا كُونُوا سِوَا الْمَشْرِكِينَ تَك (۱) ب (۲) ک (۳) ح (۴) د (۵) ض (۶) ج -

قُولُوا سِوَا مَنْ تَرَىٰ يَجْمَعُونَ تَك (۱) ب (۲) د (۳) ح (۴) ب (۵) ط (۶) ج (۷) ف

(۸) ق (۹) تا (۱۱) ج (۱۲) ک (۱۳) م (۱۴) ر (۱۵) ن -

لَا تُفَرِّقُوا سِوَا مُسْلِمُونَ تَك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) پ -

فَإِنْ آمَنُوا سِوَا شِقَاقِ تَك (۱) تا (۴) ب (۵) ک (۶) ن (۷) ف (۸) ض (۹) تا (۱۱) ج -

فَسَيَكْفِيكَهُمُ الْعَلِيمُ تَك (۱) ب (۲) ج -

صِبْغَةَ اللَّهِ عِبْدُونَ تَك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) د (۶) ض (۷) ج -

قُلْ أَتَحَاجُّونَنَا سِوَا مُخْلِصُونَ تَك (۱) ب (۲) تا (۴) ی (۵) ب (۶) ر (۷) د (۸) ب (۹)

و (۱۰) ک (۱۱) ن (۱۲) ف (۱۳) ظ (۱۴) ض (۱۵) ج -

أَمْ تَقُولُونَ سِوَا نَصْرِي تَك (۱) ب (۲) ح (۳) ج (۴) ک (۵) م (۶) ق (۷) ف (۸) ض

قُلْ عَزَّ أَنتُمْ سِوَا تَعْمَلُونَ تَك (۱) ب (۲) و (۳) ی (۴) د (۵) ب (۶) ل (۷) د (۸) غ (۹)

م (۱۰) ض (۱۱) و (۱۲) ج -

تِلْكَ أُمَّةٌ سِوَا يَعْمَلُونَ تَك (۱) و (۲) ب -

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ سِوَا لِقَوْمٍ يَعْمَلُونَ تَك (۱) ب (۲) و (۳) ی (۴) د (۵) ب (۶) ل (۷) د (۸) غ (۹) ن (۱۰)

چند مشکل مقامات

ق (۸) ح (۹) ط (۱۰) ت (۱۱) ض (۱۲) ق (۱۳) تا (۱۶) ج -

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ سِوَا تَرْجِعُونَ تَك (۱) ب (۲) ح (۳) ب (۴)

ط (۵) ج (۶) ض (۷) ق (۸) ر (۹) و (۱۰) ص (۱۱) غ (۱۲) ه (۱۳) ث (۱۴) ز (۱۵) ک

(۱۶) م (۱۷) غ (۱۸) ش -

۲۷۰ بقرہ ذیل عمران کے درمیان کی صحیح وجہ

قَالَ بَلْ كَذَّبْتَ سَے لَحْمًا تَك (بقرہ ۲۷) (۱) ب (۲) ن (۳) ط (۴) و (۵) تاء (۶) ج
 (۸) ط (۹) ی (۱۰) م (۱۱) ک (۱۲) ف (۱۳) ت (۱۴) ض (۱۵) ث (۱۶) ش (۱۷) ح
 اِنْ بُدِّ وَالصَّيْدَ قَتِ سَيِّئًا تَكْتُمُكَ (رغ) (۱) ب (۲) ط (۳) ب (۴) ب (۵)
 ص (۶) ی (۷) تاء (۸) ج (۹) و (۱۰) ط (۱۱) ع (۱۲) ب (۱۳) ط (۱۴) ب (۱۵) ص (۱۶) ی (۱۷) ح
 ث (۱۸) ک (۱۹) و (۲۰) ر (۲۱) ف
 وَلَنْ يُبَدِّلَ مَا فِي آفُسِكُمْ سَے وَيَعْنِي بَ مَنْ يَشَاءُ تَك (رغ) (۱) ب
 (۲) ح (۳) ط (۴) ب (۵) ث (۶) و (۷) ب (۸) ب (۹) ط (۱۰) ب (۱۱) ج (۱۲) تاء (۱۳) ض
 (۱۴) تاء (۱۵) ق (۱۶) تاء (۱۷) ض (۱۸) تاء (۱۹) ل (۲۰) م (۲۱) م (۲۲) ن (۲۳) ن

اور جہنما سے القیوم تک
 الرَّحِيمِ اور مہیم اور القیوم کی تمام صحیح وجہ

سے اور وہ اٹھ سٹھ ہیں جو الکفرین کے سکون کی تین (طول، قوسط، قصر) کو الرحیم کی تین (سکون، روم، بصل) میں ضرب دینے سے نو اور ان نو کو بھی کی دو (قصر، طول) میں ضرب دینے سے اٹھارہ اور ان اٹھارہ کو القیوم کی تین (سکون، اشہام، روم) میں ضرب دینے سے چوں ہو جاتی ہیں۔ پھر بصل کل میں مہیم اللہ کی انہی دو کو۔ القیوم کی سات میں ضرب دینے سے چودہ ہو جاتی ہیں اور یہ چودہ چوں میں مل کر ۶۸ ہو جاتی ہیں۔ اور الکفرین کے سکون والی چوں وجہ کی مزید تفصیل یہ ہے کہ الکفرین کے طول میں بھی اٹھارہ ہیں جو الرحیم کی انہی تین کو بھی کے قصر طول میں ضرب دینے سے چھٹے ہو جاتی ہیں اور ان چھٹے کو القیوم کی تین (سکون، روم، اشہام) میں ضرب دینے سے اٹھارہ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح الکفرین کے قوسط پر بھی اٹھارہ ہیں

اور قصر پر بھی اٹھارہ ہیں۔ اور وصل کل میں چودہ ہیں جو ظاہر ہیں۔ کلمہ وار جتنا
 کے قصر ہی پر ابو جعفرؑ اس کس کس میں آئے ہیں تینوں حروف کے سکتے سے۔ اور
 بِسْمِ اللّٰہ سے اور قانون نصف وجوہ سے کہوں کہ ان کیلئے مسم پر مکتبہ کلمہ روح
 الکفرین کے نوں پر پہلے سکتے سے اور اس کی اٹھارہ وجوہ سے جو الکفرین کی
 تین کوئی کی دو میں ملانے سے چھ اور ان چھ کو القیوم کی تین میں ملانے سے
 پیدا ہوتی ہیں پس الکفرین کے سکون کی تینوں میں سے ہر ایک پر چھ ہوتی
 ہیں جوئی کی — دُرُ کو القیوم کی تین میں ملانے سے نکلتی ہیں۔ کلمہ روح
 بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور اس کی چودہ وجوہ سے جوئی کی دُرُ کو القیوم کی
 سات میں ملانے سے نکلتی ہیں کلمہ وار جتنا کے تصری پر ابو عمرو اور روئیں
 الکفرین میں امالہ سے اور پہلے سکتے سے اور اس کی ۱۸ وجوہ سے جو روح کے
 لیے گزریں کلمہ ابو عمرو اور روئیں امالہ سے اور بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور اس
 کی انہی چودہ وجوہ سے جو روح کے بیان میں گزریں کلمہ قانون وار جتنا میں
 دوائفی سے اور الکفرین، الرَّحِیْمُ، عَلِیْمٌ، اللّٰہ اور القیوم کی انہی ۶۸
 وجوہ سے جو ان کے لیے وار جتنا کے قصر کی صورت میں بیان ہوئیں پس ان کی
 کل وجوہ ایک سو چھتیس ہیں (کلمہ دوائفی ہی پر دوری الکفرین میں امالہ
 اور سکتہ اور اپنی انہی اٹھارہ وجوہ سے جو ابو عمرو کے لیے تصور سکتہ کی صورت
 میں درج ہوئیں کلمہ نیز دوری الکفرین کے امالہ سے اور بسم اللہ کے بغیر وصل
 سے اور انہی چودہ وجوہ سے جو ابو عمرو کے لیے تصور صورت میں گزریں پس
 دوری کی کل وجوہ ۴۷۲ گزریں (بسم سورہی اور یعقوب سوان کی وجوہ دوری سے

اوصی یعنی ۳۲ ہیں کیونکہ ان کے لیے منفصل ہیں صرف تشریح ہے۔

تثبیہ و ارحمنا اور لا الہ کے دونوں منفصل کے باب سے ہیں اس

لیے ان دونوں میں برابری ضروری ہے پس اول کے قصر پر ثانی میں صرف قصر اور اول کے مد پر ثانی میں صرف مد ہوگا۔

۱۱۔ ویشّٰ پانچ الفی مد اور مَوْ لَسْنَا میں فتح اور الکفیرین کے کاف اور الف

میں تقلیل اور نون پر سکتہ اور اس کی اٹھارہ وجوہ سے جواب و عمرّو کے لیے گزریں۔

۱۲۔ ویشّٰ بسم اللہ کے بغیر وصل اور اس کی چودہ وجوہ سے جواب و عمرّو کے لیے وصل

کی صورت میں درج ہیں ۱۳۔ ویشّٰ الکفیرین پر وقف سے اور بسم اللہ سے

اور ان ۶۸ وجوہ سے جو قانون کے بیان میں گزریں ۱۴۔ ویشّٰ مَوْ لَسْنَا اور

الکفیرین میں تقلیل سے پہلے سکتہ سے پھر بسم اللہ کے بغیر وصل سے پھر بسم اللہ

سے اور ان تینوں صورتوں میں اپنی ان سٹو وجوہ سے جو ان کے لیے ابھی مَوْ لَسْنَا

کے فتح کی صورت میں گزریں۔ پس ویشّٰ کی صحیح وجوہ دو سو ہیں۔ سٹو مَوْ لَسْنَا کے

فتح پر اور سٹو تقلیل پر ۱۵۔ پانچ الفی مد ہی پر حمزہ مَوْ لَسْنَا میں امالہ اور الکفیرین

میں فتح اور صرف وصل اور اپنی چودہ وجوہ سے جو ہی کی دو کو القیوم کی سات

میں ملانے سے نکلتی ہیں ۱۶۔ شامی و ارحمنا میں تین الفی مد اور الکفیرین میں

فتح سے اور اس کے نون پر پہلے سکتہ سے اور اس کی اٹھارہ وجوہ سے جواب و عمرّو

اور ویشّٰ کے بیان میں گزریں ۱۷۔ پھر شامی بسم اللہ کے بغیر وصل اور اپنی ان

چودہ وجوہ سے جو اوپر درج ہو چکی ہیں۔ پس شامی کے لیے کل وجوہ تیس ہیں۔

اٹھارہ سکتہ پر اور چودہ وصل پر ۱۸۔ تین الفی مد ہی پر روئی مَوْ لَسْنَا میں امالہ

۲۷۳ نسار و مادر کے درمیان کی تسخ و جہ

پہلے ابوالجاریث الکفری نے ہر فتح اور خون پر وقفہ سے اور بسم اللہ سے اور اس کی ان ۶۸ وجہ سے جو قانون کے بیان میں گزریں گئے امام خلف مالہ اور تین الفی مایہی پر بسم اللہ کے بغیر و صل اور اس کی چودہ وجہ سے گئے تین الفی اور مؤہنا کے مالہ ہی پر کسی کے دوری الکفری نے میں مالہ اور وقف اور بسم اللہ سے اور ان ہی ۶۸ وجہ سے۔ گئے ناعم چار الفی سے اور الکفری نے تسخ اور وقف اور بسم اللہ سے اور ان ہی ۶۸ وجہ سے۔

ہا اَنْتُمْ هُوَ لَا يَرْسُ بِهٖ عَلَمٌ تَاك (عمران غ) (۱۳۳) ب (۵) د (۶) ط (۷) تا (۱۰) ب (۱۱) ک (۱۲) ن (۱۳) ف (۱۴) و (۱۵) ج (۱۶) ز۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ سِ اِيْلَکْ تَاک (غ) (۱) ب (۲) ک (۳) ع (۴) ص (۵) ق (۶) و (۷) ض (۸) ط (۹) ت (۱۰) د (۱۱) ی (۱۲) ث (۱۳) د (۱۴) و (۱۵) ج۔

وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا سِ الشُّکْرِیْنِ تَاک (غ) (۱) ب (۲) د (۳) ص (۴) و (۵) ج (۶) ث (۷) و (۸) ج (۹) ط (۱۰) ی (۱۱) ک (۱۲) ل (۱۳) و (۱۴) ق (۱۵) ر (۱۶) ض۔
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ سِ مِنَ الْعَذَابِ تَاک (غ) (۱) د (۲) ب (۳) د (۴) ج (۵) و (۶) ب (۷) ط (۸) ج (۹) ک (۱۰) ث (۱۱) ن (۱۲) ض (۱۳) ن (۱۴) ر (۱۵) ط۔

وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ سِ بِالْعَشْرِ تَاک

کہ علیم کے سکون و اشام کی جتنے کو المرحیم کی تین (سکون، روم، وصل) میں غریب رہنے سے اٹھارہ اور ان اٹھارہ کو یا کی دو میں غریب رہنے سے پچیس اور ان

چھتیس کو بالحقود کی دو سکون دروم میں ملانے سے بہتر ہو جاتی ہیں۔ پھر
 علیہ کے روم پر السرحیم کے سکون کی تین کو منفصل کی دو میں ملانے سے چھ
 اور ان چھ کو بالحقود کی دو سکون دروم میں ملانے سے بارہ ہو جاتی ہیں،
 جو بہتر ہیں بل کہ چوراسی بن جاتی ہیں۔ پھر علیہ کے اور السرحیم دونوں کے روم اور
 اول کے روم اور ثانی کے وصل اور وصل کل ان تین کو منفصل کی دو میں ملانے سے
 چھ اور ان چھ کو بالحقود کی چار میں ملانے سے چوبیس ہو جاتی ہیں اور یہ
 چوراسی میں مل کر ایک سو آٹھ بن جاتی ہیں۔ مکہ، مکی، عاصم، کسائی اور ابو جعفر
 کے لیے قانون سے نصف یعنی چوٹن وجوہ ہیں۔ کیونکہ ان کے لیے منفصل ہیں
 صرف ایک وجہ ہے اور وہ مکہ و یزید کے لیے قصر اور عاصم و کسائی کے لیے مد ہے۔
 پس ان کی قراۃ پر علیہ اور السرحیم کی وجوہ کو منفصل کی دو میں ضرب دینے کی
 حاجت پیش نہیں آتی بلکہ صرف بالحقود کی دو یا چار میں ضرب دیتے ہیں مکہ
 تارکین میں سے دوری کے لیے چالیس ہیں جن میں سے تیس تو سکتے ہیں جو علیہ
 کے سکون و اشام کی چھ کو منفصل کی دو میں ملانے سے بارہ اور ان بارہ کو بالحقود
 کی دو سکون دروم میں ملانے سے چوبیس ہو جاتی ہیں۔ پھر علیہ کے روم و سکتے پر
 منفصل کی دو کو بالحقود کی چار چار میں ملانے سے آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اور یہ
 چوبیس میں مل کر تیس ہو جاتی ہیں، اور آٹھ بسم اللہ کے بغیر وصل پر ہیں اور یہ
 بھی منفصل کی دو کو بالحقود کی چار چار میں ملانے سے نکلتی ہیں۔ مکہ، سوئی، شامی
 اور یعقوب کے لیے صرف پیش ہیں کیونکہ ان کے ہاں منفصل ہیں دو وجوہ نہیں
 ہیں۔ مکہ حمزہ کے راوی خلف اور امام خلف کے لیے صرف بالحقود کی

چار ہیں اور ہلاک کے لیے آٹھ ہیں جو شئی کی دو کو بالعمود کی چار چار میں ملا
 نے نکالتی ہیں۔ کٹ ویش کی کل وجوہ دو سو چھیانوے ہیں جن میں سے دو سو
 بائیس تو لہجہ کے توسط پر ہیں اور چھ ہتر طول پر ہیں اور تفصیل یہ ہے کہ شئی کے
 توسط پر سکھ کی صورت میں اڑتا لہجہ ہے جو علیہ کے سکون و اشہام کی چھ کو
 اٹھوائی تین میں ضرب دینے سے اٹھارہ اور ان اٹھارہ کو بالعمود کی دو سکون
 و روم میں ملانے سے چھتیس ہو جاتی ہیں پھر علیہ کے روم و سکھ پر بدل کی
 تین کو بالعمود کی چار چار میں ملانے سے بارہ ہو جاتی ہیں اور یہ چھتیس میں مل کر
 اڑتا لہجہ بن جاتی ہیں۔ اور بارہ بسم اللہ کے بغیر اصل پر ہیں اور یہ بھی بدل کی تین
 کو بالعمود کی چار چار میں ملانے سے نکلتی ہیں کل ساٹھ ہو گئیں اور بسم اللہ
 کی صورت میں ایک سو بائیس ہے اس طرح پر کہ علیہ کے سکون و اشہام کی
 چھ کو اللہ جیمہ کی تین سکون، روم، وصل میں ملانے سے اٹھارہ اور ان اٹھارہ
 کو بدل کی تین میں ملانے سے چھ اور ان چھ کو بالعمود کی دو سکون و روم
 میں ملانے سے ایک سو آٹھ ہو جاتی ہیں پھر علیہ کے روم پر اللہ جیمہ کے
 سکون کی تین کو بدل کی تین میں ملانے سے نو اور ان نو کو بالعمود کی دو میں ملانے
 سے اٹھارہ ہو جاتی ہیں اور یہ ایک سو آٹھ میں مل کر ایک سو چھتیس بن جاتی
 ہیں۔ پھر علیہ اور اللہ جیمہ دونوں کے روم اور اول کے روم اور ثانی کے
 وصل اور وصل کل ان تین کو بدل کی تین میں ملانے سے نو اور ان نو کو
 بالعمود کی چار چار میں ملانے سے چھتیس ہو جاتی ہیں اور یہ ایک سو چھتیس
 میں مل کر ایک سو بائیس ہو جاتی ہیں۔ اور ساٹھ سکھ اور وصل کی ہیں۔ پس

شئی کے توسط پر کل وجہ دو سو بیس ہو گئیں۔ اور شئی کے طول پر چوتترہ ہیں جن میں سے سولہ تو سکتے کی صورت میں ہیں۔ اس طرح پر کہ عَلَیْہِ کے سکون و اشمام کی چھٹے کو بِالْعُقُود کی دو میں ملانے سے بارہ ہو جاتی ہیں اور عَلَیْہِ کے روم و سکتہ پر بِالْعُقُود میں چار ہیں اور اسی طرح بسم اللہ کے بغیر وصل پر بھی بِالْعُقُود کی چار ہیں اس لیے طول پر سکتہ اور وصل کی کل وجہ بیس ہو گئیں اور چون بسم اللہ کی صورت میں ہیں۔ اس طرح پر کہ عَلَیْہِ کے سکون و اشمام کی چھٹے کو الرَّحِیْم کی تین میں ملانے سے اٹھارہ پھر ان اٹھارہ کو بِالْعُقُود کی دو میں ملانے سے چھتیس ہو جاتی ہیں پھر عَلَیْہِ کے روم پر الرَّحِیْم کے سکون کی تین کو بِالْعُقُود کی دو میں ملانے سے چھٹے ہو جاتی ہیں پھر دونوں کے روم اور اول کے روم اور ثانی کے وصل اور وصل کل تینوں کو بِالْعُقُود کی چار چار میں ملانے سے بارہ ہو جاتی ہیں اور چھتیس اور چھٹے..... اور بارہ مل کر چون ہو جاتی ہیں اور بیس سکتہ اور وصل پر تھیں اس لیے کل وجہ چوتترہ ہو گئیں اور طول کی تقدیر پر وجہ کی کمی کا سبب یہ ہے کہ لین کے طول پر بدل میں صرف طول ہی درست ہے نہ کہ قصر و توسط بھی۔ اس لیے چوتترہ دونی ایک سواڑ تالیس وجہ کم ہو کر صرف چوتترہ جاتی ہیں۔

وَاللّٰہُ سے بِالْعُقُود تک جمعاً پڑھنے کی ترکیب یہ ہے کہ ۱۔ قالون ۲۔ مکی ویزید شئی میں قصر عَلَیْہِ اور الرَّحِیْم میں طول اور منفصل کے قصر اور بِالْعُقُود میں سکون و روم سے کہ قالون دو الفی سے اور بِالْعُقُود میں سکون و روم سے کہ عاصم چار الفی سے اور بِالْعُقُود میں انہی دونوں سے کہ ۳۔ کسان تین سے اور بِالْعُقُود میں انہی دونوں سے۔ پھر عَلَیْہِ اور الرَّحِیْم کی

جمعاً پڑھنے کی ترکیب

باقی تمام وجوہ سے اور سب میں انہی چار نمبروں سے۔ ۱۵ ابو عمرو و یعقوب
 عَلَیْہِ سَلَامٌ پر طول و سکتہ اور منفصل ہیں قصر سے اور بِالْعُقُوۃِ میں انہی دونوں سے
 ۱۶ دوری ذوالنہی سے مکہ شامی تین سے۔ پھر اسی طرح عَلَیْہِ سَلَامٌ اور بِالْعُقُوۃِ
 کی باقی وجوہ سے اور سب میں انہی آخری تین نمبروں سے مکہ ابو عمرو و یعقوب
 بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور منفصل میں قصر کے دوری ذوالنہی سے مکہ شامی و خلف
 تین سے مکہ عدم سکتہ پر خلا و پانچ نفی سے مکہ و دش لین میں توسط اور عَلَیْہِ سَلَامٌ پر سکتہ
 اور طول اور اصموا میں قصر سے اور بِالْعُقُوۃِ میں سکون و روم سے۔ ۱۳
 و دش بدل میں توسط سے پھر طول سے۔ پھر سکون و اشام کی باقی وجوہ میں بھی
 بدل کی تین تین سے ۱۴ پھر عَلَیْہِ سَلَامٌ میں روم و سکتہ سے اور اس پر بھی بدل کی
 تینوں سے اور ہر ایک پر بِالْعُقُوۃِ کی چار چار سے یعنی بارہ وجوہ سے۔ ۱۵
 و دش بسم اللہ کے بغیر وصل سے اور اس پر بھی بارہ وجوہ سے جو بدل کی تین کو
 بِالْعُقُوۃِ کی چار میں ضرب دینے سے نکلتی ہیں۔ ۱۶ پھر و دش بسم اللہ سے اور
 اس کی ایک سو بائیس وجوہ سے مکہ و دش لین میں طول سے اور پہلے سکتہ
 کی سولہ وجوہ سے پھر بسم اللہ کے بغیر وصل کی چار سے پھر بسم اللہ سے اور اس
 کے ساتھ والی چون وجوہ سے جن کی تفصیل وجوہ کے بیان میں گذری۔
 ۱۷ خلف شئی میں سکتہ اور عَلَیْہِ سَلَامٌ میں وصل اور ادغام کامل بلا غنہ
 سے اور بِالْعُقُوۃِ کی چاروں سے ۱۹ شئی کے سکتہ ہی پر خلا و ناقص سے
 اور بِالْعُقُوۃِ کی چاروں سے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ سِوَا مُشْرِکٍ حَتَّىٰ تَكُنَ (الانعام ع) (۲۱) ب (۳) ص (۴) و (۵) (۶)

ب (۷) ج (۸) و (۹) ک (۱۰) ع (۱۱) ف (۱۲) ر (۱۳) ظ (۱۴) ض ۔

قُلْ إِنَّمَا الْأَيُّتُ سَ لَا يُؤْمِنُونَ تِك (۱۵) ب (۱۶) ل (۱۷)

ر (۱۸) م (۱۹) ن (۲۰) ق (۲۱) ص (۲۲) ط (۲۳) و (۲۴) ب (۲۵) ث (۲۶) د (۲۷) ب (۲۸)

ط (بائسکون) (۲۹) ی (۳۰ تا ۳۱) ط (۳۲) ف (۳۳) ض (۳۴ تا ۳۵) ج ۔ اور اگر ظلم شیطانی

کی رائے کے مطابق اختلاس کو مقدم سمجھیں تو پھر ترتیب اس طرح ہوگی (۳۶ و ۳۷) ط اختلاس

سے اور منفصل کی دونوں سے (۳۸) ط سکون و قصر سے (۳۹) ی (۴۰) ط آگے

حسب سابق ۔

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا سَ يَجْهَلُونَ (۴۱) ب (۴۲) ث (۴۳) د (۴۴) ط (۴۵)

ی (۴۶) ط (۴۷) و (۴۸) ب (۴۹) ط (۵۰) ک (۵۱) ر (۵۲) ی (۵۳) ن (۵۴) ض (۵۵ و ۵۶) ق (۵۷)

ض (۵۸ تا ۵۹) ج ۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا سَ إِلَيْهِ تِك (۶۰) ب (۶۱) ص (۶۲) ط (۶۳) ی (۶۴)

ض (۶۵) ب (۶۶) و (۶۷) ث (۶۸) ب (۶۹) ج ۔

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّسَالِ سَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ تِك (۷۰) ع (۷۱) غ (۷۲)

ب (۷۳) ج (۷۴) ب (۷۵) ط (۷۶) ر (۷۷) ج (۷۸) ط (۷۹) ک (۸۰) ص (۸۱) ع (۸۲) و (۸۳) ف (۸۴)

وَالَّذِي جَعَلَ لَكُم سَ بَطْنًا تِك (۸۵) غ (۸۶) ب (۸۷) ب (۸۸)

ر (۸۹) ج (۹۰) و (۹۱) ب (۹۲) ط (۹۳) ج (۹۴) ق (۹۵) ض (۹۶) ل (۹۷) م (۹۸) امار اور صا

سے (۹۹) م فسخ و صا سے (۱۰۰) ر ۔ دوسری وجہ میں ط اور با کے امار اور صا سے

(۱۰۱) و (۱۰۲) ص (۱۰۳) غ ۔

قَالُوا أَرْجِهْ سَ عَلِيمٍ تِك (۱۰۴) ب (۱۰۵) خ (۱۰۶) ز (۱۰۷) د (۱۰۸) ط (۱۰۹)

قُلْ تَوَسَّلْ إِلَى اللَّهِ مِنْ رَحْمَتِهِ إِنَّكَ أَنْتَ عِنْدَ اللَّهِ بِرُحْمٍ
 ح (۳) ب (۴) ط (۵ و ۶) ب (۷ و ۸) ج (۹) ل (۱۰) ر (۱۱) ص (۱۲) ع (۱۳ و ۱۴) م
 (۱۵) ف -

[illegible]

وَفِي الْأَرْضِ قِطْعٌ مِّنْهُ فِي الْأَكْلِ تَك (د) غ (د) ب (د) ث (د) ۳

ق (د) ر (د) و (د) ی (د) ک (د) ع (د) ص (د) د (د) ح (د) ج (د) ع (د) ظ (د) ط (د) ص (د) ض (د) ق (د)

(۱۸ و ۱۹) ج -

(۱۸ و ۱۹) ج -
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ اِلٰی حَبِيبٍ (نحل ۷۶) ب (۳) ک (۴) ص
(۵) ق (۶) ت (۷) ق (۸) د (۹) ض (۱۰) ج (۱۱) ط (۱۲) ظ (۱۳) ع (۱۴) ب

(۱۷) ث (۱۸) ی (۱۹) غ۔

هَذَا لَكَ الْوَلَايَةُ مِنْ عَقْبَائِكَ (کہ صرغ) (۱) ب (۲) ن (۳) ج (۴)

ح (۵) ض (۶) ق (۷) ر۔

فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا سَمَّيَا بِكُنًى مِنْهُمَا (کہ صرغ) (۱) ب (۲) ث (۳) ط

(۴) ی (۵) ب (۶) ط (۷) ل (۸) م (۹) ر (۱۰) ن (۱۱) ف (۱۲) ض (۱۳) ث (۱۴) و (۱۵)

ق (۱۶) و (۱۷) ج۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا مِنْ رَبِّكَ (کہ صرغ) (۱) ب (۲) ج (۳)

ث (۴) ط (۵) ت (۶) ی (۷) ظ (۸) ن (۹) ی (۱۰) ط (۱۱) و (۱۲) ب (۱۳) و (۱۴) ط (۱۵) ت (۱۶)

(۱۷) ج (۱۸) ق (۱۹) ض (۲۰) ت (۲۱) ل (۲۲) م (۲۳) و (۲۴) ل (۲۵) م (۲۶) و (۲۷) ر (۲۸) ر (۲۹)

ص (۳۰) غ۔

الزُّجَّاجَةُ مِنْ نَارٍ (کہ صرغ) (۱) ب (۲) ج (۳) ک (۴) ع (۵) و (۶)

ث (۷) و (۸) ص (۹) ض (۱۰) ق (۱۱) ط (۱۲) ت (۱۳) ی (۱۴) ر۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ (کہ صرغ) (۱) ب (۲) ج (۳) و (۴)

(۵) ق (۶) د (۷) ک (۸) ج (۹) ص (۱۰) و (۱۱) ق (۱۲) ع (۱۳) و (۱۴) ض۔

وَأَخِي هَارُونَ مِنْ أَنْ يَكُونَ بَوْنًا (کہ صرغ) (۱) ب (۲) ج (۳)

(۴) ث (۵) ح (۶) ط (۷) ک (۸) ص (۹) ق (۱۰) ض (۱۱) ع (۱۲) و (۱۳) د۔

وَمَا جَعَلَ آيَاتِنَا عَلَيْكُمْ (کہ صرغ) (۱) ب (۲) ج (۳)

۵۔ ہمزہ کی تسبیل سے۔ کیونکہ یہ دو الفی مدیں ”ب“ کے ساتھ مشاغل ہیں (۵) ح عدم

صلہ سے (۶) ج پانچ الفی اور تسبیل سے (۷) و (۸) ف ہمزہ کی تحقیق اور یا کے اثبات سے

کیونکہ طول میں شریک ہونے کے سبب یہی وقف کے زیادہ قریب ہیں (۱۰ و ۹) ض (۱۱) ک (۱۲) ر (۱۳) ن (۱۴) ج قصر و تسیل اور حذف سے۔ کیونکہ ہمزہ کے اثبات کی وجہ سے نسبت ابدال والوں کے پیش ہی مقدم ہیں (۱۵) ح (۱۶) د (۱۷) ہ ابدال و حذف سے (۱۸) ح۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ فِي كَانُوا يَعْبُدُونَ نَكَ (سبأ غ) (۱۹) ب (۲۰) ط (۲۱) د (۲۲) ب (۲۳) ع (۲۴) غ (۲۵) ش۔

فَإِذَا جَاءَ أَجْلُهُمْ مِنْهُمْ مُسْتَقِيمٌ نَكَ (سبأ غ) (۲۶) ب (۲۷) د (۲۸) ح (۲۹) ب (۳۰) د (۳۱) ب (۳۲) ع (۳۳) ش (۳۴) ز (۳۵) ب (۳۶) د (۳۷) ح (۳۸) ب (۳۹) د (۴۰) ع (۴۱) م (۴۲) د (۴۳) ض (۴۴) ق (۴۵) د (۴۶) ک (۴۷) ر (۴۸) ص (۴۹) ع (۵۰) غ (۵۱) ض (۵۲) ق (۵۳) ط۔

وَإِنْ تَتَوَلَّوْا سَ فَنَحْنُ مُبِينٌ نَكَ (۱) ب (۲) ح (۳) ب (۴) د (۵) ط (۶) و (۷) ک (۸) ر (۹) ن (۱۰) د (۱۱) ف (۱۲) ض ساکن منفصل کے سکتہ لطیفہ سے اور سکتہ لطیفہ وہ ہے جو اس ساکن پر ہوتا ہے جس کے بعد ہمزہ آئے ہو جیسے آمثال کڈرائٹا میں ہے۔ اس میں صرنا تھوڑی سی دیر اس لیے ٹھیرتے ہیں کہ اس ٹھیرنے سے کچھ آرام مل جائے اور ہمزہ کے ادا کرنے پر پوری طرح قدرت ہو جائے۔ اور جو سکتہ سورتوں کے اخیر ہیں و کشش، بصری، شانی کے لیے ہوتا ہے اس کو سکتہ طویلہ کہتے ہیں اور اس میں فوراً زیادہ دیر ٹھیرتے ہیں اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ

سننے والے کوئی سورت کے شروع ہونے کا پتہ چل جائے۔ پس یہاں اَمَّا لَكُمُ
وَرَشٌّ، بَصْرِيٌّ، شَامِيٌّ کا سکتہ طویل ہے جو ہر سورت کے آخر میں ان کا مذہب ہر راہ
خلف کے لیے سکتہ لطیفہ ہے جو ہمزہ کی وجہ سے ہے خوب سمجھ لو۔ (۱۳ و ۱۴) ب
(۱۵ تا ۱۷) ج (۱۸) ث

عَلَيْهِمُ سَ طَهُودًا تَك (۲۱ و ۲۲) ب (۳ و ۴) ج (۵) ض (۶) ق (۷) و (۸) ب

(۹) ث (۱۰) د (۱۱) ح (۱۲) ط (۱۳) ک (۱۴) ع (۱۵) ص (۱۶) ر۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ سے لے کر ذکر تک کی صحیح وجہ۔ مستعملین۔
کے قالون، مکی، ابو جعفر آٹھ وجہ میں سے پہلی وجہ یعنی فصل کل اور قصر سے لے کر
قالون دوالفی سے لے کر عام چار سے لے کر کسائی تین سے لے کر ورش ترقیق سے اور
پانچ سے۔ پھر الرَّحِيمِ کے توسط و قصر، روم میں بھی قالون سے ورش تک کے انہی
پانچ نمبروں سے۔ قالون وغیرہ دوسری وجہ فصل اول و ثانی و صل ثالث سے یعنی
صرف الرَّحِيمِ کے وصل اور باقی دو پر وقف سے اور اس میں بھی قالون کے
قصر سے۔ ورش کی ترقیق تک کے انہی پانچ نمبروں سے۔ تیسری وجہ قالون فصل
اول و ثالث و صل ثانی سے یعنی صرف آگبر کے وصل سے اور
فحیث اور الرَّحِيمِ دونوں پر وقف سے اور اب ہی قصر سے ترقیق تک
کے انہی پانچ نمبروں سے چوتھی وجہ فصل اول و صل ثانی و ثالث یعنی صرف
فحیث پر وقف اور آگبر الرَّحِيمِ دونوں کے وصل سے اور انہی پانچ نمبروں سے
پانچویں وجہ وصل اول فصل ثانی و ثالث یعنی صرف فحیث کے وصل کو اور آگبر
الرَّحِيمِ دونوں پر وقف سے اور انہی پانچ نمبروں سے۔ چھٹی وجہ وصل اول

وثالث فصل ثانی یعنی صرف اکبر پر وقف اور باقی دونوں کے وصل سے اور اس پر بھی قصر سے ترقیق تک کے انہی پانچ نمبروں سے۔ ساتویں وجہ وصل کل یعنی ان تینوں میں سے کسی پر بھی وقف نہ کریں اور اس میں بھی قصر سے ترقیق تک کے وہی پانچ نمبر ہوں گے۔ رہی آٹھویں وجہ وصل اول و ثانی فصل ثالث یعنی فحیث اور اکبر دونوں میں سے کسی پر وقف نہ کرنا اور التہجیم پر وقف کر لینا سو یہ وجہ صحیح نہیں۔ اور سورہ فلق کے آخر تک تمام سورتوں میں یہ باتوں وجہ اسی طرح آئیں گی پس وہاں خود نکال لینی چاہئیں لیکن سورۃ الناس کے اخیر میں ان سات میں سے پانچ پڑھی جاتی ہیں: تیسری اور چوتھی وجہ نہاں نہیں ہوتی پس یہ دو کم ہو کر پانچ رہ جاتی ہیں۔ یہاں تک تو مسلمین کا بیان تھا کہ ان کے لیے تکبیر کی صورت میں سات وجہ صحیح ہیں اور آٹھویں وجہ منع ہے۔ اسے سکتہ اور وصل والے (وشش، بصری، شامی، فحیث) سوان کے لیے تکبیر کی صورت میں چار وجہ ہیں۔ ۱۔ سورت کے اخیر (فحیث) اور تکبیر کی را دونوں پر سکتہ ۲۔ سورت کے اخیر پر سکتہ اور اکبر کا وصل ۳۔ سورت کے اخیر کا وصل اور اکبر پر سکتہ ۴۔ وصل کل۔ ۵۔ حمزہ اور امام خلف کے لیے صرف آخری وجہ ہے یعنی وصل کل۔ اور یہاں ان حضرات کے لیے جمنا پڑھنے کی ترکیب یہ ہے:۔ غیر مسلمین ۱۔ وشش فحیث اور اکبر دونوں پر سکتہ سے ۲۔ بصری تفحیم سے اور اللہ ہی میں قصر سے ۳۔ دوری دوالفی سے ۴۔ شامی میں ۵۔ وشش فحیث پر سکتہ سے اور اکبر کے وصل سے۔ پھر آگے اسی طرح بصری سے شامی تک کے تین نمبروں ۱۔ وشش فحیث کے وصل سے اور اکبر کے سکتہ سے اور اب

بھی بصری سے شامی تک کے تین نمبروں سے مکہ و شرف و صل کل سے مکہ
بصری و شرف سے مکہ ۹ دوری ذوالفی سے مکہ شامی تین سے مکہ حمزہ
پانچ سے پس یاد رکھیں کہ ہر سورت کے اخیر میں ایک ترتیب مسلمین کی وجوہ
کی ہوگی اور دوسری تارکین کی وجوہ کی ہوگی۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی
یہاں پر ختم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ یہ مقدار طلبہ کے فہم کے لیے کافی ہوگی۔
اور ان آیات کی ترتیب سمجھ لینے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ باقی تمام قرآن مجید
وہ خود ہی جمعاً پڑھ سکیں گے والتوفیق من اللہ تعالیٰ وهو المستعان۔

میرے مالک حقیقی کا بے انتہا شکر ہے
دربار الہی میں عرض و نیاز

کہ یہ کتاب جس میں دسوں قرائت
کے تمام اصول و فروش اور جمع الجمع کے قواعد اور پورے ایک پارہ اور دیگر تمام
مشکل آیات کے جمعاً پڑھنے کی ترتیب و بحسن و خوبی پایہ تکمیل تک پہنچ گئی
ہے۔ مجھے اپنی بے علمی اور بے بضاعتی اور جہالت کا دل سے پورا پورا اعتراض
ہے۔ اور اس کے باوجود بھی اس اہم کام کا سرانجام پا جانا محض حق سبحانہ
و تعالیٰ کی توفیق بے پایاں اور انہی کے نظرِ کرم کا نتیجہ ہے پس میں آخر میں پھر اپنا
حقیقی آقا کے دربارِ عالی میں نہایت لجاجت اور تضرع و زاری کے ساتھ
عرض رسا ہوں کہ اے میرے پروردگار! جس طرح میری نااہلی کے باوجود
آپ نے اس عاجز کے ہاتھوں یہ اتنا بڑا کام سرانجام دلوا دیا ہے اسی طرح
محض اپنے فضل و کرم سے بطفیلِ سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قبول بھی فرما لیجیے اور اس میں مجھ سے کسی بھی قسم کی کوئی

لفرش ہو گئی ہو تو اپنی رحمت سے اس کو معاف بھی کر دیجیے۔ اور اس کو مجھ
عاجز و سراپا گنہ گار کے لیے اور تمام اکابر و شیوخ کرام بالخصوص حضرت الشیخ
مظللہ اور میرے والدین مرحومین اور تمام متعلقین کے لیے ذخیرہ آخرت اور
شائقین کے لیے نافع اور مقبول عام بھی بنا دیجیے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

يَا خَيْرَ غَفَّارٍ وَيَا خَيْرَ رَاحِمٍ
أَقِلْ عَثْرَتِي وَأَنْفَعْ بِنَا وَبِقَصْدِهِمَا
وَأَخِرْدَ غُومَاتِي تَوْفِيقِي رَبَّنَا
وَبَعْدُ صَلَوةُ اللَّهِ ثُمَّ سَلَامُهُ
مُحَمَّدٍ مِنَ الْمُخْتَارِ الْمَجْدِ كَعَبَّةٍ
وَيَا خَيْرَ مَا مَوْلٍ جَدًّا وَتَفَضُّلاً
حَنَانِيكَ يَا اللَّهُ يَا رَافِعَ الْعُلَا
أَيُّ الْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي رَحِمَهُ عَلَا
عَلَى سَيِّدِ الْخَلْقِ الرَّحْمَنِ الْمُتَنَحِّلَا
صَلَاةُ تَبَارَكِ الرَّحْمَنِ مَسْكَا وَمُنْدَا

وَيُبْدِي عَلَى آخِائِهِ نَفَحَاتِهَا
يَغْيِرُ نَسَاهُ زَيْرًا نَبَّارًا قَرَأُفُلَا

رَبِّ اَوْزَعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَاَنْ
اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصِلْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي۔ اِنِّي تَبَتُّ اِلَيْكَ وَاِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ
رَبِّ هَبْ لِي حِكْمًا وَالْحَقْنِي بِالصَّلَاحِينَ وَاَجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ
وَاَجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى مِنْ الْقَوْلِ
وَالْعَمَلِ وَالْهَدْيِ وَالْهَيْكَلِ اَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقٍ

احقر رحیم بخش پانی پتی، عفا اللہ عنہ

۲۹ ربیع الاول ۱۴۸۲ھ بروز شنبہ

تَقْرِظ

از شاطبی وقت جزیری ماں قطبِ دہاں استاذِ دانشِ القراء حضرت مولانا القای فتح محمد
صاحب مظلہ پانی پتی، صد درجہ قرائت دارالعلوم نانکڑا لہ کراچی۔

الحمد للہ وکفی وکفی سلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد! میرا دل فرحتِ مسرت کو لہریز ہے کہ میرے پیارے
عزیز اور قرآن مجید اور اس کی قرائت عشرہ کے ایک مخلص اور جاں نثار اور کامیاب خادم جنابِ عالی رحم بخش
صاحب کی کوشش و محنت کے نتیجے میں ”تکمیل الاجری فی القرائت العشر“ اپنی پوری آفتاب کے ساتھ
طبع ہو رہی ہے۔ دل کی گہرائیوں سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اپنے خاص لطف و کرم سے اس تصنیف کو
طلباء و شائقین کے لیے زیادہ سے زیادہ نافع بنائے اور پیارے عزیز مولف کے اس شوق کو بدرجہ اتم پورا
فرمائے کہ اس کے ذریعہ قرائت عشرہ خوب ہشیانہ اور ذرائع ہو جائیں۔ اور ہر شہر اور ہر سڑی بلکہ ہر گھر میں پہنچ
جائیں۔ نیز عزیز مولف کیلئے اور ان کے جملہ متعلقین لمعاونین اور جملہ احباب کے لیے نیز میرے لیے اور تمام
مسلمانوں کیلئے اس کو ذریعہ آخرت بنائے آمین یا رب العالمین۔ صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ جمعہ۔
و سلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ (استاذنا حضرت قای، فتح محمد صاحب مظلہ پانی پتی، ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ہجری
مکمل)

ضروری تنبیہ یا فائدہ جلیلہ

یہ تو معلوم ہی ہے کہ علم قرائت اس علم کا نام ہے جس میں وہ الفاظ اور مسائل بیان کیے جاتے ہیں
جو نزول کی دوسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی طرح آئے ہیں اور ان کے محقق اور متبحر اماموں نے صحیح اور غلط قراءۃ
کے معلوم کرنے کے لیے ایک ضابطہ مقرر کر دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس قراءۃ میں تین رکن ہوں
قرآن کے رسم الخط کے موافق ہو، نحوی وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کے مطابق ہو، ۳ صحیح اور متصل سند
کے ذریعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو، وہ قراءۃ صحیح ہے جس کا قبول کرنا اور اس کو صحیح سمجھنا
لقبت پر واجب اور فرض ہے۔ اور اصل رکن صرف تیسرا ہے۔ ہے باقی دو اسودہ محض تائید

اور تقویت کے لیے ہیں۔ اور جو حضرات علم بیان سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ایک مقصد کو کئی طرح کی عبارتوں سے بیان کرنا کلام کی خوبیوں میں سے ہے اور قرائت اور روایات کی شان بھی یہی ہے کہ باوجود اس کے کہ الفاظ کی شکلیں متعدد ہو جاتی ہیں لیکن مفہوم اس پر بھی متحد ہی رہتا ہے بلکہ ہر ایک قراءۃ پر دوسری سے اعلیٰ ترین معنی نکلتے ہیں۔ اگر درازی کا خوف مانع نہ ہوتا تو یہاں چند مثالیں درج کر کے ان خوبیوں کا قدرے نمونہ پیش کیا جاتا۔ اگر اس لطف سے بہرہ اندوز ہونے کا شوق ہو تو اردو داں حضرات شرح مثطبی ج ۱ کا اور علماء اور عربی جانتے والے حضرات اتحاف، فضائل البشر اور ابرار المعالی اور جبری کی شرح وغیرہ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔ ان سارے ائمہ تعالیٰ نقیبہ میں اہل انصاف اس کا اعتراف فرمائیں گے کہ اگر علم ہے تو علم قراءت ہی ہے اور بے شک یہ اس کا مستحق ہے کہ اس کے حاصل کرنے اور مہارت پیدا کرنے میں عمر کا زیادہ سے زیادہ حصہ صرف کیا جائے اور حقیقت یہ ہے کہ علماء کی تفریح کا سامان جس قدر اس علم میں ہے درمکے علوم میں اس کا عشر عشر بھی نہیں ہے۔ لیکن — ذوقِ ایں مے نشناسی بخدا تانہ چشی۔ امداد دکا۔

شاعر کہتا ہے ۵

لذت اس مے کی نہ پہچانو گے جب نہ پہو

ہم قسم کھا کے خدا کی یہ کہے دیتے ہیں

لیکن یہ بات نہایت حسرت اور افسوس اور غم کے ساتھ پڑھی

اظہارِ تأسف اور سنی جائے گی کہ کج اس دورِ کفر و الحاد میں جس طرح مختلف

فتنہ یعنی فتنہ انکارِ احادیث، فتنہ خاکساریت اور قادیانیت و مودودیت وغیرہ

پرورش پا رہے ہیں اسی طرح فتنہ انکارِ قراءت بھی رونما ہو رہا ہے اور افسوس بالائے

افسوس یہ ہے کہ علماء کھلائے والے حضرات میں سے بھی بعض حضرات قرأت کا انکار کرتے ہیں اس کو جہالت اور نہ یقینیت نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ اگر یہ حضرات فن کی بجائے شمار کتابوں میں صرف علامہ جزیری کی کتاب النشر فی القرات العشری کا مطالعہ فرما لیتے تو بشرط انصاف ایک لمحہ کے لیے بھی اس جو عظیم کمال کے کتاب کی جرات ان کو نہ ہوتی۔ لیکن اندر سے ناواقفیت کہ جہاں اس کا راجع ہو وہاں توقع کے باہل خلاف چیزوں کا رونما ہو جانا بھی کوئی بڑی بات نہیں۔ یہاں ازی کے خوف کے پیش نظر صرف ابو محمّد کی جو فن کے جلیل القدر امام ہیں ان کے ارشاد کے نقل کرنے پر اکتفا کی جاتی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ عبرت کے لیے کافی اور کافی ہوگا۔ موصوف اپنی کتاب کشف کے تکرار میں فرماتے ہیں کہ قرآن میں جو کچھ روایت کیا جاتا ہے اس کی تین تہیں ہیں اول وہ جس میں (مذکور بالا) تینوں رکن موجود ہوں اس کو یقینی طور پر صحیح اور برحق ماننا پڑے گا اور یہ مقبول بھی ہے اور اس کا پڑھنا بھی صحیح ہے کیونکہ یہ رسم کے بھی موافق ہے اور اجماع سے لی گئی ہے اور اس کا منکر کافر ہے (جیسے ضلالت۔ مملکت۔ وقایح عیون۔ وقایح عیون۔ ودعوی۔ وادعوی وغیرہ وہ تمام قراتیں جو مشہور ہیں) پوری تفصیل کے لیے عنایات رحمانی جلد اول ص ۱۰۰ کا مطالعہ فرمائیں۔ اور وہ دس قرات اور بیس روایات جو علامہ جزیری رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح میں ہیں بلاشبہ اور بلاشک ایسی ہی ہیں جن میں تینوں رکن پائے جاتے ہیں جن کے منکر کو ابو محمّد مکی رحمہ اللہ کافر بتاتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔ واخیر دعویٰ ان الحمد للہ رب العالمین۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَبِیْنَنا هُمْ صَلٰی اللّٰہُ

عَلِیْہِمُ الْاَیُّوٰہُ وَصَلِّ عَلٰی اٰہْلِ بَیْتِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ اٰجَمِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَرَاقِعُ بِہِ الطَّالِبِیْنَ اِیَّیْ وَوَالِدِیْ وَ

اَعْزَایِ وَرَحْبَایِ اٰجَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

۳۳

16942

